U.27575 P-23.K09

itle - BAREHMATA; FAISAL JAAT SADAR SHIRKI (MIN IBTIDAYEE 1791 LUGHYATA 1800).

reator - Sayyed Ahmad Khan Murattibs; W.H. Maganaton.

Publisher - Sayyedul Akhbar (Shahjahanabad).

Date - 1849

Pages - 74, 14.

Subject - Qanoon; Sir Sayyed Ahmad Khan.
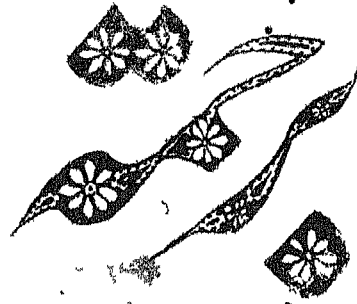
# ترجمہ

## فیصلجات

## صدر شرقی

من ابتدای سنہ ۱۷۹۱ لغایتہ سنہ ۱۸ ع

جسکو سید احمد خان منصف خاص شاہجہان آباد نے

کتاب مرتبہ ڈبلیو ایچ میگناٹن صاحب بہادر سے

ترجمہ کرا کر مرتب کیا
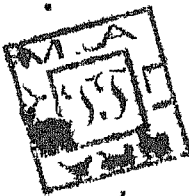
مطبوعہ مطبع سید الاخبار باہتمام سید عبد الغفور

سنہ ۱۸۴۹ع
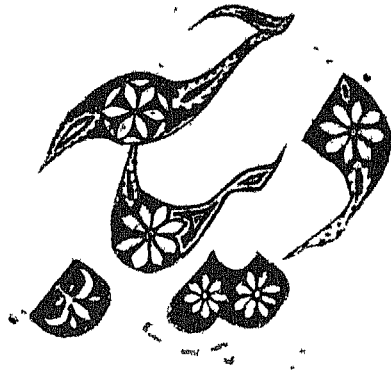
**دفعہ اول** واضح ہو کہ پہلے دیوانی عدالتون مین یہہ دستور تہا کہ تمام مثلین فارسی
زبان مین مرتب ہوتی تہین اور رای حکام کی بہی اوسی زبان مین لکہی جاتی تہی اور یہہ بات بہت
کم ہوتی تہی کہ انگریزی مین بہی رای لکہی جا کر شامل کیجاوے لیکن اب بموجب قانون انتیسوین
سنہ ۱۸۳۷ع کے ویسی زبان ہر ایک عدالت مین رایج ہو گئی ہی اور بموجب قانون بارہوین سنہ ۱۸۴۳ع کے
ہر ایک حاکم کو حکم ہو گیا ہی کہ وجوہات اپنے فیصلہ کی اپنے ہاتہہ سے اپنی زبان مین لکہہ کر مثل کے شامل کیا کرین
اور عدالت کے محاورہ مین اوس کاغذ کو روبکار مراتب تصفیہ طلب کہتے ہین

**دفعہ دویم** جو کتاب مین فیصلجات کی میکناٹن صاحب نے در مرتب لین جنسے کہ مین یہہ ترجمہ مرتب کرتا
ہون چار جلد وہین مرتب ہین پہلی جلد سنہ ۱۷۹۱ سے اخیر سنہ ۱۸۱۲ تک اور دوسری جلد سنہ ۱۸۱۳ سے سنہ ۱۸۱۹ تک
اور تیسری سنہ ۱۸۲۰ سے سنہ ۱۸۲۴ تک اور چوتہی سنہ ۱۸۲۵ سے ۱۸۲۹ تک مگر سنہ ۱۷۹۱ کا کوئی فیصلہ اوسمین مندرج
نہین لیکن جو کہ اونکا ترجمہ بسبب اسکے کہ جلدین بہت بڑی تہین اور اونکے ترجمہ اور چہاپہ مین بہت لاگت
لگتی تہی ایکدفعہ ہونا بہت مشکل تہا اور معہذا خریدارون کو بہی دفعتہ اتنی قیمت دینی بہت گران ہوتی اسواسطے
مینے ہر ایک جلد کو کئی کئی جلدون مناسب مین مرتب کیا۔

**دفعہ سوم** میکناٹن صاحب اپنی کتاب کے دیباچہ مین سے لکہتے ہین کہ جو فیصلہ اوس کتاب
مین مندرج ہین اونکو خاصکر مسٹر ڈبلیو ڈورن صاحب نے درمرتب کیا ہی جو سابق مین رجسٹر

اور پہر صدر دیوانی عدالت سے کے حاکم تہے اور بعض بعض فیصلہ جو اس کتاب کے اخیر مین ہین اونکو برڈ صاحب بہادر اور ہولد سیکزی صاحب بہادر سے نے مرتب کیا ہی

**دفعہ چہارم** جو عبارت کہ بطور شرح کے مقدمہ ختم ہونیکے بعد ایک خط فاصل کے سے نیچے لکھی گئی ہی وہ نہایت معتمد اور لایق قدر و منزلت سے کے ہی کیونکہ اوس عبارت کو یا تو خود اون حکام صدر سے نے لکھا ہی جنہوں سے نے وہ مقدمہ فیصل کیا ہی اور یا اون حکام سے نے اونکو بنظر اصلاح دیکھہ کر پسند اور مقبول فرمایا ہی

**دفعہ پنجم** اور وہ عبارت خط فاصل سے کے نیچے کی جسمین موافق مذہب ہنود کے شاستر سے کے قواعد کا بیان ہی وہ بہی بہت عمدہ اور نہایت معتبر ہی کیونکہ اوسکو مستر ایچ کون بروک صاحب سے نے لکہا ہی

**دفعہ ششم** اگر کسی مقام پر دوہرے خط کے سے نیچے کچھ عبارت لکھی ہوئی نظر سے گذرے تو یون تصور کیا جاوے کہ وہ عبارت اس خاکسار کی ریختہ قلم ہی

**دفعہ ہفتم** اس کتاب کے چہاپہ ہونیکے بعد سند حاصل کر لیجاویگی بابت حق تصنیف سے کے بموجب قانون بیسوین ۱۸۴۷ ع سے کے بس اب جو کوئی مابین بیالیس سال سے کے اس کتاب کو چہاپے گا تو بموجب قانون مذکور سے کے ماخوذ کیا جاویگا اور جس کتاب پر کہ ہمارے دستخط نہونگے وہ چوری کی تصور کیجاوے گی اور اوسکا لینا اور رکہنا ناجایز ہوگا جیسا کہ چوری سے کے مال کا لینا اور رکہنا ناجایز اور قابل جوابدہی سے کے ہی

# فہرست ردیف وار لغایتہ آخر سنہ ۱۸ع

اونتیسویں ستمبر ۱۸۹۲ء

راجم رتن وغیرہ اپیلانٹیان — بنام — چندر نراین رای رسپانڈنٹ

جلد اول — صفحہ ۱

خلاصہ

ہر ایک حصہ دار موروثی زمینداری کو بموجب دہرم شاستر کے
اپنے اپنے حصے کو جدا جدا بیچنے کا اختیار حاصل ہے جسکے ہاتھ
چاہے بیچے اور حصہ داروں کو حق شفع کا نہیں پہنچتا

روئیداد

صورت مقدمہ کی یہہ تہی کہ رام رتن وغیرہ اپیلانٹ ایک موروثی زمینداری مین ساڑہے نو آنہ
کے حصہ دار تہے اور کشن منگل اور نکا چچا ساڑہے چہ آنہ کا کشن منگل نے اپنا آدہا حصہ چندر
نراین رسپانڈنٹ کے ہاتہہ بیع کیا اپیلانٹ دعوی کرتے ہین کہ اوس حصہ کو قیمت مقررہ پر ہم مول
لیتے ہین اور جب کہ اوسکے ہم خریدار ہین تو بسبب ہمارے حق شفع کے رسپانڈنٹ کو اوسکا قبضہ پانا نہ چاہیے

۱۷۹۴ء اوسکے ہاتھہ بیچا نہیں پونہچتا عدالت ضلع مین رام رتن وغیرہ کا دعوی ڈسمس ہوا جب صدر دیوانی
عدالت مین اپیل ہوا تو پنڈتون سے بیوستہ طلب کیا گیا کہ اگر ایک حصہ دار زمینداری موروثی
بالتفریق مین سے اپنا حصہ بروقت ضرورت غیر شخص کے ہاتھہ بیچے اور دوسرا حصہ دار اسکے
کہ اوسکا مین خریدار ہون غیر کے ہاتھہ بیع جائز نہیں کیونکہ مین حقدار شفع کا ہون تو بیع جائز یا ناجائز ایک
پنڈت نے کہا کہ ناجائز اور دو نے کہا کہ بیع جائز ہی اسواسطے صدر دیوانی عدالت مین باجلاس مسٹر ہوار
صاحب بہادر اور اسٹیکنسن صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوپر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ فیصلہ بحال رہے

اگرچہ حق شفع کا ہندو شاستر مین نہ تہا لیکن بسبب رواج اس ملک کے ہندوؤن مین بہی جاری ہو گیا ہی یہانتک
کہ اور مقدمون مین جو اس مقدمہ کے بعد صدر دیوانی عدالت مین دایر ہوئے باوجودیکہ مدعی علیہ ہندو تہے
حق شفع کا جائز کہا گیا ہی * اور مدعا علیہ کیطرف سے یہہ عذر بہی پیش ہوا کہ جنہنے دعویداروں سے کہا تہا
کہ تم خرید لے تو ہوا نہیں تو انہون نے انکار کیا تب غیر کے ہاتھہ بیچا * مسلمانون مین حق شفع کا
اوس شخص کو پونہچتا ہی جو مبیع مین حصہ دار ہو * جسکو خلیط فی نفس المبیع کہتے ہین * یا اوس
شخص کو جو مبیع کے منافع مین شریک ہو * جسکو خلیط فی حق المبیع کہتے ہین * یا اوس شخص کو
ہمسایہ ہو * جسکو جار ملاصق کہتے ہین

* دیکہو اثریل لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہدایت نامہ کی دفعہ ۱۶۷ ضمن ۲ سطر ۲
اور مثل بندوبست کے اقرار نامہ کہوت کا صفحہ ۱۵ دفعہ ۶ اور اقرار نامہ ثانی کا صفحہ ۵ دفعہ ۲

## ۲۳

## تیئسوین فروری ۱۷۹۳ء

۱۷۹۳ء

اشتو چند رای اپیلانٹ بنام اشتو چند رای رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۲

خلاصہ

ایک ہندو زمیندار نے بموجب وصیتنامہ کے اپنے تمام تعلقہ کو
بڑے بیٹے کو دیدیا اور باقی تین بیٹون کے لیے آمدنی تعلقہ مین سے

کچہہ سبیل کردی گئی تہی زمیندار کے ایک بیٹے نے چہارم حصہ کا دعوے
کیا اس دلیل سے کہ بموجب دہرم شاستر کے چوتہا حصہ مجہے پہونچتا ہے
صدر دیوانی عدالت مین یہہ فیصلہ ہوا کہ مورث کی عطا جایز تہی

## روئداد

صورت مقدمہ کی یہہ تہی کہ ۱۸۳۰ع مین کشن چند زمیندار نیپال نے اپنے مرنے سے پہلے ایک
وصیت نامہ اس مضمون کا لکہا کہ میری زمینداری جسکو کشن چند اپنا راج کہا کرتا تہا کبہی
تقسیم نہین ہوئی اور ہمیشہ ایک شخص اس پر قابض رہا ہے اب کہ مین بہت ضعیف ہوگیا ہون مین خیال
کرتا ہے کہ میرے بعد میری اولاد مین فساد ہو سارے زمینداری کشن چند نے اپنے بڑے بیٹے کو
دیدی اور تین چہوٹے بیٹون اور دو پوتون کے واسطے جنکے باپ مرگئے ہین کچہہ روپیہ مسمی حصہ تعلقہ
مین سے مقرر کردیا بموجب اس وصیت نامے کے کشن چند کا بڑا بیٹا تمام زمینداری پر قابض ہوا جب
وہ مرگیا تو اشور چند اوسکا بیٹا قابض ہوا اگست ۱۸۴۹ع مین اشن چند کشن چند کے ایک
بیٹے نے ضلع ندیا مین اشور چند اپنے بہتیجے پر نالش کی کہ مین اصل مورث کا بیٹا ہون اور بموجب
دہرم شاستر کے بیٹون کو برابر پہونچتا ہے چوتہائی تعلقہ مجھکو ملنا چاہیے کیونکہ بموجب آئین کے
کشن چند کو اسطرح پر سارا تعلقہ ایک بیٹے کو دیدینے کا اختیار [illegible] جواب
دیتا ہے کہ میرا دادا میرے باپ کو سارا تعلقہ دیچکا ہے تجویز کے وقت اس امر سے کچہہ غرض نہ رکہی گئی
کہ یہہ تعلقہ کبہی تقسیم بہی ہوا تہا یا ایک ہی شخص اس پر قابض رہا تہا بلکہ امر تصفیہ طلب یہہ قرار پایا کہ آیا
کشن چند کو بموجب آئین کے ایک بیٹے کو تمام تعلقہ پر قابض کردینا پہونچتا تہا یا نہین بہت
پنڈتون سے اس باب مین بیوستہ طلب کیا گیا اکثرون نے یہی جواب لکہا کہ کشن چند مورث
اعلی کو سارا تعلقہ ایک بڑے بیٹے کو دیدینے اور چہوٹے بیٹون کے لیے
آمدنی تعلقہ مین سے کچہہ روپیہ مقرر کردینے کا بموجب دہرم شاستر کے اختیار تہا اور دو پنڈت
نامی پنڈتون نے ان وجوہ سے بیوستہ لکہا تہا اول یہہ کہ اگر کوئی شخص از راہ عنایت اپنے

مشترکہ بیٹے کو کچھ دیدیوے تو اور بہائیون کو اوس مین حصہ نہین پونہچتا دوسری یہہ کہ جو چیز کسی شخص نے بطریق جایز حاصل کی ہو اوس چیز کو وہ شخص جسے چاہے دیسکتا ہی تیسری یہہ کہ ایک شریک وارث اپنے حصہ کو جسے چاہیے دیوے اور جو چاہے سو کریے چوتہے یہہ کہ اگرچہ باپ کو منع ہی کو اسطرح پر اپنی جایداد کسیکو ندیوے مگر صرف اتنی بات ہی کہ جب اوسنے ایسا کیا تو اوس نے ایک گناہ ہوا نہ یہہ کہ عطا اوسکی ناجایز ہوئی پانچوین یہہ کہ اگرچہ رگھونندن نے دی تتوا مین لکھا ہی کہ باپ کو زمین کی تقسیم ایک ہی بیٹے کو دینا نہین پونہچتا مگر زیور اور کپڑا دیسکتا ہی لیکن یہہ حکم رگھونندن کا خلاف حکم جیموت واہن کے ہی کیونکہ یہہ صرف اتنی بات لکھتے ہین کہ اگر باپ ایسی حرکت کریے تو برا کرتا ہی اور رگھونندن اونکا پیرو ہی چھٹی یہہ کہ از روی دہرم شاستر [illegible] بیٹے کو راج مل سکتا ہی ؛ صاحب جج ضلع نے انہی وجوہ سے حکم دیا کہ مدعا علیہ یعنی قابض حال تعلقہ مذکور پر قابض رہے اور مدعی کو ڈسمس کیا اور صدر دیوانی عدالت مین باجلاس ہی [illegible] صاحب بہادر اور [illegible] صاحب بہادر اور ڈبلیو بوکر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج ضلع کا بحال رہے

اس بات کو مانا کہ اگر باپ ایک بیٹے کو اسطرح پر بالکل تعلقہ دیوے تو وہ برے کام کا مرتکب ہوتا ہی لیکن جب باپ نے اسطرح پر کیا تو بموجب کلام جیموت واہن کے یہہ عطا جایز ہوئی اسواسطے کہ جب یہہ بات قرار پائی کہ ایک شخص اپنی خوشی سے شخص بیگانہ کو بالکل مال دیسکتا ہی گو یہہ حرکت کیسی ہی بری ہو تو اگر ایک شخص اپنے ایک بیٹے کو اپنا مال دیدیوے اور اوروں کے لیے کچھ سبیل کردیوے تو یہہ بات بموجب قوانین مروجہ ملک بنگالہ کے جایز ہی اور جب یہہ بات مانی گئی کہ ایک شخص بیگانہ کو یا اپنے ایک بیٹے کو بالکل مال دیسکتا ہی اگرچہ خلاف مت [illegible] ہو تو یہہ بہی تسلیم کرنا پڑا کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر اپنی جایداد کو کمی و بیشی پر تقسیم کریے اور کسیکو کم دیوے کسیکو زیادہ تو یہہ تقسیم بہی جایز ہی اگرچہ [illegible] گناہ میرے [illegible] ہوا اور اس مقدمہ کے فیصلہ ہونے سے معلوم ہو گیا کہ گو آئین کے خلاف ہو مگر باپ کو اختیار ہی کہ جسطرح چاہے اپنے مال کو خواہ ایک ہی شخص کو دیدیوے یا جسطرح چاہے تقسیم کردیوے ؛ اور یہہ واضح ہو کہ اس مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت کے پنڈتون سے بیوستہ

اصول دہرم شاستر کی رو سے جو جایداد کہ غیر منقولہ موروثی ہی اوسمین تا بض کو اختیار تام حاصل
نہین بیٹے پوتے اور پڑپوتے شخص متصرف کے درصورتیکہ عیوب عقلی او جسمی سے بری ہون
جنسے حیثیت ورثہ کی باطل ہوجاتی ہی اوس جایداد مین اتنی ہی شرکت رکہتے ہین جتنی کہ متصرف رکہتا
ہی اور متصرف کو اوسکے انتقال کا بغیر کسی خاص صورت یا ضرورت کے اختیار نہین اور نہ
اوسکو اختیار زیادہ دینے حصہ کا ایک لڑکے کو بہ نسبت دوسرے کے ہی مگر جایداد منقولہ موروثی
اور منقولہ اور غیر منقولہ غیر موروثی مین اختیار انتقال و تقسیم کا جسطرح پر چاہے حاصل ہی اور
چونکہ دہرم شاستر مین وصیت نامونکا کچھ ذکر نہین ہی اسواسطے وہ وصیت نامہ نسبت
جایداد غیر منقولہ موروثی کے بالکل بیکار ہین پس اگر اونکے مضمون خلاف قانون ہون محفوظ ہو نگے
ورنہ ہر ایک شخص کو اختیار اوس بندوبست کا جو وہ حین حیات نکرسکتا تہا بعد مرگ حاصل
ہوجائیگا پس ہبہ کہ حین حیات ایک شخص سے نہین ہوسکتا تو وہ بعد مرگ بہی منعقد نہ ہوسکیگا
نابرابر تقسیم جایداد غیر منقولہ موروثی کی مگر جایداد منقولہ موروثی اور جایداد منقولہ و غیر منقولہ غیر
موروثی کے انتقال کا متصرف کو اختیار ہی بطور وصیت کے دیجاسکتی ہی اور بموجب
قانون کے وصیت نامہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص موافق قانون کے اپنے ارادے
جو وہ چاہتا ہی کہ بعد اوسکی وفات کے عمل مین آوین ظاہر کرے لیکن اگر خلاف قانون ہے تو تعمیل
اوسکی نہوگی اور گو ہندو اپنی جایداد کو جسکا انتقال اوسکے اختیار مین ہی بخیال اپنی مرگ کے ایک
شخص کو بخشش ہے لیکن وہ معانی وصیت نامہ کے جو قواعد انگریزی سے مفہوم ہوتے ہین
دہرم شاستر والون کو معلوم نہین پس اسطرح کی بخشش صرف اونہین صورتون مین درست ہوگی
جنمین کہ اور رسمی عطیہ درست ہوتے ہین مگر بعض امور جو ازروے آئین ممنوع نہین ہین اگر
ہوئے جاوین تو بموجب قانون ملک بنگالہ کے قابل منسوخی نہین گو خلاف دہرم ہون
مثلاً ایک باپ کو باوجود اختیار کل کے اپنی جایداد پیدا کی ہوئی پر نابرابر تقسیم اوسکی اپنی

سنہ ۱۸۹۳ع اولاد پر کرنا لازم نہین ہی اسطرحسے کہ ایک کو ترجیح دیوے اور دوسرے کو حقیقت سے بالکل
قوی سے محروم رکھے یہہ بات دایا بہاگا مین لکھی ہی کہ خلاف دہرم ہی لیکن اوسمین یہہ بہی لکھا
ہی کہ ہبہ یا تحویل ایسے دیے کہ اس صورت مین خلاف قانون اور نادرست نہین اسواسطے
کہ جو بات نفس الامر مین ہی برقرار رہو ستون اور اشلوکسے بدل نہین جاسکیگی یعنے ایک امر
واقعی یا ایک ہبہ جو ایکبار عمل مین آچکا گو خلاف دہرم ہو مگر خلاف قانون نہو تو وہ قابل منسوخی نہین
ہی فریک مرتکب اس امر کا اندر دہرم سے گنہگار ہی لیکن بموجب قانون سے مجرم نہین چنانچہ یہی اصول بحیثیت
اس مقدمہ مین بہہ عطا جانب رہی

## چھبیسوین اپریل سنہ ۱۸۹۳ع

پران کشن اپیلانٹ بنام مسماۃ تہاکوری وغیرہ ... رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۳

### خلاصہ

اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کو بیاہ کے وقت کچھہ جایداد غیر منقولہ دیوے
تو اوسکو استری دہن کہتے ہین اگر وہ بیٹی مرجاوے
تو وہ جایداد اوسکی بیٹی کو پہونچتی ہی اور جب وہ بہی مرجاوے
تو جو اوسکا وارث ہو وہ حقدار وراثت ہی لیکن اگر
اوسکی وارث ایک لڑکی بیوہ لاولد ہو تو اس صورت مین
ماں کے بہائی کو ورثہ پہونچتا ہی

### روئیداد

### شجرہ خاندان متخاصمین
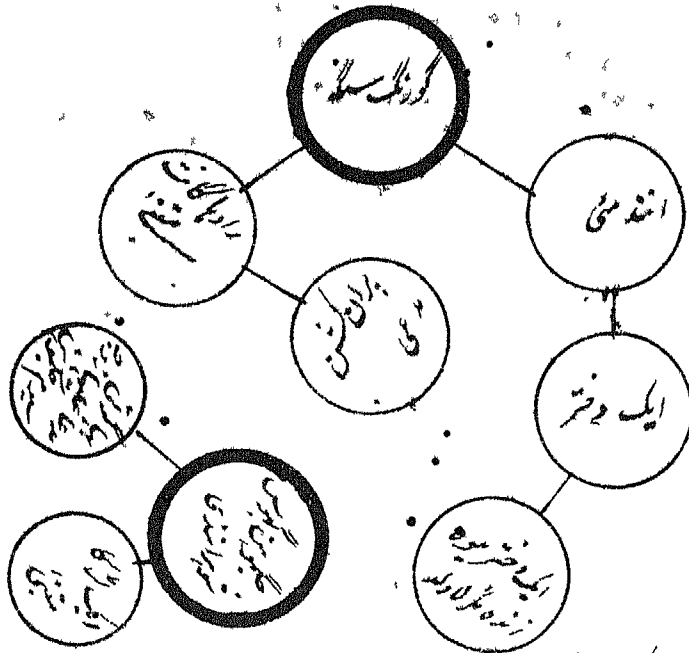
صورت مقدمہ کی یہہ تہی کہ سنہ ۱۲۶۱ بنگالی مین گورنگ سنگھ نے اپنی بیٹی انند مئی کو جگموہن کے
ساتہہ شادی ہونیکے وقت ایک تعلقہ اور ایک تالاب سطر چہیر دیا کہ میری تعلقہ مین جو کچہہ مینے
انند مئی کو دیا علاحدہ ہوا یہہ مجہے اوس سے کچہہ سروکار نہین ہے اپنی بیٹی انند مئی کو دیچکا اور انند
مئی اختیار ہی کہ اپنے خاوند کا نام اس تعلقہ اور تالاب پر لکہوا لیوے اور انند مئی کے بعد اوسکی
اولاد اس تعلقہ اور تالاب پر قابض ہوں اور اونکو انند مئی کا ورثہ یوسہ پہنچے چنانچہ یہہ تعلقہ جگموہن
کے نام خالصہ مین رجسٹر ہوا اور حاکم وقت سے اسی مضمون کی سند گورنگ سنگھ اور انند
مئی اور جگموہن کو مل گئی سنہ ۱۲۶۴ بنگالی مین انند مئی مرگئی اور کوئی بیٹا نچہوڑا صرف ایک بیٹی اور
اوسکا خاوند چہوڑ کر مرگئی اور یہہ لڑکی انند مئی بہی سنہ ۱۲۷۶ بنگالی مین ایک بیوہ لاولد لڑکی کو جو
اب زندہ موجود ہی چہوڑ کر مرگئی گورنگ سنگھ نے سنہ ۱۲۶۴ مین انتقال کیا اور ایک لڑکا رادہا کانت
جسکو اوسنے گود لیا تہا چہوڑا اور جگموہن بہی سنہ ۱۲۹۰ مین ایک لڑکا جسکو اوسنے بہی گود لیا تہا
اور رہا گوتی زوجہ سیوم اپنی کو چہوڑ کر مرگیا انند مئی کے مرنیکے بعد جگموہن اپنی زندگی تک انند مئی

سنہ ۱۸۴۹ع مقدمہ ۹۳

سے کے تعلقہ پر قابض رہا اور جگموہن سے کے مرنیکے بعد بہاگوتی اوسکی زوجہ بطور وراثت اپنے
شوہر کے اوس تعلقہ پر قابض ہوئی بہوان کشن سینے عدالت دیوانی مرشدآباد مین بہاگوتی پر
اس دعوی سے نالش کی کہ مدعاعلیہا کو حق وراثت کا نہین پونہچتا عدالت مذکور مین دعوے
مدعی کا ڈسمس ہوا جب صدر دیوانی عدالت مین اپیل دایر ہوا تو امر تصفیہ طلب یہہ قرار پایا کہ اندمی
سے کے مرنیکے بعد حق وراثت کا کسکو پونہچتا ہی اور اسی امر کا بیوستہ پنڈتون سے طلب ہوا رادہاکانت
پنڈت سینے جواب دیا کہ اندمی سے کے مرنیکے بعد اوسکا ترکہ اوسکی بیٹی کو چاہیئے تہا اسطرح پر
جسکسیکو ورثہ بیٹے اوسیسے استری دہن کہتے ہین اور بیٹی کو حق وراثت اوس ترکہ مین پونہچتا
ہی مگر اس بیٹی کا استری دہن نہین ہوتا اگر یہہ بیٹی مرجاوے تو اوسکی بیٹی کو نہین پونہچتا بلکہ
اوس بیٹی کی ماکے بہائی یعنی ماموکو پونہچتا ہی اگر وہ زندہ نہو تو اوسکے بیٹے کو اسواسطے صدر
دیوانی عدالت سے باجلاس نواب گورن دانس صاحب بہادر اور راف سیلک صاحب بہادر
اور ڈبلیو کنونٹر صاحب بہادر او ٹی گریہم صاحب بہادر سے حکم ہوا کہ فیصلہ ضلع کا منسوخ ہوا اور مدعی
اپیلانٹ جایداد متنازعہ پر قابض ہو

---

۱ یہہ تعلقہ اندمی کو اوسکے باپنے اوسکی شادی کے وقت دیا تہا اور بیشک وہ اوسکا استری
دہن تہا اور اسی سبب سے اوسکے بعد اوسکی بیٹی کو ملنا چاہیئے تہا خواہ وہ بیٹی بیاہی ہوتی
یا نہوتی مگر اس بیٹی کے مرنیکے بعد جسکو یہہ تعلقہ بطور استری دہن کے نہین ملا بلکہ بطور وراثت
کے ملا تہا اوسکی بیوہ لاولد بیٹی کو نہین مل سکتا تہا بلکہ جو کوئی قریب رشتہ دار وارث ہو اوسکو
ملنا چاہیئے تہا یہہ وجہہ معلوم ہوتی ہی جسپر پنڈت رادہاکانت سینے بیوستہ لکہا اور اوسکے بیوستہ
سے یہہ بات پائی جاتی ہی کہ یہہ عورت لاولد بیوہ اپنی ماکے مرتے وقت بہی بیوہ اور لاولد تہی
اسواسطے کہ اگر اسوقت بن بیاہی یا بیاہی ہوتی اور اوسکا خاوند زندہ ہوتا تو وہ بیشک حقدار وراثت کی
ہوتی اور ماکے بہائی یا اوسکے بیٹے کو ہرگز حق وراثت کا نہین پونہچتا مگر اوسکے مرنیکے بعد

---

۲ اسعبارت کیہ کئی قسم کی عطا کو استری دہن کہتے ہین بہت اختلاف ہی بعضونکی نزدیک

نزدیک اٹھہ قسم کے عطا کو اور بعضون سے کے نزدیک چہہ قسم کی عطا کو اور بعضون سے کے
نزدیک پانچ اور بعضون کے نزدیک تین قسم کی عطا کو استری دہن سے کہتے ہین مگر مثبو
صاحب نے جو نہایت جامع تعریف لکھی ہے وہ یہہ ہے کہ جو چیز قبل از بیاہ کے یا بوقت رخصت برات
یا بطور نشان محبت سے کے ملی ہو یا جو بابرادر یا والدین نے عطا کیا ہو اوسے استری دہن
سے کہتے ہین یعنی ملک مال

## دسوین اپریل سنہ ۹۴ع

صفحہ ۸۴

تنداسنگہ اپیلانٹ بنام میر جعفر شاہ رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۴

## خلاصہ

اسمقدمہ مین مدعی علیہ نے بموجب ایک سند کے جو بطور
خون بہا ملی تہی اور اور اسناد کی رو سے اپنی حقیت کا
دعوے کیا اور صدر دیوانی عدالت مین
اوسکا دعوی مسلم رہا

ہبہ بطور خون بہا

## رویداد

یہہ مقدمہ عدالت دیوانی ضلع ترہٹ مین دایر ہوا تہا اور صورت اوسکی یہہ تہی کہ جعفر شاہ
مدعی نے تنداسنگہ مدعی علیہ پر بابت ایکہزار بیگہ اراضی مالگذاری واقع موضع اسد دادپور
بہ بیان اسکے کہ یہہ اراضی میری موروثی ہے نالش کی تہی مدعی علیہ نے اپنے بیان کے
ثبوت کو تین دستاویزین پیش کین ایک سند لکہی ہوئی سنہ ۱۱۲۹ فصلی کی جو نصیر الدین مدعی
کے نانا نے اسمضمون سے لکہدی تہی کہ سو بیگہ زمین مالکانہ بطور خون بہا کے
اودے سنگہ ولد سوبہا سنگہ کو دی دوسری اقرارنامہ مورخہ سنہ ۱۱۸۸ فصلی اقراری مدعی
اوسکی تصدیق مین تیسری ہبہ نامہ مورخہ سنہ ۱۱۹۱ فصلی اقراری مدعی موسومہ مدعی علیہ

رسنہ ۱۲۹۴ع مضمون یہ ہے کہ موضع اسد واد پور مملوکہ مقبوضہ اپنے کو نند اسنگہ ولد اوہر سنگہ پرپیت نے
سوبہا سنگہ کو دیا اور وہ اس تاریخ سے گانو کا مالک و مقدم ہی اگرچہ مدعی بہی قبول کرتا ہی
کہ بیشک یہہ زمین نصیر الدین نے اوہر سنگہ کو دی مگر یہہ سند جائز نہیں اور مدعا علیہ نے درخواست
کی کہ مفتی عدالت سے فتوی طلب ہو کہ آیا یہہ سند جائز ہی یا نہیں اور اگر جائز ہی تو اس ہبہ کی واپسی
کا مجہے اختیار ہی کہ نہیں چنانچہ مفتی سے فتوی طلب ہوا مفتی نے جواب لکہا کہ یہہ سند مصدق
بگواہی گواہان نہیں اور حسب منشاء ائین مکمل و صحیح نہیں اور اگر وہ بالفرض سب طرح سے صحیح
بہی مان لی جاوے تو ناحق ایک بیگانہ کو اسطرح پر دینا جائز نہیں اس سبب سے اگر واہب و موہوب لہ دونو
زندہ ہوں تو واہب کو پہیر لینے کا اختیار ہی نہ بلکہ اوسمیں کچہہ ایزادی نہوئی ہو اسپر عدالت
دیوانی ضلع مرہٹ سے مدعی علیہ پر ڈگری ہوئی جب صدر دیوانی عدالت میں اپیل ہوا تو پہر
مفتی سے پوچہا گیا کہ آیا وہ سند جو نند اسنگہ کے پاس مورخہ سنہ ۱۲۱۹ فصلی موجود ہی کامل ہی
یا نہیں اور شی موہوبہ کے پہیر لینے کا اختیار واہب کو ہی یا نہیں دوسرے یہہ کہ دستاویزات
مورخہ سنہ ۱۲۴۹ فصلی اور سنہ ۱۲۸۹ فصلی کے بموجب حق مدعی علیہ کا زمین پر ثابت ہی کہ نہیں مفتی
نے یہہ فتوی دیا کہ اول تو از روئی قواعد کے ہبہ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص کچہہ کسی کو دیا
اور دوسرا کچہہ کسی سے لیا اور ہبہ کے وقت شی موہوبہ پر قابض ہو [illegible] اور [illegible] کی صحت
تین باتوں پر موقوف ہی ایک تو یہہ کہ گواہان معتبر کی گواہی ہو دوسری یہہ کہ مدعا علیہ قبال کرے
اور در صورت انکار کے قسم کہانے سے بہی انکار کرے تو اس صورت میں دستاویز یہہ فائدہ
دیتی ہی کہ ہبہ صحیح اور دستاویز بطور سند رہی اور اگر اشتباہ جعل کا ہو تو چاہیئے کہ ایک نقل
اوسکی قاضی کے دفتر میں ہو وہ دستاویز کامل نہیں ان وجوہات سے صرف دستاویز سے
دینا زمین کا ثابت نہیں اور اگر ثابت ہو تو واہب کو موہوب لہ سے جو شخص غیر ہی ہبہ پہیر لینے کا اختیار
ہی نہ بلکہ واہب اور موہوب لہ دونو قید حیات ہوں اور موہوب لہ نے کچہہ قیمت اوسکے بدلی ہو
اور نیز موہوب لہ نے شی موہوبہ میں کچہہ ایسی ایزادی نکی ہو جو جدا ہو سکے دوسرے یہہ کہ [illegible]

# شجرہ خاندان متخاصمین کا یہہ ہے

کاشی شر اور ہردیو اور شاہ دیو اور نیلکنٹھ چار بہائی اسمین ایک جلسہ لیے ہوسے
رہتے تھے کاشی شر نے اپنے زور بازو سے پرگنہ بوا مین بیچ اسنے کی زمینداری حاصل

حاصل کی اور اتبک وہ زمینداری بالاجمال ہی کاشی شر مرگیا اور تین بہائی اور پانچ بیتے
رام سکہہ اور رام موہن اور کشن سنگہ اور کیول رام اور اجودہیا رام چہوڑے اوسکے بعد
ہردیو مرا اور اوسنے ایک بیٹا چہجت چہوڑا اوسکے بعد شاہ دیو لاولد مرگیا اور پہر کیول رام کا
بیٹا کاشی شر کا مرگیا اور اوسنے کشن ناتہہ ایک بیٹا اور رنگامتی زوجہ چہوڑی اوسکے بعد رام
موہن مرا اور اوسنے گودہا دہر اور کالیداس دو بیٹے چہوڑے اوسکے بعد رام سنگہ مرا اور اوسنے
ایک بیٹی مسماۃ راجیسری اور دو نواسے مسمیان رادہا ناتہہ اور نرسنگہ چہوڑے اور پہر چہجت
بے پردیو لاولد مرگیا اور پہر کشن سنگہ بہی لاولد مرگیا اوسکے بعد نیلکنٹہہ مرا اور اوسنے ایک
بیٹی مسماۃ گہر جیسری چہوڑی اور گہر جیسری کے باپکے مرنیکے بعد اوسکے ہان ایک بیٹا مسمی پران
ناتہہ پیدا ہوا اوسکے بعد ۱۸۱۹ مین کشن ناتہہ لاولد مرگیا اب کہ یہہ نالش دایر ہوئی تو یہہ لوگ زندہ تہے
+ اجودہیا رام پسر کاشی شر + گودہا دہر کالیداس پسران رام موہن + رنگامتی زوجہ
کیول رام + راجیسری بنت رام سنگہ + رادہا ناتہہ و نرسنگہ پسران راجیسری + گہر جیسری بنت
نیلکنٹہہ + پران ناتہہ پسر گہر جیسری + اس مقدمہ مین یہہ بات دریافت کی گئی کہ یہہ زمینداری
کسطرح پر تقسیم کیجاوے ردہاکانت پنڈت نے یہہ بیوستہ لکہا اول یہہ کہ اگر کاشی شر وغیرہ چار
بہائی آپسمین ایک جگہہ ملکر رہتے تہے اور اون سب مین کاشی شر بڑا تہا اور درحقیقت
جایداد مدعی بہا اونکی موروثی نہین ہی اور کاشی شر نے اپنے زور بازو سے بغیر مدد اور
اعانت اپنے بہائیون کی پیدا کی تہی اور یہہ زمینداری اونمین مشترک نہین تہی تو اس صورت
مین سوای کاشی شر کے اور کسیکو اوسپر دعوی نہین پہونچتا لیکن اگر یہہ زمینداری اونکی موروثی
ہی یا یہہ کہ سبکے روپیہ خرچ ہوکر ہاتہہ آئی ہی یا اور بہائیون نے بہی اوسکے پیدا کرنے مین
اعانت اور کوشش کی ہی تو یہہ زمینداری پانچ حصونمین تقسیم ہوکر دو حصہ کاشی شر کو کہ وہ
سب مین بڑا ہی اور ایک ایک حصہ اور بہائیون کو ملتا دوسری یہہ کہ کاشی شر کے
مرنیکے بعد اوسکی بیٹی وارث ہوئی اور یہہ زمینداری اوسکے بیٹونمین برابر تقسیم ہوتی

۹۴ مشتبہ
حر

جاتے تہی اور رام موہن کاشی شنکر کے بیٹے کے مرنیکے بعد اوسکا حق اوسکے دونو بیٹون کو دہاد ہر اور کالیداس کو ملنا چاہیئے تہا تیسری یہہ کہ کیول رام کاشی شنکر کے چوتہے بیٹے کا ورثہ کشن ناتہہ کیول رام کے بیٹے کے مرنیکے بعد درصورتیکہ اوسکی کوئی بیٹی نہو تو اوسکی ما رنگامتی کو پہونچتا ہی چوتہی یہہ کہ رام سنگہ پسر کاشی شنکر کے مرنیکے بعد اوسکی بیٹی مسماۃ راجیسری مالک ہوئی اور اوسکے بعد اوسکے دونو بیٹے مالک ہوئے پانچوین یہہ کہ جوکہ اجودہیا رام اپنے بہائی کشن سنگہ کے مرنیکے وقت زندہ تہا تو درصورتیکہ کشن سنگہ کی ما زندہ نہو تو کشن سنگہ کا ورثہ اجودہیا رام اوسکے حقیقی بہائی کو پہونچتا ہی چہٹی یہہ کہ ہردیو کاشی شنکر کے بہائی کے مرنیکے بعد جیت ہردیو کا بیٹا مالک ہوا اور اوسکے مرنیکے بعد اگر کوئی بہائی اوسکا زندہ نہو تو نیلکنٹہہ اوسکا چچا کہ اوسکے سوا اور کوئی زندہ نہ تہا اوسکے حصہ کا مالک ہوا ساتوین یہہ کہ شاہ دیو کاشی شنکر کے بہائی کے مرنیکے بعد اگر شاہ دیو کی ما زندہ نہین تو اوسکا حقیقی بہائی نیلکنٹہہ اوسکے حصہ کا مالک ہوا اور نیلکنٹہہ کے مرنیکے بعد اوسکی بیٹی مسماۃ گہر جیسیری اپنے باپکے ترکہ کی مالک ہوئی مستاصین کہتے ہین کہ نیلکنٹہہ نے اپنے حصہ زمینداریکا دعوی نہین کیا اور تین عورتین مسماتان راجیسری اور رنگامتی اور گہر جیسیری کو پرورش کے طور پر کچہہ ملتا تہا راجیسری اور رنگامتی نے

---

اپنی اپنی حق زمینداری کو چہوڑ کر اوسپر کفایت کی تہی اور از روی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بالفرض اگر موہن رام نے طلکر رنگامتی کی پرورش کی لیکن اگر رنگامتی اپنے حق کا دعوی کرے اور اوسکو چہوڑ سے تو بروقت تقسیم زمینداری کے کشن ناتہہ اوسکے بیٹے کا حصہ اوسکو ملیگا نہین اور اگر راجیسری کو کچہہ بہت ملی اور اوسنے اوسپر دعوی نکیا تو وہ اپنے باپکے حصہ کی مالک نہوگی لیکن اگر وہ اپنا دعوی قائم رکہے تو بیشک اوسکے باپ کا حصہ اوسکو ملیگا اور اگر نیلکنٹہہ گہر جیسیری کے باپنے اپنا دعوی زمینداری چہوڑ دیا اور اوسکے عوضمین کچہہ اسلیے بہ زیستن سے منظور کیا تاگہر جیسیری اوسکی بیٹی کو بہی دیوی ملیگا لیکن گواہون کی گواہی سے

یہہ سب مراتب جن پر یہہ تحقیقات ہوئی تہی ثابت ہونیکے اور غالب ایسا معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہہ
بیان اونکا صحیح تہا اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس مسٹر جی شور صاحب بہادر
اور اف سینک صاحب بہادر مرون کیور صاحب بہادر سے حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت دیوانی دیناجپور
کا بہان سے اجودہیا رام کو بج انی مین سے ترانی اور چہہ گنڈے ملے تہے اور اونکا یہہ
اپیل تہا منسوخ ہو اور یہہ زمینداری بج انی کی بموجب بیوستہ پنڈت راد ہاکانت کے بحساب
مندرجہ ذیل کاشی شنکر ناہ دیو ہردیو نیلکنٹہہ چارون بہائیون کے وارثون کو ملے اونکی تفصیل
سے کرشنادیو اور ہردیو اور گوہر جلیسری وارث نیلکنٹہہ کو ۱/۴ یا ۳/۱۲ کے حصہ ملین اور
ورثای کاشی شنکر کو ۱/۴ یا ۳/۱۲ حصہ ملین اور یہہ ۱/۴ حصہ ورثای کاشی شنکر اس حساب سے
تقسیم ہون کہ گوداہر اور کالید اس اپیلانٹ کو ۱/۱۲ اور اجودہیا رام رسپانڈنٹ کو
۲/۱۲ اور رنگامتی کو ۱/۱۲ اور راجیسری کو بہی ۱/۱۲ حصہ ملین ؁

---

اسمقدمہ کے بیوستہ اور فیصلہ سے موافق شاستر مروجہ کے چہہ باتین پائی جاتی ہین
اول مقرر ہونا دوہرا حصہ اوس بہائیکا جسنے شرکت اور بہائیون کے روپیہ کے ایک
شی حاصل کی ہو دوسری برابر ہونا حصہ بیٹونکا جو اپنے باپ کے وارث ہون تیسری ماکا
حق اوس بیٹے کی جایداد پر جو بعد مرنیکے نہ بیٹا چہوڑے اور نہ بیٹی اور نہ جورو پوتے بیٹی
کا حق اوس شخص پر جو بیٹا چہوڑے اور نہ جورو اور نہ وہ بیٹی جو بیٹے کی ماہو یا آئندہ ہو سکتی
ہو یا اوسکا ہونا ممکن ہو پانچوین حقیقی بہائی کا ترکہ اپنے بہائی سے چہٹی ماموںکا حصہ اوس
صورت مین پہنچتا ہی جب کہ اوسکے اور کوئی قریب وارث نہون

---

اگر ایک بہائی جایداد مشترک مین کچہہ اصلاح اور ترقی کرے تو اوسکو حق زیادہ حصہ کا
نہین ہوتا مگر بموجب قانون متشیہ بنگالہ ایسے دوہرا حصہ وقت تقسیم کے مل سکتا ہی اگر
اوسنے فقط اپنی تنہا کوشش سے جایداد حاصل کی ہو چنانچہ اسی قاعدہ پر صدر دیوانی
عدالت نے اسمقدمہ مین چارون بہائیون متفق ہین جنہون نے بذر و شرکت خواہ فقط بہائیونکی

مشتمل ۹۴ مدد سے الگ چاہیں کری ہی جایداد حاصل کرنے سے بہائی کو دو حصہ پانچ مین سے دلادے اور پانچوان پانچوان حصہ تین باقی بہائیون کو ملیگا بموجب قانون متمشیہ بنارس کے اوس بہائی کو جسنے اپنی قوت بازو سے مدد کی ہو اوس بہائی پر جسنے کچھہ کوشش نکی ہو امتیاز نہین ہے

## اٹھوین اپیل ۱۸۹۵ع

مشتمل ۹۵

مسماۃ رتو اپیلانٹ بنام جیورانی رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ

### خلاصہ

ایک ہندو سے اپنی مملوکہ مقبوضہ جایداد و اسباب اپنی گہر والی عورت کو دیا اور اوسکے مرنیکے بعد وہ سب اسباب اوسکی دو بیٹیونکو جو زندہ تہین پہونچا اور جب ایک بیٹی مری تو اوسکی بہن کو اوسکا حصہ پہونچا اوسکے باپ کی جو اصلی جورو تہی اوسکا کچھہ دعوی نہین ✚

### رویداد

صورت اسمقدمہ کی یہہ ہے کہ جیورانی اصل مدعیہ اسمقدمہ مین راجہ مرلی دہر کی جورو تہی اور رتو اپیلانٹ مدعی علیہا سابق مسماۃ ملک گہر والی عورت کے پیٹ کی بیٹیون میں سے ایک بیٹی تہی مرلی دہر نے اپنی عین حیات مین مسماۃ ملک کو چند زمینیں اور کچھہ نقد ذاتی اسباب دیا اور جب مسماۃ ملک فوت ہوئی تو مسماتان سکو اور رتو اوسپر قابض و متصرف ہوئین اور جب رانی جہگڑا ہوا تو کونسل پنچ سے اون دونو بیٹیونکو اونکی ماں کے اسباب ملنے کا حکم ہوا اوسکے بعد مسماۃ سکو لاولد مر گئی جو حصہ اوسکو ملا تہا اوسکی بابت تنازعہ ہوا اور اوسکے باپ کی بیاہی بیوی جیورانی نے اس اپیل سے دعوی کیا کہ مسماۃ سکو کے مرنیکے بعد اسباب مذکورہ مجہکو واپس ہونا چاہیئے کیونکہ مین متوفیہ کے باپ کی اصلی بیوی ہون اور مجہکو وہی اسباب پانیکا دعوی پہونچتا ہے

سنہ ۱۸۵۹ع

پوہنچا ہی عدالت پٹنہ سے مدعیہ کی ڈگری ہوئی لیکن جب صدر دیوانی عدالت مین اپیل ہوا اوسوقت پنڈتون سے بپوستہ طلب ہوا اوس سے معلوم ہوا کہ جو اسباب کہ راجہ نے مسماۃ منک کو دیا تہا وہ بخشش اور عطا تہی بلا شرط اور بعد مرنے مسماۃ منک کے اوسکی بیٹیونکو پوہنچا ہی اور نصفی حصہ مسماۃ سکو کا کہ اب اوسکی بابت تنازع ہی وہ مسماۃ رتو کو پوہنچا کہ اب مسماۃ رتو اسکی وارث ہی اسواسطے صدر دیوانی عدالت نے یہہ تجویز کی کہ رسپانڈنٹ کی حقیت اس اسباب پر نہین پوہنچتی کیونکہ یہہ اسباب راجہ نے بخوشی بلا شرط دیا ہی اور وہ اسباب مسماۃ سکو کو اپنی ما سے پوہنچا ہی اس نظر پر صدر دیوانی عدالت سے بااجلاس اف سپیک صاحب بہادر کے برخلاف دعوی مدعیہ حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت پٹنہ کا منسوخ ہو

---

یہہ اسباب بطور عطا اور بخشش کے دیا گیا اور دینے والے کی زوجہ کو بروقت مرنے اوس شخص کے جسکو اسباب دیا گیا تہا کچہہ حق ایسی اسباب کا بطور وراثت کے نہین تہا اسواسطے دعوی اوسکا خارج ہوا اور اسبات مین کہ درصورت ہونے کون کون سے وارثون کے بہن کو ترکہ پوہنچتا ہی متاکشرا مین اختلاف ہی

## تیئیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۹ع

کلیان سنگہ مختار بیوہ ہیرا سنگہ اپیلانٹ بنام کرپا سنگہ وہیرو سنگہ رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۹

### خلاصہ

ایک زمیندار نے اپنے رشتہ دار کو زبانی اقرار سے گواہون کے روبرو متبنی کیا اور کوئی رسم متبنی کرنے کی نہین ہوئی اور جب وہ زمیندار مرگیا تو وہی شخص جو متبنے ہوا تہا اوسکا وارث تصور کیا گیا اور اوسنے کریا کرم اوسکا کیا اور یہات پایا گیا کہ یہہ متبنی گری درست ہی

اور اسی بیٹے متبنی یعنی * کرتا پترر * کو
بالکل ترکہ متوفی کا اصلی وذاتی مورد ثی اور
پیدا کیا ہوا اسکا سب پوہنچا *

## رویداد

یہہ مقدمہ بسبب لا ولد مرنے سودی سنگہ کے اوسکی بیوؤنکی طرف سے ترہٹ
کی عدالت مین بنام کرپا سنگہ اور بہولی سنگہ بابت چند دیہات ملکیت سودی سنگہ کے جو اوسکو
بوراثت پوہنچے تہے رجوع ہوا تہا ایک مدعا علیہ تو ابتدای مقدمہ سے غیر حاضر ہی اور بہولی سنگہ
مدعا علیہ بحیثیت متبنی ہونیکے دعویدار ہی اور اس مقدمہ مین گواہیان بہی گذرین ہین جن سے
یہہ بات ثابت ہی کہ سودی سنگہ نے اپنے مرنے سے پہلے کئی آدمیون کے روبرو بغیر ادا
کرنے رسمیات مذہبی کے زبانی اقرار کیا تہا کہ مینے مدعی علیہ کو متبنی کیا اور جب سودی سنگہ مرا
تو مدعی علیہ نے اوسکا کریا کرم کیا اور اوسکا وارث متصور ہوا اور سودی سنگہ کے
مرنیکے بعد بموجب اجازت بڑی زوجہ سودی سنگہ کے مدعی علیہ کو پگڑی بندہائی گئی ان
گواہون کے اظہار پر ضلع کی عدالت سے مدعی علیہ کے حقمین مقدمہ فیصل ہوا پٹنہ کی
عدالت مین پہلی گواہی کے تصدیق کے لئے تین گواہونکا اور اظہار قلمبند ہوا
عدالت پٹنہ مین پنڈت سے بیوستہ طلب کیا گیا کہ متبنی گری کی بابت کیا کیا رسمین
لازم تہین جن سے متبنی گری ثابت ہو پنڈت نے جواب لکہا کہ جو شخص متبنے کرے اوسکو
برہمنون سے صلاح لے اور نیک ساعت پوچہے اور اوسوقت برہمن اور
چند دوستون یا قرابتیون کے روبرو کوئی چیز اوسکے ہاتہہ مین دے جسکو متبنی کرتا ہی اور
اوس سے کہے کہ تو میرا متبنی بن میرا مال اسباب تیرا ہو جاویگا اور جو شخص کہ متبنی بنے
وہ اوس پر راضی ہو کر کہے کہ مین تیرا متبنی ہوا کیونکہ از روی شاستر کے ضرور ہی کہ یہہ امر
دونو کی مرضی سے ہو متبنی بنا دے اور جو متبنی بنے اور جو شخص کہ متبنی بنتا ہی اوسکے

اوسکے ہاتھہ مین کوئی چیز برہمن کے روبرو بطور ظاہرداری کی رسم موافق رواج کے
ہی اگر یہہ بات نکی جاوے اور متبنی کرنیوالا اور ہونیوالا دونو منظور کرلین تو بہی
متبنی گری درست ہی اسواسطے پٹنہ کی عدالت نے ضلع کا حکم بحال رکہا صدر دیوانی عدالت مین
جب اپیل ہوا تو اوسوقت عرض کیا گیا کہ رسمیات متبنی گری جس سے متبنی ہونا صحیح اور
جائز ہوجاوے کل درامد نہین ہوئین کہ بہر حال متبنے کو بالکل مال متوفی کا موروثی بہی اور
ذاتی پیدا کیا ہوا بہی نہین پہونچتا اور علاوہ اسکے کچہہ معاش واسطے گذران بیوون کے
بہی چاہیئے صدر دیوانی عدالت نے پنڈتون سے پہر یہہ سوال پوچہا کہ بموجب گواہی
گواہون کے متبنے گری ثابت ہوتی ہی یا نہین اور حق متبنے کا متوفی کے کل مال موروثی اور غیر موروثی
پر پہونچتا ہی یا کس قدر پر اور بیوون کے لئے کسطرح معاش مقرر ہونی چاہیئے پنڈتون نے
جواب دیا کہ متبنے گری درست ہی اور جو مال سودی سنگہ نے چہوڑا ہی موروثی یا غیر موروثی
اپنا پیدا کیا ہوا اصلی یا ذاتی سب کا سب بہولی سنگہ کا ہی مگر بہولی سنگہ پر فرض ہی کہ سودی سنگہ
کی بیوون کے تئین مذہبی رسمیات ادا کرنیکے لئے بہی کچہہ دیوے اور اونکی معاش
بہی مقرر کردیوے اور اپنی ماں کی جگہہ سمجہے اسواسطے صدر دیوانی عدالت کے باجلاس سر جان شور
صاحب بہادر اور کونسل کے حکم ہوا کہ ڈگریان عدالت ماتحت کی بابت تنازع اراضیات
جسکی بابت یہہ مقدمہ دایر ہوا تہا بحال رہین اور اس مقدمہ مین کوئی حکم بابت معاش
بیوون کے صادر نہین ہوا ٭

---

یہہ متبنی گری بطور کرتیما یعنی کرتیا پوتر کے اور جن رسمیات متبنی گری کا مثہلا مین رواج
ہی جیسیکہ ملک ترہت اور اوس ضلع آجاتے ہین وہ وہی رسمین ہین جنکو پنڈتون نے
اپنے جوابات عدالت مین لکہے ہین اور اونکا تہا کسترا مین ذکر ہی اور اسمین کچہہ شک
نہین کہ جو جواب کہ پنڈتون نے صدر دیوانی عدالت مین دیئے ہین اونکے بموجب یہہ متبنے
متبنی کرنیوالے کے تمام اسباب اصلی و ذاتی موروثی اور غیر موروثی کا وارث ہی ٭

۱۸۹۵ع ہندو مین اس طرح کی بہی تبنیت گری جا سکتی ہے جسکو + دتا کا + یعنی دیا ہوا لڑکا کہتے ہین
اور ایک طور دتبنیت گری کا یہہ ہے جو اس فیصلہ مین مذکور ہوا جسکو + کری ترما + کہتے ہین

## اٹھارہوین نومبر ۱۸۹۵ع

میر نجیب احمد اپیلانٹ — بنام — مسماۃ کسیا رسپانڈنٹ

جلد اول — خلاصہ — صفحہ ۱۰

ایک مسلمان کی زوجہ سے اپنے شوہر کی جایداد پر دعوے
کیا چہبیس ۲۶ برس بعد فوت اپنے شوہر کے بموجب اوس
دستاویز سے کے جو بعوض مہر بطور ہبہ بالعوض اوسکے
شوہر کے مرنے کے دو برس پہلے لکہی گئی تہی اور اوس
جایداد پر کبہی قبضہ اوسکا نہوا تہا اور اس درمیان مین
اوسکے بہتیجے نے بابت وراثت اپنے باپ کے نالش کر کر
ڈگری حاصل کی اسصورت مین مفسوخ کیے فتوے سے
ظاہر ہوا کہ وہ زوجہ بموجب اوس ہبہ نامہ کے دعوی
نہین کر سکتی بلکہ مانند اور وارثون کے مستور ہے اور
واسطے جوازی ہبہ بالعوض کے کہ بمنزلہ بیع ہے قبضہ موہوبہ
کا ازروی شرع شریف کے ضرور نہین

روبکار مقدمہ نمبر ... (مسلمان)

## رویداد

اس مقدمہ مین کسیا اصل مدعیہ زوجہ غلام غوث کی ہے کہ وہ تعلقہ مصطفی پور کا مالک تہا اور وہ
تعلقہ نصفی حصہ خان زادپور وغیرہ ضلع ترہٹ کا ہے کسیا مذکور نے ۱۸۹۳ع مطابق بنا
سنہ ۱۲ فصلی کے ۱ بنا دعوی عدالت دیوانی ضلع ترہٹ مین بابت حقیت مین از روے

اور وہی دستاویز ہبہ بالعوض بنام حبیب النسا پیش کیا اور وہ دستاویز اوسکے شوہر کی

اقراری مرقومہ سنہ ۴۲ فصلی ہی اور اوسکا مضمون یہہ ہی کہ شوہر نے اپنی زوجہ کے واسطے

دو لاکھہ روپیہ کا معجل مہر مقرر کیا منجملہ اوسکے پانچ ہزار روپیہ کی عوض مین یہہ زمین جسکا اب

تنازع ہی اپنی زوجہ کو دیدی مدعی علیہ عذر کرتا ہی کہ دعوی مدعیہ کا درست نہین کیونکہ سنہ ۹۴ فصلی مین یہہ

زمین واسطے ادای باقیات خزانہ ذمکی بید محمد علی علیہ کہ وہ صدر ٹھیکہ دار تہا قطب زمان سے

ہاتہہ بکی اور اوس نے سنہ ۹۶ مین احمد علی خان کے ہاتہہ بیچ ڈالی اور جب سے اوسکے قبضہ مین رہی مدعیہ نے

ثابت کیا کہ دستاویز لکہی گئی تہی اور منجملہ تین گواہون مندرجہ اوس اقرار نامہ کے ایک گواہ

پیش کیا جو جانب شوہر سے لکہا گیا تہا کہ مین اپنی زوجہ کیطرف سے کارندہ ہون اور قبضہ زوجہ کو دیدیا

ہی مگر یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ کبہی مدعیہ نے بموجب اس دستاویز کے سنہ ۷۶ فصلی سے یعنی

جب سے کہ اوسکا شوہر مرا سنہ ۱۳ تک یعنی رجوع دایر ہونے مقدمہ تک اپنا حق لیا ہو اور یہہ بہی

معلوم ہوا کہ اسی اثنا مین غلام دستگیر پسر مدعیہ نے عدالت دیوانی پٹنہ مین ایک نالش بنام معز الدین

جو خان زادپور مین حصہ دار تہا اور غلام غوث کے مرنیکے بعد اوسکے حصہ پر بہی قبضہ کر لیا تہا اور

اپنے باپکے دایر کی تہی اور حسب اقبال دعوی مدعی علیہ سنہ ۸۳ مین بابت مالکانہ سالہا گذشتہ اور

دلا پانے دخل کے اوپر حصہ اپنے باپکے ڈگری حاصل کی اور سنہ ۸۵ مین کونسل پٹنہ سے یہہ حکم

حاصل کیا تہا کہ معز الدین موافق تجویز ثالثون کے چہہ سو اکیاون بیگہہ اراضی بعوض اوس حق مین

سے کہ جو اوس نے ہنگام دخل اپنے کے حصہ غلام غوث پر پہنچایا الگ دیدی فقط اور مدعی علیہ

نے جو عذر بیع ہونے کا پیش کیا تہا اوسکی نسبت معلوم ہوا کہ وہ بیع بطور بیع بالوفا کے تہی

کہ سنہ ۹۴ مین مدعی علیہ کے باپکے پاس بطور اسم فرضی بعوض کچہہ روپیہ باقیات کے نور علی

برادر زادہ معز الدین و غلام جیلانی بن غلام غوث جو دوسری زوجہ سے تہا اور محمدی بیگم نے

اپنے تئین مالک ظاہر کر رکہی تہی مگر ظاہر مین یہہ لوگ عہد برکت احمد عامل پرگنہ مہوی مین

ٹہیکہ دار تہے صاحب جج ضلع نے اس بیع کو اس سبب سے کہ دستخط غلام جیلانی کی جز ہوئی تہی

مسئلہ ۹۵

مشتر کر دیا اور اوسکے سوا اس بات مین بہی تکرار ہی کہ ان تینون کو ہبہ لینے کا کیونکر
اختیار تہا غرض کہ عدالت ضلع مین بموجب دستاویز نوشتہ شوہر کے اوسکی زوجہ یعنے
مدعیہ کے حق مین ڈگری ہوئی اور وہ ڈگری عدالت اپیل پٹنہ مین بحال رہی جب صدر دیوانی
عدالت مین اپیل ہوا تو مدعی علیہ نے عرض کیا کہ بیع بالوفا مین کچہ جبر نہین ہوا اور اس
بات کو مین اپیلانٹ گواہی گواہون سے ثابت کر دونگا اور زوجہ مدعیہ کا قبضہ بموجب
اس دستاویز کے ستائیس برس تک نہین ہوا اس سبب سے وہ دستاویز بالکل بیفایدہ
ہی اور اوسکے بیٹے نے جو ڈگری حاصل کی اور مدعیہ نے اوس مقدمہ مین اپنی رضامندی
ظاہر کی تو یہہ بات اوسکے دعوی کی برخلاف ہی اسواسطے کہ اوسنے اقبال کیا کہ یہہ مال بطور
ورثہ اوسکے شوہر نے چہوڑا ہی تو اب یہہ ہبہ باطل ہو گیا صدر دیوانی نے مفتیون سے سوالات
مفصلہ ذیل کی بابت فتوی طلب کیا اول یہہ کہ غلام غوث درصورت موجود ہونے اپنے بیٹے
کے اوسوقت مین موافق شرع شریف کے اپنی زوجہ کے نام ہبہ بالعوض کر سکتا تہا یا نہین
دوسرے یہہ کہ اگر کر سکتا تہا تو قبضہ دینا بہی ضرور تہا یا نہین اور اگر ضرور ہو تو قبضہ دینا ثابت
ہی یا نہین تیسرے یہہ کہ اگر قبضہ دینا ضرور نہ تہا یا درصورتیکہ ضرور تہا اور قبضہ دینا ثابت ہی
ہو گیا ہی تو جایداد مندرجہ ہبہ نامہ سے زوجہ یعنے مدعیہ اس وجہ سے کہ اوسنے سنہ ۱۲۲۶ سال
وفات اپنے شوہر سے تا دایر کرنے مقدمہ کے سنہ ۱۲۵۳ فصلی تک کہ اسمین چوبیس برس کا
عرصہ گذرا دخل نہین پایا اور دوسرے یہہ کہ اوسنے اپنے بیٹے غلام دستگیر کو بابت ورثہ
کی عدالت مین نالش کرنے دی اور موافق دعوے کے ڈگری پائی محروم الحق ہو جاتی ہی
یا نہین چوتہے یہہ کہ اگر بالفرض باوجود ان عذرات کے بہی حق زوجہ یعنی مدعیہ کا ثابت رہا تو بیع
اس جایداد کی بعد تاریخ دستاویز متنازعہ فیہ بیچ مدعیہ اور بعد مرنے اوسکے شوہر کے
بیچ ادای باقیات یا اور کسی مطلب کو بموجب شرع شریف جایز ہی یا نہین جواب پہلا غلام غوث باوجود موجود
ہونے اپنے بیٹے کے اپنی زوجہ کو ہبہ بالعوض کر سکتا تہا جواب دوسرا اور تیسرا اہل

اہل فقہ کے نزدیک درمیان ہبہ بالعوض اور ہبہ بلا شرط العوض کے فرق ہی ہبہ بالعوض
مین کہ درحقیقت وہ بیع ہی قبضہ دینے کی حاجت نہین چنانچہ پہیلہ نہایہ حاشیہ ہدایہ مین موجود
ہی پس ہبہ نہ قابض ہونے زوجہ کے بموجب دستاویز اوسکا حق باطل نہین ہوتا
مگر بیٹے کو جو اجازت دیے کہ بابت حقیت زمین کے بوراثت نالش کرے یہہ بات برخلاف
اوسکے دعوی یعنی دعوی بالعوض کے ہی مگر اوسکے اور اوسکے بیٹے غلام دستگیر
حق مین درباب وارث ہونے غلام غوث کے کچہہ نقصان نہین آتا جواب چوتہا اگر ایک
شخص دوسرے کی جایداد بدون اجازت اور اختیار کے اوسکیطرف سے بیچ ڈالے اور
مالک پہر اوس بیع کو درست نہ کہے تو بیع ناجایز رہیگی فقط بموجب فتوی کے صدر دیوانی
عدالت مین یہہ تجویز ہوی کہ رسپانڈنٹ نے پہلے اپنے بیٹے کو اپنے نام سے بوراثت اپنے
باپ کے نالش کرنیکی اجازت دی اب وہ اس دستاویز اپنے شوہر کی دعوی نہین کر سکتی مگر
وراثت مین اپنے بیٹے کی شریک رہے متروکہ اپنے شوہر مین اور چونکہ یہہ مقدمہ بابت ہبہ نامہ
کے پیش ہوا ہی اور خریدار اور قابض حقیت مدعی علیہ نہین ہین سو اسلیے اس مقدمہ مین نسبت
رسپانڈنٹ کے کچہہ حکم نہین ہو سکتا اسو اسیطے باجلاس سر جی شور صاحب بہادر
اور بی اسپیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوٹر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ ڈگریان عدالت
ماتحت کی منسوخ ہون اور یہہ بات بہی تجویز صدر دیوانی عدالت مین لکہی گئی کہ جایداد غلام
غوث کی ملکیت ہی اور اوسکے وارثون کی گو کہ بعد مرنے غلام غوث کے اون لوگون
کیطرف سے اوسکا انتقال ہوا تہا جنکو اوسکے انتقال کا اختیار حاصل نہ تہا

---

از روی شرع شریف کے اس مقدمہ کا ہبہ بجای بیع کے ہی اسمین کچہہ ضرورت قبضہ دینے
کی. واسیطے جواز ہی دستاویز کے نہین ہی اس فتوے مین ہدایہ کا حوالہ لکہا گیا ہی مگر یہہ
مضمون ہدایہ کی روایت مین نہین لکہا اور وجوہات باقی احکام فتوے کے ظاہر ہین

---

شرع شریف مین ہبہ عوض ایک شی ہی دو طرح پر ہی ایک یہہ کہ علی کے لفظ سے کہے

سنہ ۹۵ع جسکا ترجمہ + اور + ہی اور دوسرے یہہ کہ بیع کے لفظ سے کہے جسکا ترجمہ + ساتھہ ملا
رکہی + وہبتک ہذا علی ان تعوضنی کذا + یعنی ہبہ کیا مینے تیرے تئین اس چیز کو اوپر اسبات
کے کہ بدلا دے تو میرے تئین فلان چیز تو اس ہبہ کو تو ہبہ بشرط عوض کہتے ہین اس صورت
مین دونو کا قبضہ دونو چیزون پر ضرور ہی کیونکہ یہہ ہبہ ابتدا مین درحقیقت ہبہ ہی اور بعد قبضہ کے
بیع کے حکم مین ہوجاتا ہی چنانچہ ہدایہ کے باب الرجوع فی الہبہ مین لکہا ہی + واذا وہب
بشرط العوض اعتبر التقابض فی العوضین ویبطل بالشیوع لانہ ہبۃ ابتداء فان تقابضا
صح العقد وصار فی حکم البیع الی اخرہ + مافی الہدایہ یعنی جسوقت کہ کسی چیز کے بدلہ پر ہبہ کیا جاوے
تو اوسوقت دونو کا قبضہ دونو چیزون پر معتبر ہوگا اور یہہ ہبہ بسبب مشترک ہونیکے باطل ہوجاویگا
کیونکہ یہہ ہبہ ابتدا مین تو ہبہ ہی اور دونو کے قبضہ کے بعد بیع کے حکم مین ہوجاتا ہی اور اگر
یون کہے کہ + وہبت منک ہذا العبد بثوبک وقبلہ الآخر یکون بیعًا ابتداءً وانتہاءً بالاجماع
کذا فی الکفایہ + یعنی کفایہ ہدایہ کے حاشیہ مین لکہا ہی کہ اگر یون کہے کہ مینے اس غلام
کو تیرے تئین ہبہ کیا ساتہہ کپڑے تیرے کے اور دوسرا قبول کرلے تو یہہ بیع ہوگی
ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی سب کے نزدیک اور اس صورت مین قبضہ شرط نہین +

## اکیسوین مارچ سنہ ۹۶ع [۱۷]

جعفر خان اپیلانٹ — بنام — حینتی بی بی رسپانڈنٹ

جلد اول — خلاصہ — صفحہ ۱۴

یہہ مقدمہ ہی بابت تنازع زمین کے جسمین مدعی علیہ نے
اپنا حق بیان کیا ہی بموجب ہبہ اپنی زوجہ کے کہ مرنے سے پیشتر
کرمری تہی اور فتوی طلب ہوا مفتیون سے درباب قبضہ کے
واسطے جوازی ہبہ کے مفتیون نے فتوی لکہا کہ قبضہ چند

سنہ ۹۶ع مقدمہ ہبہ جانب زوجہ سے اور بیئہ قبضہ چند روزہ صحت ہبہ کو کافی ہے

چند روز کفایت کرتا ہی اور یہہ کچہہ ضرور نہین کہ قبضہ بدا بہ
چلا اوسے اور دربابت زمین مشترک کے لازم ہی کہ واسطے
جوازی ہبہ کے اراضی منقسم اور جدا جدا محدود کر دیجاوے

## روئداد

اس مقدمہ کو بی بی حبشی نے عدالت دیوانی ضلع دانا پور مین بدعوی دخلیابی چند اراضیات
سے ۱۸۴۲ مین رجوع کیا اس بیان سے کہ اراضی متنازعہ میری بہن مسماۃ تاجو بی بی جو زوجہ
مدعی علیہ کی تہی اور یہہ اراضی بشراکت ہم دونو بہنون کے تہی مدعی علیہ نے عذر کیا کہ یہہ
جایداد میری حقیقت ہی بموجب اوس سند کے جو میری زوجہ نے اپنے مرنے سے بہت روز
پہلے میرے تئین لکہدی تہی اور جس تاریخ کہ یہہ دستاویز لکہی گئی اوس تاریخ مین وہ کل
اراضیات کی مالک تہی عدالت ضلع مین مدعی کے حق مین ڈگری ہوئی مگر اپیل مین صدر دیوانی
عدالت سے باجلاس بی اسپیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوٹر صاحب بہادر کے ضلع کا حکم مسترد
ہوگیا اور اون حکام کی راے مین موافق فتوے مفتیون کے یہہ بات معلوم ہوئی کہ وہ دستاویز
جو مدعی علیہ کے پاس ہی صحیح اور درست ہی اور تاجو بی بی کیطرف سے لکہی گئی ہی کہ وہ کل کی
مالک تہی اور کسیکا حق اوسمین نہ تہا + یعنی یہہ ہبہ مشاع نہ تہا + دانا پور کے راجا
کیطرف سے دونون بہنون اور تاجو بی بی کو چند اراضیات مع اراضی متنازعہ کے بطور معافی ملی تہی
اور ہر ایک کو پہلے ہی اپنے اپنے حصہ علاحدہ علاحدہ مل گئے تہے اور اپیل مین خاص کر
دربابت قبضہ کے سوال تہا اسی امر کے گواہ عدالت ضلع مین بموجب حکم صدر دیوانی عدالت کے
لیے گئے تہے مگر کوئی بات موافق طمانیت کے دریافت نہوئی تہی کسواسطے کہ یہہ اراضی لاخراج
تہی اور کوئی اقرار واسطے محصول لینے کے نہ تہا اور اس اراضی کی جمعبندی بہی نہین ہوئی تہی اور
یہہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ اس معافی سے بیشتر کسکے نام پر تہی مگر اتنی بات معلوم ہوئی کہ زوجہ
نے بعد لکہنے دستاویز کے اسامیون کو کہدیا کہ اسکا محصول شوہر کو دیا کیجیو اور

مسئلہ ۹۶

اوسکا قبضہ ثابت ہوا ہی اور شوہر بہی مدت تک اپنی طرف سے ٹہیکہ دیا کیا اور محصول لیا کیا
لیکن یہہ بات ظاہر ہی کہ بعد اوسکے کبہی کبہی زوجہ کی مہر جاری رہی تہی اور در زمان غیر حاضری
شوہر کے زوجہ بہی اپنے نام کا بندوبست رکہتی تہی مفتیون نے فتوی دیا کہ قبضہ شوہر کا
جو بابت چند روز کے ثابت ہوا ہی واسطے جوازی ہبہ کے کفایت کرتا ہی اور زوجہ
بعد نو برس کے ایک برس پہلے اپنے مرنے سے اوس ہبہ کو پہیر نہ سکتی تہی کہ وہ
ہبہ باطل سمجہا جاوے اور نہ اپنی بہن کی لڑکی کو ہبہ اور تدبیر کرسکتی تہی دعویدار کو از روے
شرع شریف کے کچہہ نہین پہونچتا + اتفاقاً ایک فتوی بابت جوازی ہبہ جایداد
مشترکہ کے موافق شرع شریف کے نظر سے گذرا اگرچہ اسمقدمہ مین اوسکے اوپر تجویز نہین
ہوئی ہی مگر وہ فتوی یہہ ہی کہ شرع شریف حنفیہ محمدیہ مین ایک ضروری شرط یہہ ہی کہ جایداد
موہوبہ مشترک نہو کہ مشخص نہو سکے اور اگر موہوبہ زمین ہو تو تقسیم کی جاوے اور
قطعات منقسمہ جدا جدا محدود ہون تب ہبہ جایز ہو سکتا ہی

---

ہدایہ کی کتاب الہبہ مین لکہا ہی + لا تجوز الہبۃ فیما یقسم الا محوزۃ مقسومۃ وہبۃ المشاع
فیما لا یقسم جایزۃ + یعنی نہین جایز ہی ہبہ اوس چیز کا جو تقسیم ہوسکتی ہو مگر اوس صورت
مین کہ علاحدہ ہو جاوے اور مشترک ہبہ اوس چیز کا جسکا تقسیم ہونا ممکن نہین جایز ہی بیع
اور ہبہ بالعوض مشترک شی کا مثل بیع ہی جایز ہی مگر ہبہ مشاع بلا عوض ناجایز فقہہ مین تو منصوص
دلیل اسپر لکہی ہی مگر عقلی دلیل یہہ ہی کہ بیع مین تو خریدار سب طرح سے بہلائی برائی
مقدار مبیع کی دیکہہ لیتا ہی اور اپنے دعوے کی مستحکمی خود دریافت کرلیتا ہی اور تمام جوابدہی اوسکی
اپنے ذمہ لیتا ہی برخلاف ہبہ بلا عوض کہ یہہ صرف تبرع اور احسان ہی اور موہوب لہ مطلق
اوسکے حال اور اوسکے حقوق و تنازعی سے واقف نہین ہوتا پس ضرور ہی کہ تمام حقوق جدا کر کر اوسکے
قبضہ مین دیے جاوین ورنہ ہبہ ناتمام رہیگا

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

۱۸۴۹ء

# چہبیسوین اکتوبر ۱۸۴۹ع

راج کشور رائی و چار شخص دیگر ورثاء کالی چرن رائے اپیلانٹ بنام بیوہ سانتو داس پسر جبکشن رائی مسپانڈنٹ

جلد اول — صفحہ ۳۱۲
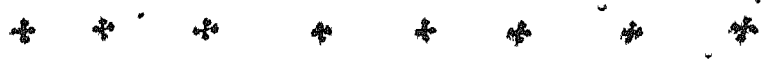
## خلاصہ

ایک شخص ہندو کے خاندان سے کہ جنمین کچہہ شرطین سر رشتہ کے
موافق واسطے علاحدہ ہونیکے تہین ہوئین تہین مگر وہ اور ... اوسکے
والد کا کہانا پکانا اور روٹی علاحدہ تہا اور بیوپار مین سے کے نفع
نقصان مین بہی کچہہ حصہ اونکا نہ تہا باوجود اس بات کے کہ کبہی کبہی
نوکر ہوجاتے تہے اور خانگی مصارف بہی اونکو ملتا تہا خاندان
کی شرکت سے علاحدہ تصور کئے گئے اور اونکی بیوہ کی ٹڈی
جایداد پر اونکا دعوی حصہ کی بابت سبکی بابت نہوا ٭

## روئیداد

کالی چرن اور جبکشن اور سوبہارام آپسمین بہائی تہے سوبہارام مرگیا اور اوسنے ایک بیٹا
رادہا ناتہہ چہوڑا پہر جبکشن مرگیا اور اوسنے سانتو داس ایک بیٹا چہوڑا اوسکے بعد کالی
چرن مرا اور اوسنے پانچ بیٹے راج کشور وغیرہ اصل مدعی علیہ اس مقدمہ کے چہوڑے
کالی چرن اپنی حین حیات مین ایک کوٹہی مہاجنی کی رکہتا تہا اوسکے بعد راجکشور شامل اپنے
بہائیون کے کوٹہی کا کام کرتا رہا اور سانتو داس چچازاد بہائی بیٹا جبکشن کا کبہی کبہی راجکشور
کے کاروبار پر نوکر ہوجاتا تہا اور اوسکے باپ کو بہی خانگی اخراجات کے لیئے کالی چرن
اور راجکشور سے روپیہ ملتا تہا مگر یہہ بات نہین معلوم ہوتی کہ یہہ شخص منافع بیوپار مین کچہہ حصہ
رکہتا تہا یا حساب کتاب کے وقت موجود ہوتا تہا یا نفع و نقصان سمجہتا تہا اور حساب کی بہیات مین
اسکا کچہہ ذکر نہین ہے صرف خسرہ بہی مین جسکو روزنامہ کہاتہ بہی کہتے ہین سانتو داس کو

راد ہا ناتہہ کا ماہواری خرچ کہا ہی اور اوس زمانہ مین راد ہا ناتہہ نے چچا زاد بہائیون سے
علاحدہ کاروبار بہی کرتا تہا اور تینون بہائی کالی چرن اور جگلکشن اور سوبہارام اپنی رسوئی علاحدہ
کرتے تہے یعنی کہانا پکانا بہی جدا تہا اور اسی نہج پر اونکے پارٹ بہی علاحدہ تہے مگر
سانتوداس اور راد ہا ناتہہ کو عرصہ بیس برس تک اونکے والد کی وفات کے بعد سے اس
جہگڑہ کے شروع ہوتے تک خانگی اخراجات کے واسطے راجکشور سے روپیہ ملتا رہا اب کہ یہہ
جہگڑا ہوا تو ہر ایک شخص نے اونمین سے بابت کوٹہی مہاجنی کالی چرن اور راجکشور کے
تیسرے تیسرے حصہ کا دعوی کیا مع تیسرے حصہ اسباب نقد اور زیور خانگی کے جو
راجکشور کے قبضہ مین تہا اور یہہ بیان کیا یہہ مال راجکشور اور اوسکے باپ کے قبضہ مین بطور
شراکت خاندان کے تہا اور مدار دعوی کا اس بات پر رکہا کہ تقسیم مال کی اونمین یا اونکے
مورثون سے یعنے راجکشور اور اوسکے باپ مین نہین ہوئی اور سبکو اوسی کارخانہ مین سے
جو راجکشور اور اوسکے بہائی کیا کرتے تہے خانگی خرچ ملا کیا جگلکشن اور سوبہارام
یا اوسکے بیٹے سانتوداس اور راد ہا ناتہہ کہ اونکو کچہہ شرکت تہی کالی چرن یا اوسکے بیٹے
کے ساتہہ یا کسی مال پر قابض تہے اونکے شامل ہین راجکشور اور اوسکے بہائیون نے
بالکل انکار کیا اور یہہ عرض کیا کہ جو مال کہ ہمارے قبضہ مین ہی یہہ اپنی محنت سے بلا شرکت غیری
ہمارا اور ہمارے باپ کا پیدا کیا ہوا ہی صدر دیوانی عدالت نے پنڈتون سے بہ پیوستہ طلب
کیا کہ ہندوونکے مذہب مین بموجب شاستر کے سانتوداس کا دعوی جو اصل مدعی اسمقدمہ
مین ہی بابت وراثت اور شراکت کے راجکشور رای اور اوسکے بہائیون پر قابل سماعت
کے ہی کہ نہین پنڈتون نے جواب مین یہہ کہا کہ بنظر اس حال کے کہ دعویدار مدعی
علیہون سے علاحدہ رسوئی کہاتا رہا اور خرچ گذران معاش کے لیے پاتا رہا مگر حصہ کبہی
مین سے نہین پاتا تہا اور اب تک کچہہ دعوی نہین کیا تو اس صورت مین موافق شاستر کے
شراکت خاندان سے باوصفیکہ کوئی دستاویز علاحدگی کی نہین لکہی گئی علاحدہ

علاحدہ سمجھا جاویگا اور یہہ دعوی بمقدار مقدمہ حال لیں قابل سماعت کے نہین ہی بموجب
اس بیوستہ کے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس لی اسپیک صاحب بہادر اور
ڈبلیو کیوپر صاحب بہادر کے برخلاف دعوی مدعی کے حکم صادر ہوا اور عدالت اپیل
مرشد آباد سے جو مدعی کے تحقیق ڈگری ہوی تھی منسوخ ہوی اور فیصلہ عدالت ضلع
راج شاہی بحال رہا

---

یہہ سوال جو ہوا در باب ثبوت کے تہا اور دہرم شاستر مین یہہ بات ہی کہ جب بابت
تقسیم کے منازع پیش ہو تو غور کرنا چاہیے کہ ظاہر مین گواہی گواہون کی کیا بات ثابت ہی اور
اسمقدمہ مین موافق بیوستہ پنڈتون کے یہہ بات بہی تصور کی گئی ہی کہ یہہ خاندان بہت
مدت سے شرکت مال کے جدا ہو گیا تہا۔

## ۹۶
## چوبیسوین نومبر سنہ ع

سری ناتہہ سرما اپیلانٹ بنام رادہا کنہہ رسپانڈنٹ

جلد اول خلاصہ صفحہ ۱۵

ایک موروثی زمینداری جو کئی وارثون سے
ایک کے قبضہ مین تہی سب کے منافع سے کئی
اور سب لوگ اپنا اپنا حصہ اوسمین سے
لیتے رہے اور قابل تقسیم تہی موافق قاعدہ
شاستر کے اوسکی بابت ایک وارث نے بابت تقسیم
کے نالش کی جو کہ تین سب سے بیٹے اوتہہ بیٹون سے
جو زمیندار چہوڑ مرا تہا لا ولد مر گئے اور تین سے
ایک جو رہ چہوڑ مرا ہی کہ جو زندہ موجود ہی

مقدمہ وراثت بابت تقسیم اوس جایداد کے جسکے منافع سے ہر ایک شریک اپنا حصہ پاتا رہا ہو

۹۶

سری ناتھہ مدعی ہےنے عدالت دیوانی ہوگلی ہور مین واسطے تقسیم آٹھہ آنہ زمینداری
پرگنہ اکبرپور متروکہ برجناتھہ بنام رادہاکشن مدعی علیہ کے نالش کی اور بیان کیا کہ یہہ
جایداد موروثی بعد وفات برجناتھہ کے ایک شخص کے نام پر سب وارثون کی شامل
رہی اور وہی شخص سب کے عوض کام کرتا رہا مدعی علیہ نے عذر کیا کہ یہہ جایداد بالکل مری
حقیقت ہی اور تبادلہ متبنی سے پونہچی ہی جسکو کاشی ناتھہ نے جو سب مین بڑا بیٹا تھا متبنی
کر لیا تھا اور یہہ تمام جایداد ملکیت کاشی ناتھہ مین الگ تھی عدالت ضلع سے دعوی مدعی کا
ڈسمس ہوا اور جب صدر دیوانی عدالت مین اپیل ہوا تو دو امر تجویز طلب ٹھہرے ایک یہہ کہ
یہہ زمینداری برجناتھہ کے وارثون مین قابل تقسیم کے ہی یا بالکل رگھنانند کا حق ہی
دوسرے یہہ کہ اگر قابل تقسیم ہی تو متخاصمین کو کے حصہ کے مستحق پہنچتے ہین اور گواہون
کا سننا ضرور معلوم ہوا ان کی تنقیح پنڈتون سے بیوستہ طلب ہوا پنڈتون نے گواہون
کی گواہی جو مقدمہ مین سے تہے سنکر یہہ بیوستہ دیا کہ گواہون کے اظہار اور اصل دستاویزون
سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ زمینداری موروثی ہی اور اب تک شراکت مین رہی اور سب
شریک منافع لیتے رہے برجناتھہ کے آٹھہ بیٹے تہے بڑا بیٹا کاشی ناتھہ اور دوسرا
سداشیو اور ساتوان کلارام جو لاولد مرا مگر ساتوین کی زوجہ زندہ ہی آٹھوان بیٹا کیولرام فقط
دوسرے خاندان کی متبنی گری مین الگیا ہی اس صورت مین زمینداری پانچ حصون پر
قابل تقسیم کے ہی اور ہر ایک بیٹا اپنے اپنے باپ کے حصہ پر قابض ہوگا اور ساتوین
بیٹے کی جورو اپنے شوہر کی جایداد پر قابض ہوگی اور تقسیم حصص کی تفصیل یہہ ہی
کہ رادہا ناتھہ اور موہن کشن اور بلبھی کشن پسران نیلمنی پوتے رام ناتھہ تیسرے
بیٹے کے تامل ایک حصہ پاوینگے اور ہر لال چند بیٹا مادہو رام کا اور پوتا دہرنی
دہر کا اور گوپال پرشاد زندہ بیٹا دہرنی دہر کا ایک حصہ پاوینگے ناتھہ سرے بیٹا دینا
ناتھہ پانچوین بیٹے کا ایک حصہ پاویگا [illegible] جتنے برجناتھہ کا ایک حصہ پاویگا

۱۸۵۶ع زوجہ کلارام کی بہی ایک حصہ پاویگی بموجب اس پوسٹہ کے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس بی اسپیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیو سر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ اٹھہ آنہ کی زمینداری ورثاے برجناتہہ مین موافق حصص محرّرہ بالاے تقسیم کیجاوے اور اشتہار معمولی جو واسطے حاضر ہونے دعویداروں کے جاری ہوا تہا اوسمین صرف گوکل ناتہہ ایک شخص حاضر ہوا جسنے اپنے تئین متبنی برجناتہہ کا بیان کیا مگر رسپانڈنٹ سینے اوسکی متبنی گری سے انکار کیا اور اوسپر لازم ہوا کہ گواہوں سے ثابت کرے اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے اوسکے حقمین کچہہ تجویز نہین ہوا اور صرف اس بات کی ڈگری ہوئی کہ وارث اپیلانٹ سے کہ جو اپیل مین مرگیا ہی رسپانڈنٹ سے آٹہہ انہ کی زمینداری کا پانچوان حصہ مع منافع اوس حصہ کے جسدن سے مقدمہ دایر ہوا ہی پاویگا

---

دو سوال جو پنڈتوں سے پوچہے گئے تہے ایک تو درباب ثبوت کے تہا اور دوسرا درباب قواعد شاستر کے از روی شاستر ہنود کے جو بنگالہ مین جاری ہی اور جسکے علاقہ کے تحت مین پرگنہ بوگلی پور بہی تہوڑا سا داخل ہی زوجہ ایک شریک متوفی کی جو لاولد مرگیا ہوا اوسکے حصہ پانیکی مستحق ہی مگر موافق اوس قاعدہ کے جو بہار مین جاری ہی اور جسکے علاقہ کے تحت مین بہی پرگنہ بوگلی پور تہوڑا سا داخل ہی زوجہ شریک متوفی کی صرف مستحق پانے وجہہ معاش کی تہی و باقی امر مندرجہ اس پوسٹہ کے غور طلب نہین ہین سوای اس بات کے کہ جو ایک بہائی دوسرے خاندان کی متبنی گری مین چلاگیا اور اپنے حصہ سے محروم ہوگیا وہ بموجب اون قواعد کے ہی جو دو قسمون بابت متبنی گری * داتاکا * اور برخلاف اوسکے ہوتا ہی بابت متبنی گری * کرترما * کے جو ضلع شمالی بہار اور اوسکے پاس پاس کے ضلعون بوگلی اور پرنیا مین جاری ہی

---

(۱) اگرچہ حکام صدر سے نے دراثت کے کئی مقدمونمین اشتہار ضروری ورثہ جاری کیا ہی لیکن کسی قانون یا حکم سے یہہ بات نہین پائی جاتی کہ محکمہ منصفی کے سوا

۳۷

سوا اور محکوں سے بہی اشتہار حضوری ورنہ جاری ہو کیونکہ کنسٹرکشن نمبر ۷ سنہ ۹۶ ع
سے صاف ثابت ہی کہ احکام ضمن چوتھی دفعہ چھٹی قانون پانچوین سنہ ۱۸۲۱ع کے
صرف محکمہ منصفی سے متعلق ہین لیکن ہر عدالت کو بروقت انفصال مقدمہ وراثت جائداد
و ہبہ جملہ وارثوں کا رکھنا اور حصہ مذہبی کی پابندی پر حکم صادر کرنا واجبات سے ہی اور دیکھو
دفعہ ۱۳ دہم قانون سیوم سنہ ۱۷۹۳ع و دفعہ بست و نہم قانون دویم سنہ ۱۸۰۳ع
* داتکا * یعنی دیا ہوا لڑکا * کریترما * یعنی متبنی لڑکا

## واضح ہو کہ سنہ ۱۷۹۷ع کا کوئی فیصلہ اصل کتاب مین نہین ہے

سنہ ۱۷۹۸ع

## اونتیسوین مارچ سنہ ۱۷۹۸ع

کلثوم خانم اپیلانٹ — بنام — مرزا مہدی ریسپانڈنٹ

جلد اول — صفحہ ۱۶

*مسماۃ کلثوم خانم کی التمغا اور مدد معاش کی بابت*

### خلاصہ

آلتمغا دیہات بطور معافی کے واسطے پرورش خاندان کے مالکون کے تہے اور یہ دستور جاری رہا جب وہ مری تو اوسنے ایک بیٹا اور دو بیٹیان وارث چھوڑین اسواسطے بموجب شرع شریف بروقت تقسیم ترکہ چار حصہ ہوئے دو حصہ بیٹے کو پہنچے اور دو حصے دونو بیٹیوں کو اور اسیطرح پر حقیقت پنشن کی بہی تقسیم ہو گئی



### رویداد

اس مقدمہ مین کلثوم خانم نے عدالت دیوانی پٹنہ مین سنہ ۱۸۰۵ع کو بدعوی دلایانے سیوم حصہ اراضی التمغا مین سے جو از روی فرمان کے بنام ماہ خانم اوسکی

۱۷۹۸ مقدمہ

ما زوجہ علی نقی خان متوفی کی معاف ہوئی تھی اور بابت تنخواہ حصہ پنشن نظامت سے کے جو علی نقی خان کے نام پر ملی تھی اور اوسکے مرنیکے بعد گورنمنٹ سے بھی واسطے پرورش اوسکے خاندان سے کے جاری رہی تھی معہ واصلات آمدنی دیہات بابت سنوات گذشتہ اور حصہ زر پنشن ایام گذشتہ سے کے بنام مرزا مہدی نالش دایر کی اور عدالت دیوانی پٹنہ مین تہدیدہ دمس ہوا اس وجہہ سے کہ بسبب سرشتہ + لمی ٹیشن + یعنی تمادی ایام سے کے جو اس زمانہ مین جاری تہا قابل سماعت کے نہین بروقت اپیل ہونیکے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس ڈبلیو ایڈیر صاحب بہادر بسبب ظاہر ہونے اور حالات کے سرشتہ + لمی ٹیشن + یعنی تمادی ایام جایز نرہا اور موافق فتوی مفتیون سے کے کہ ماہ خانم مرگئی اور مرزا مہدی بیٹا اور کلثوم خانم اور ایمان خانم دو بیٹیان چہوڑ گئی اوسکی جایداد چار حصون پر تقسیم ہوئی دو حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ دونو بیٹیون کو پہنچا اور صدر عدالت سے یہہ بہی تصور کیا کہ اپیلانٹ چہارم حصہ التمغا زمین کا جو ماہ خانم اوسکی مان سے کے نام واسطے پرورش خاندان علی نقی خان کے اوسکے مرنیکے وقت سنہ ۱۷۸۲ اور سنہ ۱۷۸۳ مین مرحمت ہوئی تھی اور اوسکو ایک زوجہ مسماۃ ماہ خانم اور بیٹا مرزا مہدی اور بیٹی مسماۃ کلثوم خانم اور ایک بیٹی تہی لیکن وہ مرگئی تہی اور اولاد چہوڑ گئی تہی موجود تہی اوس زمانہ سے پانیکے مستحق ہے جبسے کہ ریسپانڈنٹ سے علاحدہ ہوئی سنہ ۱۸۰۸ فصلی مین اور صدر عدالت سے یہہ بہی تصور کیا کہ اپیلانٹ اوسی زمانہ سے چہارم حصہ پنشن کا بہی جو بانوے روپیہ اوسکے باپ کو ملا کرتے تہے اور گورنمنٹ سے بہی اوسکے خاندان کی پرورش کو جاری رہی پانیکی مستحق ہے اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے فیصلہ عدالت پٹنہ کا مسترد کیا اور حکم دیا چہارم حصہ کا التمغا اور پنشن کا اپیلانٹ سے کے حقمین معہ واصلات محاصل سنوات ماضیہ اراضی التمغا اور باقیات سنوات پنشن کے سنہ ۱۸۰۸ سے اور یہہ بہی تجویز کی کہ یہہ ڈگری بابت حقیت متخاصمین سے کے ہے جو عدالت

پیش درپیش ہوا اور اسس ڈگری کو جاری رہنے یا نہ رہنے معافی اور پنشن کے ۳۹ سنہ ۱۸۹۸
گورنمنٹ سے کچھہ علاقہ نہین

---

اس فیصلے سے معلوم ہوا کہ معافی التمغا اور پنشن جو گورنمنٹ سے جاری رہی مثل
جایداد متروکہ متوفی کی متصور ہوکر بطور ترکہ تقسیم ہوسکتی ہی دیکھو دفعہ پندرہوین
قانون چھتیسوین ۱۸۰۳ سنہ ۱۸۰۳ ع کہ جسمین لکھا ہی کہ اراضی التمغا اور ایمہ اور مدد معاش
اور نیز وہ اراضی لاخراجی جو بموجب سند صحیح کے معاف رہی ہو یہ سب کے سب موروثی
متصور ہین اور انکا انتقال طریق جایز پر جایز ہی

## چھٹی دسمبر ۱۸۹۸ ع

محمد صادق اپیلانٹ بنام محمد علی وغیرہ پسران محبت علی ریسپانڈنٹ

جلد اول **خلاصہ** صفحہ ۱۷

اگر ایک مسلمان آدمی کچھہ جایداد واسطے خرچ مذہبی کے مقرر کرا اور وہ
خود یا اوسکا وصی اوسکی طرف سے امین مقرر کرے اور کوئی شرط
اوسکی جانشینی کی نہوئی ہو اور مرتے وقت وہ امین
اپنے بیٹون کو امین کردے تو اوسکا کرنا موافق شرع شریف
شریف کے درست ہی اور سب مستحق شامل منافع کے ہین اور
اس باب مین حاکم کے حکم حاصل کرنیکی کچھہ ضرورت نہین مگر
درصورت بے رویہ ہونے کے حاکم کو اختیار ہی کہ اونکی
جگہ جسکو چاہے کردے

موافق تولیت کے امین کا مقرر کرنا قطعہ کنندہ واسطے کے
اختیار مین ہی اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وصی کو

مقدمہ تقرر جانشین امین اوقاف مذہبی مین

اور اوسکے بعد حاکم وقت کی ✤
اگر امین اپنے مرنیکے وقت اپنا کاروبار اپنے بیٹون کو
دیدے تو موافق شرع شریف کے درست ہی مگر اپنی صحت
مین نہین دیسکتا مگر اس صورت مین کہ اوسکو اختیار حاصل ہو ✤
امین اپنے مرنیکے وقت بغیر اختیار حاصل ہونیکے بہی اپنا
کام دوسرے کو دیسکتا ہی اور حاکم کو اختیار ہی کہ درصورت
بے رویہ ہونیکے اوسے خارج کردیے

## روئداد

یہہ مقدمہ اول مین محبت علی نے عدالت دیوانی شہر بنارس مین محمد صادق پر بدعوی
عدم مزاحمت بیچ تولیت درگاہ شیخ محمد علی حزین اور وہانکی عمارات کی اسس بیان سے پیش
کیا تہا کہ اسکا انتظام تیس برس کے عرصہ سے بموجب مقرر کیئے ہوئے محمد حسین وصی شیخ
علی حزین کے اور موافق اسناد حکام وقت کے میرے ہاتہہ ہی اور آمدنی اسکی چار سو
روپیہ سال ہی مدعی علیہ بیٹا وصی کا ✤ یعنی محمد حسین کا ✤ جوابدہ ہوا کہ مدعی بے چلن
ہوگیا ہی اور خلاف رویہ کام کرتا ہی اور مجہکو حق پہونچتا ہی کہ مین مدعی کو خارج کردون مدعی نے
انکار کیا کہ مین بے چلن نہین ہون ہنوز عدالت بنارس مین مقدمہ زیر تجویز ہی تہا کہ
مدعی مرگیا اور اوسکے بیٹے اوسکی جگہ قایم ہوئے فروری ۱۸۴۹ کو عدالت بنارس سے
یہہ حکم ہوا کہ مدعی علیہ بموجب حکم عدالت سابق کے درگاہ کا انتظام محبت علی کے ایک
بیٹے کو جسے لیق سمجہے دیدے اور جبتک کہ اوسکی بے چلنی عدالت مین ثابت نکردے
اوسوقت تک اوسے خارج نکرے ہنگام اپیل پر وشل کورٹ بنارس مین بعد
لینے فتوے مفتیون کے صلع کا فیصلہ مسترد ہوا اور یہہ حکم ہوا کہ محبت علی کے
سب بیٹے انتظام کرین اور آمدنی سے کے آپسمین حصہ کرلین وصی کے وارث کو کچہہ حق مداخلت

مداخلت نہین پونہچتا اس حکم سے ناراض ہوکر محمد صادق نے صدر دیوانی عدالت
مین اپیل کیا اوسوقت مفتیون سے پہر فتوی طلب ہوا اور وہ امر جسکے بموجب مقدمہ مسترد
ہوا اوسمین مفتیون نے فتوی لکہا یہہ ہین اول یہہ کہ بموجب تولیتنامہ کے جو
محبت علی اور اوسکے وارثون کو وصی شیخ علی حزین نے دیا تہا اور محبت علی نے
شاہ عالم بادشاہ اور نواب شجاع الدولہ اور راجہ چیت سنگہ زمیندار بنارس اور
رسیڈنٹ سرکار کمپنی بہادر ضلع سے اسناد حاصل کین اور اخیر کی دو سندونمین
وارثان محبت علی کا بہی ذکر ہی محبت علی کو اپنی حین حیات مین ان سندونکی بموجب اور اوسکے مرنیکے
بعد اوسکے وارثونکو حق پونہچتا ہی یا نہین اور کسی خاص وارث کو یا عام کو
یعنی اوسکے ایک بیٹے کو یہہ حق پونہچتا ہی یا تمام بیٹون کو ✣ اور محبت علی کا نام لکہا ہو
یا نہو ✣ کہ درگاہ شیخ علی حزین کا اور جو عمارات مکانات کی اوس سے متعلق ہین اونکا
انتظام کرین اور علاوہ اوسکے مقرر ہونا جانب وصی یا اوسکے پسران کی طرف سے یا
بحال رہنا سرکار کیطرف سے دوسرے یہہ کہ بعد مرنے محبت علی کے اوسکے
وارثون کو حق پونہچتا ہی یا نہین کہ واسطے انجام کاروبار کے اوسکے جانشین ہون یا یہہ
علاقہ موافق سررشتہ کے وصی کے بیٹے کو پونہچتا ہی یا سرکار سے علاقہ رکہتا ہی اور
کسی صورت مین کسیکے پاس علاقہ رہے تو اوسکو کیا کیا شرطین لازم اتی ہین مفتیون نے
یہہ فتوی لکہا کہ ہم لوگون نے مثل مقدمہ کو غور دیکہا اور اپنے فتوی مین سب سے پہلے
یہہ بات لکہتے ہین کہ موافق روایت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے
جو مفتی بہا ہی وقف سے یہہ مراد ہی کہ مثلا زمین ہو تو اپنا حق چہوڑ دیوے اور اپنے
قبضہ وغیرہ سے نکالدیے اور خدا کے نام پر کردیے کہ اوسکا فایدہ خلق خدا کو
پہنچے مگر اسمین یہہ بات بہی ضرور ہی کہ جو شی وقف کیجاتی ہی وہ وقف کرنیکے وقت
وقف کنندہ کی ملکیت ہو تولیت سے مراد ہی کسی شخص کا مقرر کرنا اور لکہہ دینا

۱۹ شرع ۲۲ دوسرے شخص کو کہ موافق مرضی لکھنے والے کے وہ شی برتی جاوے + یعنی اوسکے
مطابق عمل درامد رہے + اور مقرر کرنا امین کا دینے والے کے اختیار مین ہی تاکہ وہ
شخص یہہ علاقہ اوس شخص کو دیوے جو دیانت دار اور نیک وضع اور ہوشیار ہو اور
بروقت مرنے دینے والے کے اختیار مقرر کرنے امین کا وصی کو ہو دیوے اور جو وصی
نچھوڑا ہو تو قاضی کو یا حاکم کو اختیار ہی مگر اس صورت مین کہ دینے والیکی حیات مین امین
مرجاوے تو اوسوقت اختیار مقرر کرنے امین کا دینے والیکو رہیگا قاضی کو نہین اور
اگر دینے والہ مرجاوے تو وصی کو بہ نسبت قاضی کے اختیار زیادہ ہوگا اور اس صورت
مین کہ وصی مقرر ہی نہین ہوا ہی تو قاضی یا حاکم کو اختیار ہی اب ہم لوگ لکھتے ہین کہ معلوم
ہوتا ہی کہ جہان شیخ علی حزین نے اپنا مدفن بنایا ہی وہ جنگل پڑا تھا بعد صاف کرنیکے شیخ
نے کچھہ زمین [illegible] کی واسطے قبرستان کے اور بنا مقرر کی واسطے مسجد کے اور اوس زمین کے قریب ایک حجرہ
ہی کہ اوسکا نام ہی استانہ فاطمہ سیدانی کا اور ایک مکان اور ہی کہ اوسکا نام ہی
پنجہ حضرت شاہ مردان کا اور یہہ خصوصًا لکھا ہوا ہی اوس صورت حال مین جو شیخ نے اپنے
لکھی ہی اور ایک نقل اوسکی مثل کے شامل ہی از روی اوس تولیت نامہ کی جو شیخ
کے وصی نے لکھا محبت علی اپنی حین حیات تک مستحق تھا واسطے کرنے کار و بار قبر شیخ
اور اوسکے متعلق زمین کے اور حاکم یا وصی کیطرف سے خارج نہین ہوسکتا تھا اس
واسطے کہ اوسنے اسنا دین حاکمان وقت کی طرف سے حاصل کرلین تھین امین نے
+ یعنی محبت علی نے + بروقت اپنے مرنیکے تمام کار و بار مزار کا اپنے
بیٹون کو دیا اور یہہ بات گواہی گواہون سے ثابت ہوئی پس ایسا مقرر کرنا
موافق کتابان معتبر کے درست ہی چنانچہ یہہ بات بہت سی فقہ کی کتابون مین مندرج
ہی کہ اگر امین اپنے مرتے وقت چاہے کہ کار و بار اور کی سپرد کرے تو درست ہی مگر اپنی
حیات مین اور اپنی صحت مین کسیکو اپنا جانشین نہین کر سکتا لیکن اگر اوسکو دینے

دینے والے کیطرف سے یا وصی کی طرف مقرر کرنے کی اجازت حاصل ہی کہ جسکو چاہے
اپنی طرف سے مقرر کرے تو اوسکو یہہ بہی اختیار ہی اور فقہ کی کتابوں مین یہہ بہی لکہا ہی
کہ اگر امین دینے والے کے بعد مرنے جسنے اوسے مقرر کیا تہا تو قاضی اوسکا جانشین مقرر
کریگا اور مجتبی کتاب مین یہہ شرط بہی لکہی ہی کہ اگر امین بروقت مرنیکے کسیکو نامزد نہین
کر گیا ہی اور اگر وہ بروقت مرنیکے کسیکو نامزد کر گیا ہی تو اوسمین قاضی کو اختیار نہین پہونچتا
اور یہہ بہی سند پہونچ سکتی ہی جس سے صاف ظاہر ہی کہ امین کو اختیار پہونچتا ہی کہ اپنے
مرنیکے وقت جسکو چاہے اپنا جانشین مقرر کرے ہر چند کہ دینے والے نے اوسکو
اختیار نہ دیا ہو پس حاکم کو کسی کتاب و سند معتبر کی رو سے اختیار حاصل نہین
ہی کہ در صورت نہونے کسیطرحکی خیانت کے پسران محبت علی کو خارج کرے اور
محمد صادق کو کاروبار دے اور اگر کچہہ خیانت پائی جاوے تو حاکم کو اختیار ہی کہ
جسکو لیق اور دیانت دار جانے اوسے مقرر کرے اور کاروبار امین کا صرف محبت علی کے
ایک بیٹے کا حق نہین ہی سب بیٹوں کا حق ہی حجرہ فاطمہ کا اور پنجہ حضرت شاہ مردان کا ملکیت
شیخ علی حزین کی نہ تہا کسواسطے کہ اونسے آپ لکہا ہی کہ یہہ عمارتین پہلے کی ہین پس
محبت علی کو اون عمارتون پر موافق تولیت نامہ وصی کے حق نہین پہونچتا تہا مگر اس
صورت مین کہ حاکم وقت سے کوئی سند اوسکو ملجاتی تو امینی اونکی بہی کر سکتا تہا
مگر یہہ بات ثابت نہین ہوئی پس اب حاکم کو اختیار ہی کہ حسب تفصیل مرقومہ بالا جسکو
بہتر جانے یہہ امینی پسران محبت علی کو دے یا محمد صادق کو یا اور کسیکو صدر
دیوانی عدالت سے یہہ تجویز ہوئی کہ امینی کاروبار مزار شیخ علی حزین کا پسران
محبت علی کو پہونچتی ہی اور وہ معہ لوازمہ اور آمدنی کے جبتک کہ سرکار اونکو بسبب
بے رویہ ہونیکے ادای خدمت مین خارج نکرے اونہی پاس رکہین اور بابت
عمارت سیدۃ النسا اور پنجہ شاہ مردان کے کہ وہ ملکیت شیخ علی حزین نہ تہا

اور اوسکی اپنی موافق تولیت نامہ وصی سیکے نہین بوہی ہی اور اب سرکار کو اختیار ہی کہ جسکو چاہے دیے * حکم دیا جاتا ہی کہ ابتک اوسکا کاروبار جو محبت علی سیکے پاس رہا اور اوسکے قبضہ مین تہا جب یہہ مقدمہ دایر ہوا اب بہی اوسکے بیٹون کے پاس رہے جب تلک کہ سرکار کوئی اور امین مقرر نکرے یا کوئی اور شخص زیادہ حق اپنا ثابت نکرے اور زیادہ حکم دیا جاتا ہی کہ وارثان محبت علی سیکے جو ہین اونکا جو نقصان ہوا ہی یا اونکے والد کا محمد صادق بہر دیے کسواسطے کہ محمد صادق سینے اونکے کاروبار امینی سے مزاحمت کی تہی

---

مفتیون سینے جو دلیلین لکہی ہین وہ اونکے فتوی مین مندرج ہین اور اس مقدمہ مین بموجب شرع شریف کے بیان ہی در باب مقرر ہونے جانشین امین سیکے واسطے انتظام وقف سیکے جس صورت مین کہ کوئی شرط واسطے جانشینی کی واقف کی طرف سے نہین ہوئی امین کو اختیار حاصل ہی واسطے جانشین کرنے اپنے کے ساتہہ وصیت نامہ کے امین سیکے وارثون سیکے مقدمہ مین غور کرنی چاہیئے کہ پہلے یہہ سوال تہا کہ وارثون کا بہی ذکر سند مین تہا یا نہین اور اوسکی عبارت مین شک تہا * یعنی یہہ بات صاف نہین تہی کہ محبت علی سیکے مرنیکے بعد اوسکے وارث بہی مالک رہین یا نرہین * مگر مفتیونکے نزدیک مضمون وارثونکا سند سے شامل ہونا ثابت نہین ہرچند کہ اوسکا ذکر اونہون سینے فتوی مین نہین لکہا

---

* اس مقدمہ مین حکام صدر سینے اسی تجویز دیوانی مین سرکار کیطرف سے محبت علی سیکے بیٹون حیدرہ فاطمہ اور نجیب النسا ودروان کا بہی امین مقرر کردیا جسکی تقرری کا اختیار سرکار کو حاصل تہا لیکن بموجب قوانین مروجہ حال سیکے عدالت دیوانی کو اب ایسا اختیار نہین رہا کیونکہ اب خبرگیری اوقاف سیکے لیے جسکا تعلق سرکار سے ہی دوسرا سررشتہ مقرر ہوگیا ہی * دیکہو قانون نوزدہم سنہ ۱۸ کو

# چودہوین فروری ۱۷۹۹ع

دت نراین سنگہ اپیلانٹ بنام اجیت سنگہ و بخشی سنگہ و رگہوبیر سنگہ ریسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۳۰

## خلاصہ

ہندون کے خاندان کے مقدمہ مین بات
حصہ چہوٹون کی اولاد کے خاندانی جایداد کی تقسیم
تجویز ہوی بسبب ظاہر ہونے اس بات کے کہ وہ جایداد
بلا شرکت حقیقت بزرگان خاندان کی نہ تہی سب لوگ
خاندان کے جنکے قبضہ مین گانو تہا وسیلے
پرورش خاندان کے مستحق تہے ہرچند کہ
اب تک کوی تقسیم نہین کیا تہا ✤
صرف کرایا کرنے سے حقیقت ورثہ کی
نہین ہوتی بغیر ثبوت حقیقت متبنی گری کے ✤
متبنی بیٹا جو متبنے کرنے والہ باپ کے
ترکہ و جایداد پر قابض ہوتا ہی وہ اپنے
حقیقی باپ کے ترکہ حصہ سے
خارج ہوجاتا ہی ✤

## روید اد

## شجرہ خاندان متخاصمین

امر سنگه — دیال سنگه — دنیا سنگه — درگاهی سنگه — بخشی سنگه — اجیت سنگه — رگهوبیر سنگه — دت نراین سنگه — پهول سنگه

بیست سنگه اور بخشی سنگه اور رگهوبیر سنگه نے دت نراین سنگه پر عدالت دیوانی
ضلع بهاگلپور میں واسطے دلاپانے حصه ... پرگنه فرخیه کے اس بیان سے
نالش کی که یهه موضع موروثی هی اور سارے خاندان سے تعلق رکهتا تها مدعی علیه
نے عذر کیا که یهه موضع صرف میری حقیت هی کیواسطے که میں اس خاندان کے بڑون کی
اولاد میں هوں اور وه همیشه بغیر شرکت خوردوں کے قابض رہے ہیں اور خورد
صرف مستحق پرورش کے [illegible] مدعیون نے جواب الجواب میں حقیت اور قبضه خاص مدعی علیه
سے انکار کیا اور عدالت ضلع میں شرکت مدعیون کی بموجب گواهی گواهون کے جو
انکی طرف گذرے تهے صاحب جج کے نزدیک ثابت هوئی اور بابت حصه متخاصمین کے بندوبست
[illegible] طلب هوا اور موافق حصص مندرجه بندوبست کے مقدمه تجویز هوا اور یهه تجویز
پیر و فیصله کورٹ پٹنه میں هنگام اپیل بحال رهی مگر اتنی بات معلوم هوتی هی که کئی وارث جو زنده

جو زندہ ہین اس مقدمہ مین شریک نہ تہے اور اسی سبب سے تقسیم مین شامل نہین رکہے
گئے جبکہ صدر دیوانی عدالت مین باجلاس ڈبلیو کیو پر صاحب بہادر اپیل ہوا اوسوقت
اپیلانٹ کو اجازت ہوئی کہ واسطے ثبوت حقیقت بلاشرکت اپنی کے اور گواہ دینے
بعد ملاحظہ اوسکے اور جو گواہ کہ رسپانڈنٹ لائے تہے اونکی سماعت کے بعد یہہ تجویز
ہوئی کہ اپیلانٹ کا عذر بابت قبضہ بلاشرکت کے باطل ہوا اور رسپانڈنٹ اور اولاد
امر سنگہ کی کہ وہ مورث اعلی تہا اس جایداد متروکہ مین موافق شاستر کے مستحق حصہ کے ہے
بطور ترکہ کے مگر تقسیم حکم دینے سے پہلے عدالت نے واسطے حضوری ورثہ کے
اشتہار جاری کیا اوسوقت بہوپ سنگہ نے اپنی طرف سے اور ون کی مانند دعوی پیش
کیا کہ مین منجملہ بیٹون کے ایک بیٹا درگاہی سنگہ کا ہون اور یہہ بہی بیان کیا کہ مین بختاور
سنگہ کا پسر متبنی بہی ہون چنانچہ اوسکو اس امر کے گواہ لانے کی اجازت دی گئی اور
گواہ سنے گئے اور اوسکی متبنی گری منظور ہوئی اور پہر بیٹون واسطے تقسیم جایداد
کے سب زندہ وارثون جیسا کہ شجرہ مین بیان ہی پیوستہ طلب ہوا بروقت مرنے
امر سنگہ کے دینا سنگہ اور ہیر سنگہ اور خوشحال سنگہ پسران زندہ تہے اور دو اور
جو تہے اونہون نے کچہہ اولاد نہین چہوڑی تہی اسواسطے ایک ایک کو تیسرا حصہ پوہنچا
اجیت سنگہ پسر ہیر سنگہ کو پوہنچا اپنے والد کا حصہ اور دہومن سنگہ پسر خوشحال
سنگہ کو پوہنچا اوسکے باپ کا حصہ اور بعد مرنے دہومن سنگہ کے اوسکے چار
بیٹون بختی سنگہ اور بادل سنگہ اور مہتاب سنگہ اور بہولا سنگہ کو چہارم چہارم حصہ
اپنے باپ کے حصہ مین سے پوہنچا دینا سنگہ کے تین بیٹے درگاہی سنگہ اور رام جو
سنگہ اور بختاور سنگہ ہر ایک انمین سے تیسرا حصہ پاویگا مگر نراین سنگہ بختاور سنگہ
بہوپ سنگہ مگر انمین سے بہوپ سنگہ کو بختاور سنگہ نے متبنی کر لیا دو بہائی جو رہے
وہ باپ کا حصہ اوہا اور بالین سے بہوپ سنگہ اپنے اصلی باپ کے حصہ سے خارج ہوا

۹۹ اور بچتاور سنگہ کا حصہ جسکا متبنی بیٹا ہی اوسکا حصہ لیکا اور اوسکی بیوہ کی پرورش کریکا ۔ کھوپ سنگہ اور چھوٹے سنگہ بیٹے راجو سنگہ اپنے باپ کے حصہ کی تقسیم رسیمین حسب تقسیم بالا کر لینگے اور باجلاس ڈبلیو کیو بیر صاحب بہادر کے بہی حکم اخیر ہوا اور اوسمین یہہ شرط بہی ہوئی کہ بہوپ سنگہ بچتاور سنگہ کی بیوہ کی معقول طرح پرورش رکہے اور یہہ بہی حکم ہوا کہ اپیلانٹ اور حصہ دارون کو بابت منافع کے جو عدالت ضلع سے ڈگری ہوئی حساب سمجہا دیوے ❊ غور کرنا چاہیے کہ اس مقدمہ مین اتفاقا ایک بات ظاہر ہوئی ہی اس امر کا کیا نتیجہ ہوا کہ جب ثابت ہوا کہ درگاہی سنگہ نے کریا کری کنہیر سنگہ کی کہ وہ پسران امر سنگہ مین سے ایک بیٹا تہا اور لا ولد مرگیا اور کریا مرنے والے کے وارثون کیطرف سے ہوتی ہی پنڈتون نے کہا کہ اس امر خاص سے اوسکو حق ترکہ کا مرنے والے پر نہین پوہنچتا جب تک ثابت نہو کہ مرنے والے نے اوسکو وارث بنایا تہا بطور متبنی گرہی کے دوسرا امر یہہ ہی کہ جسمین پنڈتون سے پوچہا گیا کہ بہوپ سنگہ کو جو اوسکے چچا نے متبنی کیا تہا تو اوسکے اصلی باپ کی حقیت پانے سے اوسکو کسقدر محجوبی حاصل ہوتی ہی اونہون نے کہا کہ اوسکو یہہ امر ورثہ پدری سے بالکل خارج کر دیتا ہی ❊

---

تقسیم ہونے اس جایداد کا اور سے حق پانا پسر متبنی کا متروکہ اصلی باپ سے شاستر کی کتابون مین لکہا ہی دعوی اپیلانٹ کا اوپر دلیل اس بات کے کہ باپ نے اوسکے کریا کرم بہی چچا کی کہ وہ لا ولد مرگیا تہا شاستر ہنود کی سے ظاہر ہی کہ حق ورثہ اور حق کریا شامل ہوتا ہی مگر اوس سے یہہ بات نہین ہی کہ صرف کریا کرنے سے حق ہوجاتا ہی مگر بات مین یہہ فرض ہی کہ جس شخص کا مال اوسکو ملتا ہی اوسکی کریا کرے ❊

---

اگرچہ حکام صدر نے وراثت کے کئی مقدمونمین اشتہار حضوری ورثہ جاری کیا ہی لیکن کسی قانون یا حکم سے یہہ بات نہین پائی جاتی کہ محکمہ منصفی کے سوا اور

اور محکمون سے بہی اشتہار حضوری ورتہ جاری ہو کیونکہ کنسٹرکشن نمبر ۶.۶ نے سے ۱۷۹۹ء
صاف ثابت ہی کہ احکام ضمن چوتہی دفعہ چہٹی قانون پانچوین ۱۸۳۱ء سے کے صرف
محکمہ منصفی سے متعلق ہین لیکن ہر عدالت کو بروقت انفصال مقدمہ وراثت کے
خیال وراثت جملہ وارثون کا رکہنا اور حصہ مذہبی کی پابندی پر حکم صادر کرنا واجبات سے
ہی دیکہو دفعہ سیزدہم قانون سیوم ۱۷۹۳ء و دفعہ بست و نہم قانون دویم ۱۸۳۱ء ۔

## چودہوین ۱۴ فروری ۱۷۹۹ء

شیو چند رای ولد نند کنوار رای متوفی اپیلانٹ بنام لنک داسی بیوہ ادہاناتہہ رای رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ نمبر ۲۲

### خلاصہ

مقدمہ ہندو کی بیوہ کا بابت حصہ مشاہرہ سے کہ وہ شریک
جایداد کی تہی بحقیت اپنے شوہر سے کہ جو لاولد مر گیا اور اوسکے
حقمین مقدمہ تجویز ہوا اسمقدمہ مین ایک رفع نامہ مدعی علیہ نے
اس مضمون سے پیش کیا کہ مینے اپنا جو حق تہا وہ چہوڑ دیا اور تیسرے
حصہ لینے پر راضی ہوئی اور یہہ رفع نامہ بسبب عدم ثبوت
کے نامنظور ہوا اگرچہ پنڈتون نے یہہ بیوستہ لکہا تہا کہ اگر
سچا ہوتا تو جایز ہوتا

اسمقدمہ کو لنک داسی نے عدالت دیوانی ضلع بردوان مین بنام نند کنوار دایر کیا
یہ دعوی وصول کرنے باقیات مشاہرہ زمینداری سے کہ جو اوسے لینا تہا کہ وہ پرگنہ محمد
امین پور وغیرہ مین شریک زمینداری تہی بقدر نوانہ سے کے اور یہہ مشاہرہ مقرر ہوا حضور گورمنٹ سے
۱۷۹۰ء مین بحساب دو ہزار چار سو نو روپیہ سالانہ اور بند و بست دہ سالہ مین کہ جو
مدعی علیہ کے ساتہہ ہوا تہا ۱۷۹۰ء بنگلہ مین اس سبب سے کہ مدعی علیہ بہی او سمین شریک تہا ۔

اوسیقدر منہای لنبک واسی بیکے واسطے ہوئی تہی صاحب جج کے نزدیک دعوی
مدعیہ کا گواہون سے ثابت ہوا اور مدعی علیہ حساب وصولباقی کا پیش نکرسکا کہ زمینداری سے
کسقدر روپیہ وصول ہوا اور وہ حساب طلب ہوا تہا واسطے تقسیم کرنیکے نفع و نقصان
کے تین شریکون پر یعنی مدعا علیہ اور لنبک واسی مدعیہ اور بیوہ گوبند چند اسپر اسواسطے
حکم ہوا کہ مدعیہ کو مشاہرہ موافق مقرر کئے ہوئے گورنمنٹ کے ملے جو ۱۷۹۹ع مین مقرر
ہوا تہا اور اسی حساب سے واصلباقی بہی ملی اس تجویز کو پروونشل کورٹ کلکتہ نے
بحال رکہا جب صدر دیوانی عدالت مین مدعی علیہ کی جانب سے اپیل پیش ہوا تو مدار اپیل کا
رکہا گیا ایک دستاویز پر جو موسومہ تہی بہ رفع نامہ مرقومہ سنہ ۱۷۹۹ع اقراری رسپانڈنٹ
مگر رسپانڈنٹ کو اوسیکے لکہنے سے انکار ہی عدالت ہای ماتحت مین وہ دستاویز مصنوعی تجویز
ہوئی اور اوس دستاویز کا یہہ مضمون ہی کہ بسبب کم ہونے پیداوار کے زمینداری مین
رسپانڈنٹ اپیلانٹ سے اس بات پر راضی ہوئی کہ مین اپنی حیات تک سات سو اکتالیس
روپیہ سال سے لیا کرونگی اور باقی چہوڑ دونگی اس شرط پر کہ میرے مرنیکے بعد دو سو
اسی روپیہ تاراچند گہوس میرے نواسہ کو ملین صدر دیوانی عدالت سے باجلاس ڈبلیو کیہ بیر
صاحب بہادر بعد طلب ہونے بیوستہ کے پنڈتون سے موافق شاستر کے بابت صداقت
اس رفع نامہ کے درصورتیکہ ثابت ہوا اور بعد لینے کچہہ اور گواہون کے درباب ثبوت اس
دستاویز کے یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ دستاویز کہ پہلے اپیلانٹ نے ظاہر نہین کی اور
نہ اپنے جواب دعوی مین اوسکا ذکر لکہا پہلی نالش مین اور نہ یہہ بات ثابت ہوئی کہ درحقیقت
رسپانڈنٹ نے لکہی ہی قابل منظوری کے نہین اور رسپانڈنٹ کا دعوی ثابت ہی اسواسطے
صدر دیوانی عدالت نے فیصلجات عدالت ماتحت کے بحال رکہے اور حکم ڈگری صادر کیا کہ
اپیلانٹ رسپانڈنٹ کو سالانہ موافق اون ڈگریون کے بابت حصہ اوسکی شراکت زمینداری
کے دیا کرے جبتک کہ حساب جمع خرچ اوس زمینداری شراکت کا نہدے اور جب حساب دیدیگا

دیدیگا تو موافق حساب کے تیسرے حصہ منافع کی رسپانڈنٹ مستحق ہوگی یعنے ۹۹۵۱ ع

جسقدر کہ بعد مہابئی خرچ واجبی کے باقی رہیگا اوسمین تیسرا حصہ رسپانڈنٹ کو ملیگا

٭ غور کرنا چاہئے کہ پنڈتون سے جو سوال کیا گیا تھا بابت رفع نامہ کے تو یہہ دریافت

کرنا تھا کہ اگر حقیقت مین رفع نامہ رسپانڈنٹ کا لکھا ہوا ہوتا اور وہ مالک توانہ کی تھی

تو موافق شاستر کے اوسپر اور اوسکے شوہر کے وارثون پر جایز رہتا یا نہین اس نظر کر

کہ بدل برابر کا نہین ہوا اوسلیے تہوڑ دینے دو ہزار چار سو روپیہ مشاہرہ مینڈا کے

اور یہہ بات بہی ثابت نہین ہی کہ اوس زمانہ مین جب دستاویز لکھی گئی کہ منافع حصہ زینہا

کا اوسکے حصہ مشاہرہ کے ادا کرنیکو کفایت نکرتا تہا اور اپیلانٹ کا انکار کرنا حساب

پیش کرنے او رفیصلہ کرنے سے موافق آمدنی کے برخلاف تصور کیا گیا یعنے یہہ سمجہا گیا

کہ آمدنی زیادہ ہوگی جسکے سبب حساب پیش نہین ہوا پنڈتون نے جواب مین لکھا کہ بیوہ

بعد مرنے شوہر کے وارث اپنے شوہر کی ہوئی اگر وہ اپنی خوشی سے رفع نامہ لکھدیتی

تو اوسپر اور اوسکے شوہر کے وارثون پر جایز رہتا مگر حقیقت مین دستاویز سچی نہین

اسلیے کہ جو سبب تحریر دستاویز کا بیان کیا ہی کہ بسبب کمی آمدنی زمینداری سے

لکھی گئی تہی سو ثابت نہین ہوا ٭

---

پنڈتون نے جو یہہ بیوستہ دیا کہ اگر دستاویز ابرا کی سچ ہوتی تو اوسکے شوہر کے

وارثون اور بیوہ کے جانشینون اور بیوہ پر جیسے لکھی تھی جایز تھی اسمین مقام گفتگو کی

کہ اوسکے مرنیکے بعد کہ اوسنے اپنی خوشی سے یہہ دستاویز لکھدی تہی اور لوگون کے

وارثون پر بہی جایز رہتی کس واسطے کہ وارث صرف اس بات کے ہی وارث نہ تہے

کہ جو جایداد اسکی حیات مین رہتی بلکہ بعد مرنیکے جو شی بچتی اوسکے بہی وارث ہوتے

اور سوای اسکے اوس بیوہ کی پرورش بہی درصورت محتاج ہونیکے اونکے ذمہ تہی

اس صورت مین ایسی بے تدبیر ابرا کرنی اپنی آمدنی سے انکار کرسکتی تہی ٭

اگر وہ بیوہ لاولد ان اپنی سے مال بچار کہتی تو شاید وہ اس امر مین جھگڑا کر سکتے کہ اوسنے ایک امر کیا اپنی خوشی اور اپنے ہوش و حواس مین سوا اس بات سے کہ بیجے نہ بیر صرف کرتا ایک شی کا کہ جب اوسکے ہاتھہ مین لگی کسواسطے کہ عورت کو کہ جسپر واجب ہی کہ اپنے شوہر کے مال کو جو بسبب لاولد ہونیکے اوسے ملا ہی تدبیر سے صرف کرے اتنا اختیار نہین از روی کتب شاستر کے مگر اسپر بہی وہ اپنے ایراکرینے سے اپنے وارثون سے بہی ایرا نہین کر سکتی ہی کہ وہ بعد مرنیکے وارث ہونیگے علاوہ اسکے اگر ایرا اس دعوے کی کرتی جسکا ادا بسبب کمی آمدنی کے نہین ہو سکتا تہا تو مضایقہ نتہا مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ اگر بری صلاح + یعنی فریب + سے ایرا کیا تو نہ اسپر جایز ہی اور نہ اسکے وارثون پر مگر اس مقدمہ مین تو دستاویز ثابت نہین ہوئی اور فیصلہ اس بات پر نہوا کہ بیوہ کو اختیار تہا کہ وارثون پر بہی جایز کر جاتی اور نہین تو پنڈتون کا پوستہ لینا بہت قاعدہ اور ہوشیاری سے چاہیئے تہا

## ستائیسوین جون ۱۸۰۹ع

عظیم الدین اپیلانٹ بنام فاطمہ بی بی رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ نمبر ۲۸۲

## خلاصہ

ہبہ بابت خرد زمین کے بدون جدا ہونے اور قبضہ دینے کے از روی شرع شریف کے ناجایز ہی +

## رویداد

یہہ نالش عظیم الدین سے نے عدالت دیوانی ضلع بردوان مین فاطمہ بی بی کے نام بدعوی دلاپانے دو سو پانچ روپیہ بابت تحصیل ۱۲۱۴ بنگالی بابت نصفی موضع کنکار وغیرہ کے دایر کی تہی اس بیان سے کہ مدعی کو یہہ جایداد ہبہ تہی جانب مدعی علیہ سے بموجب تملک نامہ

+ ہبہ ... قبضہ ... جایز ہوا

تملیک نامہ مرقومہ ۱۸۴۱ء نصفی منافع اوسکا فی سال بعد مہاجنی مالگذاری سرکار ایکسو
پینسٹھہ روپیہ ستہے صاحب جج ضلع نے تملیک نامہ کو درست سمجہکر کہ تملیک نامہ گواہون
کی گواہی سے ثابت ہوا اور مفتی سے فتوی لیا کہ ایسا تملیک نامہ فسخ نہیں ہو سکتا
مدعی کے حقمین ڈگری کی مگر پروونشل کورٹ کلکتہ نے ہنگام اپیل کی جانب مدعی علیہ سے
اوہپیش ہونے اس بات کے عذر کہ بخشش نامہ درست نہیں ہی اور مفتی کے فتوی
سے ثابت ہوا کہ بدون تقسیم ہونے اور قبضہ دینے کے ایک جزو اراضی کا ہبہ کرنا
جایز نہیں ہی اور مثل مرتبہ ضلع سے بہی تقسیم اور قبضہ ثابت نہیں ہی ضلع کی ڈگری کو منسوخ
کیا بعد ازان مدعی نے صدر دیوانی عدالت مین اپیل کیا تو اسمقدمہ مین مفتیون سے فتوی پوچہا
گیا کہ تملیک نامہ جو رسپانڈنٹ نے لیا ہی بدون قبضہ زمین کے نافذ ہی یا نہیں انہون
نے یہہ فتوی دیا کہ فاطمہ بی بی اس جایداد کو اپنے شوہر سے ادای مہر مین
حاصل کیا تہا اور اوسمین سے نصفی کا ہبہ عظیم الدین کو لکہدیا اور یہہ دستاویز گواہون
سے ثابت ہوئی مگر کامل قبضہ عظیم الدین کا جو ضرور تہا واسطے جواز ہی ہبہ کے نہیں ہوا یہہ
مقدمہ ہی ہبہ مشاع کا یعنی جایداد غیر منقسمہ کا اور جواز ایسے ہبہ کی اس بات پر موقوف
ہی کہ واہب اوسکو علاحدہ کرکر نامزد کر دیوے اور قبضہ دیدیوے اسمقدمہ مین قبضہ اور
علاحدہ کر دینا ثابت نہیں ہوتا اس صورت مین یہہ تملیک نامہ بے فایدہ ہی ہدایہ مین
لکہا ہی کہ اگر ایک شخص ہبہ ایکجزو کو کہ وہ شامل اوسکی جایداد کے ہی بدون تقسیم کرنے
اور نامزد کرنے اور ظاہر کرنے اوس جزو کے کرے یعنی یون کہے کہ مینے فلان
شخص کو آدہا یا تہائی حصہ فلانی زمین کا یا [illegible] کا ہبہ کیا تو یہہ ہبہ ناجایز ہی مگر
واہب بعد ہبہ کرنیکے بہی اگر جدا کر دیوے اور قبضہ دیدیوے تو جایز رہیگا فاطمہ بی بی
نے تملیک نامہ مین لکہا ہی کہ مینے اپنی جایداد مین سے علاحدہ کیا اور حوالہ کیا
عظیم الدین کے اور عظیم الدین نے قبضہ کر لیا اس سے جدا ہونا جو ضروری تہا۔

ثابت ہوتا ہی مگر یہہ اقرار گواہوں سے ثابت نہین ہوتا اگر لڑا ہان معقول سے ثابت
ہوتا کہ فاطمہ بی بی سے یہہ اقرار کیا ہی تو درست ہوتا کسواسطے کہ جو امر خلاف عقل اور
غیر ممکن نہین ہی تو موافق اپنے اقرار کے           کرنا چاہیے مگر بدون ثبوت اس
امر کے صرف تملیک نامہ کافی نہین ہی ❁ بعد اس فتوی کے عدالت نے اپیلانٹ
کو اجازت دی کہ واسطے ثبوت اقرار ریسپانڈنٹ کے اپنے گواہ پیش کرے اونکے اظہار
لیکر مفتیون کے حوالہ ہوے اونہون نے فتوی دیا کہ ہبہ کامل ہے کے واسطے ضرور ہی کہ ہبہ
کی جاوے وہ تقسیم اور علاحدہ کیجاوے اور قبضہ بھی اوسکا ہوجاوے اور یہہ بات گواہان حال
سے ثابت نہین ہوتی اور یہہ بھی اقرار بیوہ کا کہ بیٹے اپنی جایداد سے علاحدہ کرکر قبضہ
عظیم الدین کو دیدیا ثابت نہین ہوتا ❁ ہرچہ دیوانی عدالت سے بابحال ہی ڈبلیو کیوپر صاحب
بہادر حکم ہوا کہ ڈگری پرونشل کورٹ کی بحال رہے

---

ہدایہ کی کتاب الہبہ مین لکھا ہی ❁ لایجوز الہبۃ فیما یقسم الا محوزۃ مقسومۃ وہبۃ
المشاع فیما لا یقسم جایزۃ ❁ یعنی نہین جایز ہبہ اوس چیز کا جو تقسیم ہوسکتی ہو مگر
اوسی صورت مین کہ علاحدہ اور تقسیم ہوجاوے اور مشترکہ ہبہ اوس چیز کا جسکا تقسیم ہونا
ممکن نہین جایز ہے

# نوین اگست ۱۷۹۹ ع

| | | |
|---|---|---|
| کشور خان اپیلانٹ | بنام | جوران خان ریسپانڈنٹ |
| جلد اول | | صفحہ ۲۵ |

## خلاصہ

ایک اقرارنامہ زینو کی طرف سے جو ایک مسلمان متوفی کا
وارث ہی بنام عمرو اس مضمون سے تہا کہ عمرو اوسکے
حصہ کی بابت جایداد موروثی متنازع مین نالش

❁ [illegible] ❁

دفعہ ۵۵

کرے اور جو مالک اوس جایداد کا موجود ہے
اور مقر کی بیوہ جس نے اوسکی حیات تک کرتا ہے
یہہ اقرار نامہ بموجب شرع شریف کے جایز نہین رہا
زبانی ہبہ کسی جایداد موروثی یا مملوکہ کا جایز ہی
تیسرے حصہ کے دو حصہ پہونچنے مین ارثان شرعی کو

## رویداد

اسمقدمہ مین جو لونگیلوہ موتی خان سے کہ بیٹے [illegible] جو سنہ [illegible] بنگالی مین فوت ہوا جوان خان
کیطرف سے جو مقدمہ عدالت دیوانی جسور مین دایر ہوا تہا واسطے تقسیم جایداد موروثی
اور مملوکہ اپنے باپ کے وہ جایداد ستائیس سہام پر مشخص ہوی اور صاحب جج ضلع نے
مدعی کے حقمین ڈگری کی اور اسمین تقسیم جایداد کی لکہی گئی جب صدر دیوانی عدالت
مین اپیل ہوا تو معلوم ہوا کہ صرف یہی لوگ وارث نہ تہے اسیواسطے موافق دفعہ تیرہ کے
قانون تیسرے [illegible] ع اشتہار حضور مُدّعی بہ تعین میعاد اس حکم سے جاری ہوئے
کہ جسکو دعوی ہووے بر جایداد موتی خان کے تو وہ حاضر ہووے یہہ ڈگری کی گئی
عدالت سے باجلاس ڈبلیو کیو پر صاحب بہادر کے کہ اپیلانٹ ثابت نکرسکا کہ اوسنے
اور رسپانڈنٹ نے لے لئے اپنے حصہ موتی خان سے باپ کی حیات مین بالیقین
اور اوسپر قابض ہوگئے تہے جب یہہ عذر ثابت نہوا اور موتی خان بے وصیت کئے
کے مرگیا تو اوسکی جایداد اوسکے وارثون مین موافق شرع شریف کے قابل تقسیم
کے ہوئی دو بیٹے اوسکے اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ اور زوجہ اسکی مسماۃ نیلی علاوہ
دختر کے کہ جو منکوحہ ہی سید جان کی اور وہ اقرار کرتی ہی کہ میںنے اپنا حصہ اپنے
باپ سے بہر پایا مین دست بردار ہون جوان خان رسپانڈنٹ نے دعوی دایر

دفعہ ۹ بدعوی حصہ مسماۃ نیلی کے بموجب ایک اقرارنامہ کے جو اوسکو لکھدیا ہی اور دعوی
کرتا ہی اور مفتیون نے بسبب ناقص ہونے اور قبضہ نہونے کے اوس اقرارنامہ کو
ناجایز کہا اسواسطے وجہہ ثبوت نسبت اقرارنامہ کے رسپانڈنٹ سے طلب ہوئی
رسپانڈنٹ کی دختر مسماۃ شرف النسا اوسنے بہی دعوی پیش کیا ہی حصہ نیلی پر اس
دلیل سے کہ اوسنے اپنا حصہ باقرار زبانی مجہکو دیدیا تہا اب معلوم ہوتا ہی کہ اسکا دعوی
بطور ہبہ کے تہا مگر بطور وصیت کے متصور ہوا ۞ اگر یہہ بات ثابت ہوتی تو موافق فتوی مفتیون کے
وہ مستحق ہوتی بعد ادای قرضہ نیلی کے اوسکے تیسرے حصہ کی بیچ جایداد موتی خان
کے چونکہ شرف النسا گواہ پیش نکرسکی دعوی کی سماعت نہین ہوسکتی ہی اسواسطے اشتہار
دیا گیا کہ جسکو دعوی نیلی کے حصہ پر بیچ جایداد موتی خان کے ہو سو حاضر ہو وے
کوئی حاضر نہوا اسواسطے عدالت نے تجویز کی اور صاحب ضلع کی ڈگری اور تقسیم
جایداد کی جو مفتیون نے کی تہی بحال رکہی اور بعض بعض خفیف باتین جو خلاف شرع
کے تہین سو قابل غور کے نہ سمجہین گئین مگر اوسمین یہہ بات بہی رکہی کہ اگر کوئی شخص
حاضر ہووے دعویدار حصہ نیلی کا اور معقول عذر اپنی غیرحاضری کا میعاد اشتہار میں نا
کرے تو وہ مستحق اپنے حصہ کا ہوگا ۞ اقرارنامہ جسکا ذکر ہی صدر دیوانی عدالت
مین اور یہہ بیان تہا کہ اوس اقرارنامہ کو مسماۃ نیلی نے جوان خان رسپانڈنٹ کے
نفعہ مین لکہا ہی ۱۳ انتیسوین ماہ جیٹ سنہ ۹۹ کا ہی مضمون یہہ کہ منکہ زوجہ موتی خان
ہون کہ مقدمہ کہ تیس ہوا اوسکے دونو بیٹون مین مدعی علیہ نے صدر دیوانی عدالت
مین اپیل کیا اور عذر کیا کہ مین زوجہ موتی خان کی نہین ہون اور صاحب جج ضلع نے
تحقیقات کی اور دریافت کیا کہ یہہ [illegible] کے ہی یا نہین مین اجازت دیتی
ہون جوان خان کو کہ وہ [illegible] مین جوان خان
کو [illegible] اور اسکا مالک [illegible] عدالت نے

عدالت نے مفتیوں سے فتویٰ پوچھا کہ اگر یہہ اقرارنامہ ثابت ہووے اور بخشش تابنی ۵۷ سنہ ۱۱۹۹ع حقمین شرف النسا کے ہی ثابت ہووے تو پہر کیا کیا جاوے جواب اقرارنامہ اس نہج کا جو نیلی نے لکہا ہی جوان خان کے حقمین موافق شرع شریف کے جایز نہین کسواسطے کہ واسطے ہبہ کے تقسیم اور قبضہ چاہئیے اور جسوقت یہہ اقرارنامہ لکہا گیا تہا اوسوقت نیلی کا حصہ موتی خان کے اور حصہ دارونمین سے علاحدہ نہین ہوا تہا اور علاوہ اسکے اقرارنامہ مین نیلی لکہتی ہی صیغہ استقبال کی سے یعنے آئندہ دونگی اور چاہئیے ماضی کے صیغہ یعنے دیے جکی پس جوان خان کا دعویٰ موتی خان کی جایداد پر بموجب اسی ہبہ کے جو اقرارنامہ مین ہی شرعًا درست نہین اور شرف النسا نے جو دعویٰ پیش کیا ہی اور [illegible] گواہوں مکمل کے یعنے فرضیہ نیلی کے تیسرے حصہ کی مالک ہوگی نیلی کے حصہ مین سے موتی خان کی جایداد کی بابت اور دو ثلث جو باقی رہینگے اوسکے مالک ہونگے اصلی وارث اور اگر وہ اوس عطا کو ثابت نکر سکے گی تو سارا حصہ اوس حقدار کو ملیگا

---

درباب ناجوازی ہبہ یعنے غیر منقسم کے ہدایہ کی کتاب الہبہ مین لکہا ہی ✠ لا یجوز الہبۃ فیما یقسم الا محوزۃ مقسومۃ ✠ یعنے نہین جایز ہی ہبہ اوس چیز کا جو تقسیم ہو سکے مگر علاحدہ و تقسیم کی گئی اور درباب جایز ہونے وصیت کے ثلث مال مین ہدایہ کی کتاب الوصایا مین لکہا ہی ✠ ولا یجوز بما زاد علی الثلث ✠ یعنے نہین جایز ہی وصیت اوس چیز کی جو زیادہ ہو تہائی مال سے

---

سابق مین ہم لکہہ چکے ہین کہ کسی قانون سے یہہ بات نہین پائی جاتی کہ محکمہ منصفی کے سوا اور محکمون کے لئے بہی اشتہار حضوری ورثہ جاری ہو کیونکہ کنسٹرکشن نمبر ۹۰۷ سے صاف ثابت ہی کہ احکام ضمن چوتہی دفعہ چہٹی قانون پانچوین ۱۸۳۱ع کے صرف محکمہ منصفی سے متعلق ہین لیکن اس مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت نے درباب اجرای اشتہار حضوری ورثہ کے استدلال کیا ہی دفعہ تیرہوین قانون تیسرے ۱۷۹۳ سنہ سے

۱۷۹۹ع بہ حسب مطابق دفعہ بست و نہم قانون دوم ۱۸۰۳ع نافذ ہی لیکن اس دفعہ مین بہی صرف اسقدر حکم ہی کہ ہر عدالت کو بروقت انفصال مقدمہ وراثت کے خیال وراثت جملہ وارثون کا رکہنا اور حصہ مذہبی کا پابند رہنا واجب ہی اور حکم اجراے اشتہار حضوری ورثہ کا نہین ہی مگر رای حکام صدر کی پر ایسے مقدمونمین اسطرحپر پائی جاتی ہی جیسکہ اس مقدمہ مین ہی

## اٹہارہوین ستمبر ۱۷۹۹ع

بہروبچند رای اپیلانٹ — بنام — رسومنی رسپانڈنٹ

جلد اول — صفحہ ۲۷

## خلاصہ

تقسیم جایداد منقولہ کی درمیان بہائیون ایک
ہندو متوفی کے بحصہ مساوی سب مین ہوگی
اور بیٹے کو چہوٹون سے کچہہ حصہ زیادہ
لینے کا سبب بڑائی کے نہین +

تقسیم جایداد درمیان بہائیون بحصہ برابر +

## رویداد

رسومنی بیوہ رامچند رای کی تہی اور وہ معہ اپنے تین بہائیون یعنی بہروبچند اور ملوکچند اور ہرچند کے اپنے باپ کے مرنیکے بعد اوپر حق زمینداری قسمت ۲ س پرگنہ سلیم آباد کے قابض ہوئی تہی یہہ مقدمہ رسومنی کیطرف سے حصہ دایر ہوا تہا اپنے شوہر کے بہائیون پر اوسکے حصہ زمینداری کے بابت سو لہوا موافق جیہمو بنس کے یعنی حصہ برائی + اور چوتہا حصہ تین باقی مین کا مدعی علیہم مین سے پہلے نے دعوی حصہ بیوہ سے انکار بحث کیا اور دو مدعی علیہونے اوسکے حصہ کو جایز رکہا حسبقدر کہ موافق دہرم شاستر کے اوسکو پہنچتا ہو پنڈت ضلع نے بیوستہ دیا کہ بیوہ مستحق ہی اپنے خاوند کے حصے کی بہائیون سے بابت جایداد متروکہ اوسکے

اونکے والد کی اور حق زیادہ لینے کا سبب جیٹھہ ہونے کے نہین ہوسکتے عدالت ۹۹ سنہ ۱۸۱۶ع سے اوسی موافق ڈگری ہوئی کہ جایداد ۵ حصہ برابر تقسیم ہووے اور مدعیہ کو چارسوہون حصے یعنے ایک روپیہ مین چار آنہ ملین پہر دبخند سنے پروونشل کورٹ ڈہاکہ مین اپیل کیا اور وہان کے پنڈت نے سوال پر یہہ بیوستہ دیا کہ بابت تقسیم درمیان پسران کے موافق شاستر کے ہی کہ جو پہلے پیدا ہوتا ہی سبب قابلیت اور فضیلت کے اور حصہ دارون سے بیسوین حصہ کے سوا اوسکا مستحق ہوتا ہی مگر اب کلجگ مین بڑے بہائی کو کچہہ فضیلت نہین اور چہوٹے بہائی کچہہ اونکی بزرگی نہین سمجہتے اب وہ شاستر جاری نہین ہی اور بڑا بہائی بیسوین حصہ علاوہ اور حصہ کے مستحق بہی نہین ہی اور اب بڑے کو زیادہ ملنا موقوف ہی اوپر رضامندی چہوٹون کے اسپر کورٹ اپیل نے ضلع کی ڈگری بحال رکہی اور صدر دیوانی عدالت سے باجلاس پی ہیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیو پر صاحب بہادر کے بعد طلب کرنے بیوستہ کے پنڈتون سے بمضمون مرقومہ بالا پروونشل کورٹ کی ڈگری بحال رہی

---

منظور رکہنا بیوہ کے حصہ کا اوسکے خاوند کی بے تقسیم جایداد مین سے جو اوسکے شوہر کے بہائیون مین مشترک ہو اور اونکے تقسیم چاہنا ہرچند کہ اوسکا حصہ اوسکے مرنیکے بعد اوسکے شوہر کے وارثون کو پہنچیگا موافق شاستر کے جیسا جاری ہی ضلع بنگال مین منہ رنج ہی جیمادہا تہ کے باب ۱۱ فصل اول مین اور نیز جو ادور ... اوہان معنی شاستر کے اور لکاتے ہین زیادہ حصہ دینا بڑے بہائیون کو اوسکی بڑائی کے سبب ہوتا ہی مگر یہہ منسوخ ہوگیا ہی جیمادہاتہ باب ۲ فصل ۳۶ و ۳۷ مگر ہوسکتا ہی بشرطیکہ چہوٹے بہائی منظور کر لین پس دعوی بیوہ کا بیجا تہا کسواسطے کہ اوسکے شوہر کے واسطے یہہ حصہ مقرر نہین ہوا تہا ✤ ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

مثل ۶۰ ۱۷۹۹

بیسوین نومبر ۱۷۹۹ع

موہن سنگہ اپیلانٹ بنام نجمن رای رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۲۸

## خلاصہ

موافق شاستر ہنود کے بن بیاہتا بیوی کا بیٹا ورثہ
پاویگا درصورتیکہ یہہ رواج ملک مین ہوگا اور نہین
تو نہین پاویگا اسمقدمہ مین معلوم ہوا کہ موافق ناگری
برہمنون بنارس کے رسم کا بیٹا ورثہ نہین پاتا اور
اسیواسطے تجویز خلاف دعوی دعویدار کے
ہوئی بلکہ بن بیاہتا بیوی کا بیٹا ناگری برہمنون مین سے
اپنے باپ کی جایداد پانیکے لئے ناقابل تہا +

مقدمہ وراثت بن بیاہی بیوی کے لڑکے کا

## رویداد

یہہ مقدمہ موہن سنگہ کی جانب سے عدالت دیوانی مین جو سابق شہر بنارس مین
مقرر تہی ۱۷۹۸ع مین دایر ہوا تہا بدعوی ولایاب نے جایداد جسونت رای بہگونت
رای کے کہ اونمین سے ایک تو باپ ہی اور ایک سوتیلا بہائی اور وہ اقرار کرتا ہی
کہ مین جسونت رای کا بیٹا بن بیاہتا بیوی سے ہون کسواسطے کہ جسونت رای تو ناگری
برہمن تہا اور دعویدار کی ما اور قوم کی برہمنی تہی اور وہ جایداد بدون قرضہ وغیرہ کے
خالص بیس ہزار روپیہ کی اندازین ای گواہی گواہون سے معلوم ہوا کہ جسونت رای نے
ایک بیٹا اصل مسمی بہگونت رای چہوڑا تہا کہ وہ لاولد مرگیا اور بہگونت رای کی
حیات مین تقسیم جایداد کی درمیان اوسکے اور مدعی علیہ کے باپ کے ہوگئی تہی
اور مدعی علیہ کا باپ پوتا بسونت رای برادر جسونت رای کا تہا یہہ مقدمہ قبل از تجویز

تجویز سپرد ہوا عدالت بنارس مین اور وہان سے موافق بیوستہ پنڈت کے ۱۷۹۹ع
مدعی کے حق مین ڈگری ہوئی کہ اوس بیوستہ مین لکہا تہا کہ جو بیٹا بیاہتا بیوی سے ہوتا ہو
اوسکو ترکہ پہونچتا ہی پروونشل کورٹ بنارس نے اپیل مین وہ ڈگری کو مشتہر کیا اس
سبب سے کہ پنڈت نے برخلاف دعوی وارث یا بیسکے بیوستہ دیا اور حکم دیا کہ مدعی علیہ جایداد
اپنے قبضہ مین رکہے اور واسطے گذارہ کے مدعی کے مشاہرہ ماہواری مقرر کرے
مدعی نے صدر دیوانی عدالت مین اپیل کیا اور صدر عدالت نے پنڈتون سے
بیوستہ طلب کیا کہ ایسے مقدمہ مین موافق شاستر کے کیا مقرر ہی اور تمہاری رای مین موافق
قاعدہ شاستر کے کیا چاہیے صدر دیوانی عدالت کو معلوم ہوا کہ بن بیاہتا بیوی کا بیٹا
مستحق جانشینی اور جایداد اپنے باپ کے ہی اور نیز مستحق ہی جایداد اپنے اصلی بہائی سوتیلے کا
بشرطیکہ یہ بات جایز ہو موافق رواج کے اور نہین تو نہین ہی اور سابق کا جو شاستر
کا بات ہیسا ان بن بیاہتا بیوی کے اور او قسم کے بیٹون کے ہی تنکی بارہ قسمین
پنڈتون نے لکہی ہین سوا ۔ اوردس پوتر ۔ یعنی بیاہتا بیوی کا بیٹا ۔ اور دتک پوترہ
یعنی متبنی بیٹے ۔ سے منسوخ ہو گیا ہی لیکن موافق رواج کسی ملک کی کہ اگر جہت
جانشینی کی بن بیاہتا بیوی کے بچون پر بہی جایز رہی ہے مثل بیاہتا بیوی کے بیٹون
اور متبنی کی تو اوس صورت مین یہ رواج جایز رہیگا اسواسطے اپیلانٹ سے کہا گیا کہ
ثابت کرے حقیقت جانشینی کی جو متنازعہ فیہ ہی موافق رواج ضلع بنارس کے اور بموجب
ہدایت صدر کورٹ کے گواہ اس مقدمہ مین سنے گئے اور صاحب جج بنارس نے روانہ
کئے اور گواہی گواہون سے ثابت ہوا کہ موافق رواج ناگری برہمنون اوس ضلع کے بن بیاہتا
بیوی کے بیٹے مستحق ورثہ کے نہین ہین صدر دیوانی عدالت سے باجلاس جی اسمیک
صاحب بہادر اور ڈبلیو کیو بر صاحب بہادر کے ڈگری پروونشل کورٹ کی بحال رہی
اور اپیل اپیلانٹ کا ڈسمس ہوا

مستثنیٰ ہے پہ تسلیم کر کے مقرر کیا کہ پنڈتون کے بیوستہ کے موافق پدماوتی بیوہ گورناتہہ
کے مرنیکے بعد ساری زمینداری موافق شاستر کے مدعی علیہون کو پہنچی کہ وہ
گورناتہہ کے چچیرے بہائی ہیں اس فیصلے سے مدعی نے صدر دیوانی عدالت
مین اپیل کیا اوسوقت اپیلانٹ نے یہہ دلیل پیش کی کہ بڑی نسل جو خاندان نسناتہہ
کی تہی اوسکو تو نہ پہنچا لیکن خاندان دوسرے اور تیسرے کا جو ہی وہ بہتر سمجہا جاہیے
چہوٹے بہائی نرنراین کے خاندان سے عدالت صدر نے پنڈتون سے بدستور
بیوستہ طلب کیا + ایک زمینداری تہی خاندان کے موافق رواج خاندان کے
کئی پشت سے سو برس سے زیادہ پہنچتی رہی ہے بڑے بیٹے کو اور اور جو بیٹے رہتے
ہین انکو معاش ملی ہے اسواسطے گذران کے راجہ ہری ناتہہ سابق مالک زمینداری کا
موافق رواج مرقومہ بالا کے چار بیٹے رکہتا تہا بڑا بیٹا بشن ناتہہ کہ زمینداری
اوسے پہنچی اور زمینداری کا جانشین ہوا دوسرا بیٹا نرنراین کہ جسکو معاش واسطے
گذران کے ملی اور اولاد بہی رکہتا رکہتا تہا اور تیسرا اور چوتہا بیٹا لاولد مرگیا بشن
ناتہہ کے تین بیٹے بڑا بیٹا سیوناتہہ کہ جو زمینداری کا جانشین ہوا دوسرا بیٹا کشن
ناتہہ تیسرا بیٹا بیجناتہہ جسکے دو بیٹے گورناتہہ جو جانشین ہوا زمینداری کا اور کشن ناتہہ
کہ وہ لاولد مرگیا اور گورناتہہ بہی لاولد مرگیا اور اوسکی بیوہ پدماوتی اوسکی زمینداری
کی مالک ہوئی نرنراین مذکورہ بالا کا ایک بیٹا تہا کشن چنتہہ اور اوسکا ایک بیٹا تہا
راد ہا مکند کہ جو حیات ہی اپنی ماں ریملا دیبہ کے ساتہہ اور بیوہ کشن ناتہہ مذکورہ
بالا کا گوکل ناتہہ ایک بیٹا تہا کہ وہ بہی زندہ ہی بیجناتہہ تیسرا بیٹا بشن ناتہہ کا کہ
اوسکے دو بیٹے تہے اونمین سے بڑا اب کشور زندہ ہی اس صورت مین بعد مرنے
پدماوتی کے کہ وہ موافق شاستر کے مستحق تہی اور دوسری بات یہہ کہ اگر راوہا
کشن چیج مقدمہ مذکورہ بالا کے مستحق سمجہا جاوے ایک حصہ زمینداری کا تو وہ حقیقت

حقیقت موقوف ہوسکتی ہی سیواسطے کہ پدماوتی نے منظور رکہا کو کل ناتہہ و نب کشور کو اپنے

ساتہہ مالک زمینداری کا اپنی زندگی مین پنڈتون نے یہہ جواب دیا اول کو کل ناتہہ و نب کشور

کو زیادہ قریب ہے اسواسطے یہہ وارث ہین اوس جایداد پر جو پدماوتی کو پہونچی تہی اور دوسری

بات اگر یہلا دبہ اور راداہا کہہ نے عذر کیا جسوقت پدماوتی نے منظور کیا شریک کرنا اپنی

زمینداری مین کو کل ناتہہ او نب کشور کو تو اس صورت مین رادہا کہہ کی حقیقت حصہ مین جاتی

رہتی ہی کسواسطے کہ مالک عذر نکرے اوسوقت کہ حبیب و رشریک یا غیر اوسکی جایداد اور کو

دیدیوے تو بخشش اوسکی جانب سے تصور کی جاتی ہی یعنی ایسی کی اگر عذر کیا تو حصہ دار ہو نکے

باوجود اسبات پدماوتی نے منظور کر لیا تہا کو کل ناتہہ و نب کشور کو اسواسطے کہ تقسیم

درمیان حصہ دارون کے چوتہے درجہ تک ہی موافق جواب پنڈتون کے اول درجہ مقدمہ

مین معلوم ہوتا ہی کہ بروقت مرنے پدماوتی کے جانشینی موافق شاستر ہندون کے

رسپانڈنٹون کو پہونچتی ہی کہ بہت قریب رشتہ دار تہے اوسکے خاوند کے عدالت

نے باجلاس ڈلیکیو پر صاحب بہادر کے تجویز فرمائی کہ دعوی اپیلانٹ کا لایق سماعت کے

نہین ہی اور ڈگری پروونسل کورٹ کی بحال رکہی اور یہہ درج کیا کہ اس تجویز سے

دعوی اپیلانٹ کا واسطے گذارہ معاش کے خارج ہوگا٭

---

یہہ جایداد تین پشتون سے لڑکے پاس رہی سو برس سے زیادہ تصور کی گئی جایداد علاحدہ بیچ آ(؟)

بیوہ کے جیتے جیلے قبضہ رکہنے والی تہی اور یہہ پایا تہی کہ اولاطرف چہوٹے خاندان کے شاخ کی طرف سے پہونچی

تہی جب بڑے کی اولاد نرہی تو بیوہ کے مرنیکے بعد کیس [illegible] قبضہ رکہنے والے

کی تہی اوسکے شوہر کے وارثون کو پہونچی اور وہ بہی اوسکے چچا کے بیٹے چچا باپ کے پوتون سے

بہتر سمجہے گئے دیکہو جیمانادہا باب ۱۱ فصل ۶ و ۹ سری کشنا کہ جو مندرجہ فصل اخیر مین ہی

اگر اپیلانٹ کا بیٹا مستحق سمجہا جاتا حصہ کا تو بیوہ سے منظور رکہتے رسپانڈنٹون کیلیے اوسکی

اجازت سے کے اوسکا حق [illegible] اوسکو منظور رہی سکرتا ٭

# چھبیسوین نومبر سنہ ۱۸۱۸ع

نوازی فراشن اپیلانٹ بنام مسماۃ اطلعی ابراہیم سرانگ ریسپانڈنٹ

جلد اول خلاصہ صفحہ ۱۳۱

ہبہ نامہ باپ کیطرف سے بیٹے کے نام پر
جو کم سن ہی بابت اسباب ہے کے جسکا قبضہ دیا
گیا اور چار برس تک باپ جیتا رہا موافق شرع
شریف کے جایز ہی اس نظر سے کہ بیٹا کم سن
تھا اور باپ اوسکا امین تھا اور چہارم حصہ
اوسکی زوجہ کو دلوایا گیا علاوہ اوسکے مہر
اور ہبہ مہر کا ناجایز نہین ہوتا بسبب نکاح کے
جو مہر ہوا تھا بسبب اونکے شوہر سابق کے

## روداد

سنہ ۹۴ بنگالی مین مسمی وارث خان سامان نے اپنے بیٹے مسمی حنیف کا کہ وہ سات برس
کا تھا مسماۃ لالن دختر نوازی فراشن سے کہ وہ اٹھارہ مہینے کی تھی نکاح کیا اور
نکاح سے پہلے نیدہ ہردین پھاگن سنہ کو ایک ہبہ نامہ اس مضمون سے لکھا گیا کہ
مین وارث خان سامان یہہ ہبہ نامہ لکھتا ہون کہ میرا بیٹا مسمی شیخ حنیف نے لالن دختر نوازی فراشن
سے نکاح کیا ہی اور مہر نوسو پچاس روپیہ اور ایک سو روپیہ کا زیور اور ایکسو ایک روپیہ کا
مادر کا مہر اور سو روپیہ کا زیور سب قیمتی ایکہزار دوسو اکیاون روپیہ اور علاوہ
اسکے میرا گھر زمین ظروف مسی کواغذ صندوق بندوق تلوار نقدی تمسک وغیرہ سب
قیمتی تین ہزار آٹھ سو بندرہ کل پانچہزار چھ ساٹھ روپیہ کا وہ میرے بیٹے حنیف اپنے

اپنے بیٹے کے دیا مین اور میرے وارث اوسپر کچھ دعوی نکر سکین سبب انہین سنہ ۱۸۰۰ع
معلوم ہوتا کہ یہہ اسباب جو ہبہ نامہ مین لکھا گیا بہو کے حوالہ ہوا یا بیٹے کے سنہ ۱۸۱۹ع
وارث خانسامان نے مسماۃ اطلسی سے نکاح کیا اور اطلسی کا شوہر ابراہیم سرانگ
بہت عرصہ سے سمندر کی طرف تہا اور یہہ تصور کیا گیا تہا کہ وہ مر گیا اور بالعوض مہر کے
حوالہ کر دیا اوسکو باغ و مکان اور اسباب بعد اسکے وارث خانسامان بہی جلد مر گیا اور
حنیف اوسکا بیٹا بہی مر گیا مسماۃ اطلسی اور اوسکے شوہر نے جو سمندر کیطرف سے
آگیا تہا تمام مال اسباب پر قبضہ کر لیا یہہ مقدمہ نوازی نواسی نے اپنی بیٹی کیطرف سے
عدالت ضلع مین دایر کیا سنہ ۱۸۲۷ع مین مطابق ماہ چیت سنہ ۱۲۳۴ بنگالی کے بنام اطلسی اور
ابراہیم سرانگ کے بدعوی دلا پانے اسباب کے جو پہلے ہبہ نامہ مین لکھا ہوا ہی اور
حنیف کو اور لال کو دیا گیا تہا عدالت ضلع سے دعوی مدعی کا ڈسمس ہوا اور اسیطرح
پروونسل کورٹ مین بہی موافق فتوے کے جو برخلاف صداقت ہبہ نامہ کے تہا حکم ہوا پہر صدر
دیوانی عدالت مین باجلاس پی اسمیت صاحب بہادر کے اپیل ہوا اور مثل مفتیون کے
سپرد ہوئی اور اونہون نے یہہ فتوی دیا کہ ہر چند ہبہ نامہ جو وارث خانسامان
نے لکہا طریق سے لکہنے ہبہ نامہ کا نہین ہی مگر اوسکے ترجمہ زبان بنگالی سے معلوم ہوا کہ
وارث خانسامان نے واسطے آسودگی اپنے بیٹے اور واسطے دلجمعی واسطہ داران
لال اپنی بہو کے ہبہ کیا نو سو روپیہ و سیکے لال دختر نوازی کو اور سو روپیہ بابت
زیور کے اور دو سو ایک روپیہ بابت اوس زیور کے جو حنیف کی ماں کا تہا اور اور
روپیہ و اسباب کل جیسا ہبہ نامہ کی ذیل مین تفصیل کیا گیا ہی کسو اسطے کہ ہبہ مین
شرط یہہ ہی کہ وہ اقرار کرتا ہی کہ مینے بحقیقت اپنے بیٹے کے دیا ہر چند
موہوب لہ کا نام خاص کر نہین لکہا ہی اسواسطے کہ وہ کہتا ہی کہ مینے بابت حق بیٹے
کو دیا تو لال بی بی موہوب لہا نہ ٹہری اور بابت جو اپنے بیٹے کے حسن کو ہبہ کیے

مستثنی ۶۵ اگرچہ قبضہ نہ دیا جاوے لیکن ہبہ جایز ہی اس لحاظ سے کہ باپ کو اختیار بیٹے پر ہی اور
باپ آپ دیتا ہی اور اوسکی طرف سے امین رہتا ہی اور گواہون سے یہہ بات جو
ثابت ہوئی ہی کہ ہبہ نامہ قبل از نکاح کے لکہا گیا تہا تو اس بات سے ناجایز
نہین ہوتا کسواسطے کہ یہہ ہبہ کیا گیا ہی اثنای تیاری نکاح مین اسواسطے ہبہ جایز ہی اور
اسیطرح وارث خانسامان نے مسماۃ اطلسی کو ہبہ کیا بعوض مہر کے وہ بہی
جایز ہی بشرطیکہ وہ چیزین ہبہ سے پہلے علاحدہ ہون پس لالن کو صرف دعوے
اپنے مہر کا ہی اور چہارم حصہ اوس اسباب جو اوسکے شوہر کو دیا گیا تہا موافق اس
فتوی کے صدر دیوانی عدالت نے تجویز فرمائی کہ جایداد وارث خانسامان کی ذمہ دار
ہو ادائی نوسو پچاس روپیہ زر مہر لالن کے اوسکے باپ کو دیا جاوے جو اپیلانٹ ہی
روپیہ کے ایک ہزار انتیس روپیہ چہارم جمع زمین زیور وغیرہ کے جو جہیز مین دیا گیا تہا اوسکے باپ کو دلوایا
بابت حق اوسکی بیٹی بیوہ اوسکے شوہر کے اسباب سے تیسرے واسطے باغ مکان وغیرہ کے جو وارث
خانسامان نے اطلسی کو ہبہ کیا ہی ۱۸۰۹ مین کہ اوسکی بہی وہ مستحق تہی اوس صورت مین کہ اوسکا
اسقدر رہو سے کہ اوسمین ادا ہوسکے بعد ادای زر لالن بی بی کے جو تہے اگر
بعد ادای ان سب دعوون کے اگر کوئی جایداد خانسامان کی باقی رہے
حق دار قوت کا سمجہا جاوے عدالت نے عدالت ہای ماتحت کی ڈگریون کو مسترد کیا
اور تجویز کی کہ رسپانڈنٹ سے دلوایا جاوے اپیلانٹ کو ایک ہزار نوسو اناسی روپیہ اوس صورت مین کہ
اپیلانٹ ثابت کردے کہ اسقدر قبضہ جایداد وارث پر رسپانڈنٹون نے کرلیا تہا یا جسقدر
ہوا ہو بعد یا قبل مرنے خانسامان کے ✣

---

فتوی شرع شریف جو اسمقدمہ مین ہی موافق ہدایہ کے ہی دیکہو کتاب ۳۰ باب اول
جلد تیسری صفحہ ۳۹۶ اور کتاب دویم باب ۳ جلد اول صفحہ ۱۴۶ اور باب چہارم ۱۲
حصہ اپنے خاوند کے اسباب سے دیکہو کتاب سراجیہ صفحہ ۴ ✣ ✣ ✣

# فہرست مطالب لغایتہ سنہ ۱۸۶۹ع

واسطے پرورش خاندان کے مستحق تھے ہر چند کہ ابتک دعوی تقسیم نہین کیا تھا اسمقدمہ مین حکام صدر نے استہار حضور ی ورثہ جاری کیا ہی ۴۵

تقسیم جایداد غیر منقولہ کی درمیان بہائیون ایک ہندو متوفی کے بحصہ مساوی سب مین ہوگی اور بیٹے کو چہوتون سے کچھہ دعوی یاد بلیکی کا بسبب بڑائی کے نہین ۵۸

## شفع

اس مقدمہ مین حق شفع زمینداری مین از روی دہرم شاستر کے جایز نہین کہا گیا تہا اور ہر ایک حصہ دار کو اپنے حصہ کی جدا جدا بیچنے کا اختیار حاصل ہوتا تہا لیکن اس مقدمہ کے بعد اور مقدمونمین حق شفع ہنود مین بہی تسلیم رکہا گیا ہی اور بیدرنون نے بہی حق شفع کے ہونے پر پیوستہ دیدیا ہی ۵

## شرکت

ایک شخص ہندو کے خاندان سے کہ جنمین کچھہ شرطین موافق دستور کے

بابت علیحدہ ہونے کے نہین ہوئی تہین مگر اونکے اور اونکے باپ کی رسوئی علیحدہ تہی اور بیوپار نفع نقصان کے مین بہی شریک نہ تہے باوجود اس بات کہ کبہی کبہی نوکر ہوجاتے تہے اور خانگی مصارف بہی اونکو ملتا تہا خاندان کی شرکت سے علاحدہ تصور کئے گئے اور اونکی پیدا کی ہوئی جایداد پر اونکا دعوی حصہ کی بابت سماعت نہوا ۳۱

## متبنی

زبانی متبنی کرنے بغیر ادای رسمیات کے اسمقدمہ مین جایز رہی اور تمام ترکہ اصلی و ذاتی موروثی اور پیدا کیا ہوا اوسکو ملا مگر بعد مرنے متبنی کرنے والے کے اوسی متبنی نے کریا کرم بہی کیا تہا ۲۱

ایک شخص متبنی جو ایک خاندان کی متبنی گری مین اگیا تہا ترکہ پدری سے محروم ہوگیا ۳۳

صرف کریا کرنے سے حقیت ورثہ کی نہین ہوسکتی بغیر ثبوت حقیت متبنی

متبنی گری بیٹے ۴۵

متبنی بیٹا جو متبنی کرنے والے باپ کے
ترکہ و جایداد پر قابض ہوتا ہی وہ اپنے
حقیقی باپ کے ترکہ سے خارج ہوجاتا
ہی ۴۵

## وصیت

ایک ہندو زمیندار نے از روی وصیت نامہ کے
تمام تعلقہ اپنا بڑے بیٹے کو دے دیا
اور چھوٹے بیٹوں کی بھی کچھہ معاش
مقرر کر دی یہہ وصیت جایز رہی اور
دعوی چہارم حصہ کا جو ایک بیٹے نے
کیا تھا نہ سنا گیا + اسی فیصلہ کی ضمن
مین یہہ بات بھی سطے گی کہ نابرابر تقسیم
بھی اپنی اولاد مین درست ہی یا نہین +
اور کون کونسی جایداد مین وصیت ہنود
کے مذہب مین موثر ہی اور کون کونسی مین
نہین + اور ہنود کے مذہب مین وصیت
کیا شی ہی ۶

## وراثت

وراثت استری دھن کی اوسکے بیٹی کو
پہنچتی ہی اور اوسکے بعد جو اوسکا
وارث حقدار ہو اوسکو پہنچتی ہی
لیکن اگر اوسکی وارث ایک لڑکی بیوہ
لاولد ہو تو اس صورت مین ماموں کو ورثہ
پہنچتا ہی ۱۰

اوس جایداد کی بابت جو گھر والی عورت
کے نام بشرط یہہ ہوئی ہو بموجب مذہب ہنود
کے اوسکے بیٹی کو وراثت پہنچی اور اوسکے
بعد اوسکی بہن کو اوس عورت کے
شوہر کی اصلی زوجہ کو حق وراثت
نہوا ۴۰

مقدمہ ہندو کی بیوہ کا بابت حصہ مشاہرہ
کے کہ وہ شریک جایداد کی تھی بحقیت
اپنے شوہر کے جو لاولد مرگیا اور
اوسکے حق مین مقدمہ تجویز ہوا ۴۹

مقدمہ وراثت ہنود مین ایک فیصلہ نامہ
پیش ہوا اس مضمون سے کہ مینے
اپنا حق جو تھا وہ چھوڑ دیا اور تیسرے
حصہ کے لینے پر راضی ہوئی اگر وہ رقعہ نامہ
ثابت نہین ہوا اگر پنڈت بیوستہ لکھتے
ہین کہ اگر سچا ہوتا تو جایز تھا لیکن اس
بیوستہ مین شبہہ غلطی کا ہی ذیل فیصلہ

خیال کرنا چاہیئے ۵۹

موافق شاستر ہنود کے بن بیاہتا بیوی کا بیٹا ورثہ پاویگا درصورتیکہ یہہ رواج ملک ہوکا نہین تو نہین پانیکا اس مقدمہ سے معلوم ہوا کہ موافق رواج ناگری برہمنون بنارس کے حرم کا بیٹا ورثہ نہین پاتا اور اسیواسطے تجویز کے برخلاف دعوی دعویدار ہوئی کہ بن بیاہتا بیوی کا بیٹا ناگری برہمنون سے اپنے باپ کی جایداد پانیکے لئے نالشی تہا ۶۰

ایک زمینداری جو پونجی آئی ہی بڑے بیٹون کو خاندان ہنود مین مگر جب بڑا بیٹا لاولد رہا تو اوسکی بیوہ کو پہنچی اور اوسکے مرنیکے بعد خاوند کے چچیرے بہائیون نے قبضہ کیا اور مقدمہ دوسرے بیٹے دادا کے بیٹے اس دلیل سے پیش کیا کہ بعد مرنے بیوہ کے وہ وہ بہائی کہ قریب ہین حق جانشینی کا رکہتے ہین ۶۲

اوس جایداد مین سے جو باپ نے اپنے بیٹے صغیر سن کے نام ہبہ کی تہی چہارم حصہ علاوہ مہر کے اوس لڑکے کی زوجہ کو ملا بسبب اسکا ۶۶

## وقف

اگر ایک مسلمان ادمی کچہہ جایداد واسطے خرچ مذہبی کے مقرر کرے اور وہ خود یا اوسکا وصی وسکیطرف سے امین مقرر کرے اور کوئی شرط اوسکی جانشینی کی نہوئی ہوا ور مرتے وقت وہ اپنے بیٹون کو امین کرجاوے تو اوسکا کرنا موافق شرع شریف کے درست ہی اور سب متعلق شامل منافع کے ہین اور اسباب مین حاکم سے حکم حاصل کرنیکی کچہہ ضرورت نہین مگر درصورت بے رویہ ہونیکے حاکم کو اختیار ہی کہ اوسکی جگہ جسکو چاہے کردے ۳۹

موافق تولیت کے امین مقرر کرنا وقف کرنیوالے کے اختیار مین ہے اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وصی کے

سکے اور اوسکے بعد حاکم وقت

کی

۳۴

اگر امین اپنے مرنیکے وقت اپنا کاروبار

اپنے بیٹون کو دیدیے تو موافق شرع

شریف کے درست ہی مگر اپنی صحت مین نہین

دیسکتا مگر اس صورت مین کہ اوسکو

اختیار ہو

۳۵

امین اپنے مرنیکے وقت بغیر اختیار

حاصل ہونے سے بہی اپنا کام دوسرے

کو دیسکتا ہی اور حاکم کو اختیار ہی کہ

در صورت بیے روئیہ ہونیکے اوسے

خارج کردیے

۳۶

## ہبہ

اسمقدمہ مین مدعی علیہ نے بموجب ایک

سند کے کہ بطور خون بہا ملی تہی

اور اور اسناد کی روسے اپنی حقیت

کا دعوی کیا اور صدر دیوانی عدالت

مین اوسکا دعوی مسلم رہا یعنی ہبہ بطور

خون بہا مسلمانون کے مذہب مین

جایز رہا

۱۳

ہبہ بالعوض مین بموجب شرع شریف کے

قبضہ ضرور نہین اور اوسکے ضمن مین ہبہ

بالعوض اور ہبہ علی العوض کی بہی تحقیق

ہی

۲۴

ایک مسلمان کی زوجہ نے بموجب نامہ

جو بعوض مہر تہا دعوی کیا مگر چونکہ وہ

زوجہ اپنے بیٹے کے ساتہ اوسی

جایداد پر نالش وراثت مین شریک اور

راضی تہی اسواسطے ہبہ باطل تصور

ہوکر یہہ تجویز ہوئی کہ زوجہ بموجب اوس

ہبہ نامہ کے دعوی نہین کرسکتی بلکہ مانند

اور وارثون کے متصور ہی

۲۶

درباب ہبہ اراضی مشترکہ کے لازم ہی کہ واسطے

جوازی ہبہ کے اراضی منقسم اور جدا

جدا محدود کردی جاوے یعنی ہبہ

مشاع جایز نہین ہی

۲۸

قبضہ چند روزہ واسطے جوازی ہبہ کے

کفایت کرتا ہی اور یہہ کچہہ ضرور نہین

کہ قبضہ برابر چلا آوے

۲۸

ہبہ ایک جزو زمین کا بدون جدا ہونے

اور قبضہ دینے کے از روی شرع

شریف کے ناجایز ہی

۲۹

# قواعد کلیہ

## نسبت بہ تنازعات حقوق ہمسایگی مولفہ و مصنف سید احمد خان

## حق شفع

### دفعہ اول

حقوق ہمسایگی مین سب سے بڑا شفع کا حق ہی حق شفع یہہ ہی کہ جتنی قیمت کو جو شی غیر منقولہ کسی کی ہو یا مانند بیع سے کے اور طرح پر منتقل ہوئی ہو اوسی ہی قیمت سے کے بدلے اوس شی کو شفیع جبرًا اپنے قبضہ اور ملک مین لا سکتا ہی یہہ بات تو ظاہر ہی کہ مسلمانون مین حق شفع بہت رایج ہی مگر اس بات مین شبہہ تہا کہ ہندوٴن سے کے مذہب مین بہی حق شفع ہوتا ہی یا نہین کیونکہ دہرم شاستر مین اسکا ٹہکانا اچہی طرح نہین ملتا لیکن ابتجویز تحقیقات کرنے پر دو نو صدر یہ مین منقح ہو گیا ہی کہ جسطرح مسلمانون مین حق شفع کا ہی اسیطرح ہندوئون مین بہی حق شفع کا ہی اور پنڈتون سے بہی اسی بات پر بیوستہ لکہہ دیے ہین اب ہندوٴن مین بہی شفع کا حق بخوبی رایج ہی اور بہت سے مقدمہ صدر دیوانی عدالت سے فیصل ہوئے ہین جنمین حق شفع کا نسبت ہنود کے بہی قایم رہا ہی

### اقسام شفع

**دفعہ دویم** ہمسایگی تین حالت سے خالی نہین یا یہہ کہ ایک شی مین دونو شریک ہون یا یہہ کہ اوس شی خاص مین تو شریک نہون مگر اوسکے منافع مین شریک ہون یا یہہ کہ وہ دونو باتین نہون مگر باہم لگتے ہون پہلی قسم کو خلیط فی نفس المبیع اور دوسری قسم کو خلیط فی حق المبیع اور تیسری قسم کو جار ملاصق کہتے ہین

## ترجیح ایک کی دوسرے پر

**دفعہ سیوم** ظاہر ہی کہ جسکو حق ہمسایگی کا سب سے اوسکا دعوی بہی مقدم ہی سب سے سوا حق ہمسایگی کا اوسکو ہی جو مبیع مین شریک ہو اور پہر اوسکو ہی جو مبیع کے منافع مین شریک ہو پہر اوسکو ہی جو پاس رہتا ہی اسواسطے سب سے مقدم حق شفع کا خلیط فی نفس المبیع کو ہی پہر خلیط فی حق المبیع کو پہر جار ملاصق کو

## اقسام حق شفع کی کہان کہان پائی جاتی ہین

**دفعہ چہارم** گہر حویلی دوکان زمین وغیرہ اشیا مین تو یہہ تینون قسمون کے حق شفع بخوبی پائے جاتے ہین مگر ان اقسام کا حقوق زمینداری مین قیاس کرنا نہایت مشکل کام ہی اسواسطے کچھہ تہوڑا سا اوسکا بیان کردیا جاتا ہی

## حق شفع زمینداری مطلق مین

**دفعہ پنجم** زمینداری مطلق مین حق شفع کا بجز خلیط فی نفس المبیع کے اور کسی قسم کا نہین پایا جاتا کیونکہ زمینداری مطلق مین اراضی گانو کی منقسم نہین ہوتی بلکہ سبکا حق مشترک اور مخلوط اور کل زمین کا قبضہ اور اہتمام بشرکت ہوتا ہی* پس سوای خلیط فی نفس المبیع کے اور کسی قسم کا شفیع اوس گاؤن مین سوائے اپنے حصہ دار کے نہین ہو سکتا مگر البتہ دوسرے

---

* دیکہو انربل لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہدایت نامہ کی دفعہ ۸۶ فصل ۵

گانو کے زمیندار بطور رجار ملاصق کے وعویدار ہو سکتے ہین

دفعہ ششم

پس ایک زمینداری گانو کی سب مالکون کو اختیار انتقال اپنے گانو کا حاصل ہی مگر بسبب حق شفع کے بغیر رضامندی شرکا کے کوئی ایک شریک اپنا حصہ غیر شخص کے ہاتھہ نہین بیچ سکتا اگر کل گانو کا انتقال ہو تو پہلے وہ مستحق خریداری کا ہی جسکا سوانہ ملا ہوا ہی اور اوسکے بعد غیر شخص

دفعہ ہفتم

اسی حق کے لحاظ سے اقرارنامہ کہوٹ مین جو بروقت بندوبست مرتب ہوا ہی ذکر انتقال حقیت موضع زمینداری کا حسب تفصیل ذیل لکھوایا گیا ہی

دفعہ ہشتم اقرارنامہ کہوٹ

اٹھوین یہہ کہ ہم سب مالکون کو اپنے اتفاق سے ضرورت خاص یا باقی سرکار کے واسطے اختیار بیع و رہن کل گانو کا ہی مگر بلا رضامندی سب حصہ دارون کے کوئی ایک حصہ دار اپنا حصہ غیر شخص کے ہاتھہ نہین بیچ سکتا ۔ یہہ شرط لکھوائی جاتی ہی بموجب دفعہ ۱۷ ضمن ۲ سطر ۲ ہدایت نامہ ازبل لفٹنٹ گورنر بہادر

دفعہ ہشتم

بعضے گانو زمینداری مطلق کی اسطرح پر ہین کہ اونین جدا جدا بٹیان پڑ گئی ہین اور ہر ایک بٹی کی زمین بھی جدا ہی اور اوسکے مالک بھی جدا ہین مگر ہر ایک بٹی مین اوسی بٹی کے مالکونکا حق مشترک اور مخلوط ہی پس اس صورت کے گانو کی ہر ایک بٹی کو ایک ایک محال تصور کر کر حق شفع کا یون جاری کرنا چاہئے کہ اوسی بٹی کے شریک تو اوس بٹی مین بطور خلیط فی نفس المبیع کے حق شفع کا رکھتے ہین اور جو بٹی کے آس پاس واقع ہی اوس بٹی کے مالک بطور رجار ملاصق کے

دفعہ نہم

بعضا گانو زمینداری مطلق کا اس قسم کا ہی کہ اوسمین باوجود جدا جدا ہوجانے چند بٹیون کے کچہہ زمین بسیوں وغیرہ گانو کے شاملات مین ہوتی ہی

بیسون بسوہ کے شریک اوس اراضیات شاملات مین اور ہر ایک پٹی کے شریک اپنی اپنی مین بطور خلیط فی نفس المبیع کے حق شفع رکہتے ہین اور ہر ایک پٹی کے مالک اپنے پاس کی پٹی مین جار ملاصق کے طور پر

## حق شفع دیہات بہیاچارہ مین

**دفعہ دہم** ۔ بہیاچارہ مکمل اور نامکمل دیہات مین حق شفع کا محفوظ رکہنا نہایت مشکل امر ہے کیونکہ اون مین زمین منقسم ہے* اور مختلف مالکونکا جدا جدا قبضہ ہر ایک قطعہ اراضی پر ہے اور سب جتنے قطعات اراضی کے کہ ایک مالک کی ملکیت ہین وہ ایک جگہ نہین واقع بلکہ اسطرح سے متفرق واقع ہوئی ہین کہ انکے درمیان مین بہت سے مختلف مالکون کے قطعات آگئے ہین پس اگر وہ مالک صرف ایک قطعہ اراضی کی بیع کرے تو اس صورت مین تو البتہ اوسکے پاس والے قطعہ کا مالک دعوی شفع کا بطور جار ملاصق کر سکتا ہے مگر اسطرح کی بیع کہ صرف ایک ہی قطعے کی ہو کبہی واقع نہین ہوتی یہہ بات نہین کہی جا سکتی کہ ایک قطعہ کی بیع غیر ممکن ہے لیکن کچہہ اسمین شک نہین کہ تجربہ اور استقرا سے ثابت ہو گیا ہے کہ اسطرح ایک قطعہ کی یا ایک ایک قطعہ کی جدا جدا بیع نہین ہوتی پس ظاہر ہے کہ جب کہ ایک حقیت دار نے اپنی تمام حقیت کو جو بہت سے قطعات مختلف اور متفرق پر واقع ہے ایک ہاتہہ بیع کیا تو شفع کا دعوی اوسپر نہایت مشکل اور دشوار ہو جاویگا اور مختلف مالک جن کے قطعات پاس کسی قطعہ فروختہ کے واقع ہین باظہار شفع جار ملاصق دعویدار ہون اور عدالت مین اس امر کو جانچ رکہا جاوے تو نسبت تجویز مقدمات کے کمال دشواری اور مشکل واقع ہوگی کیونکہ ایک بنا کے سبب جو ایک بیع ہو صدہا مقدمون متفرق اور متعدد کا رجوع ہونا ممکن ہے اور بسبب اختلاف

---

* دیکہو ایکٹ لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی دفعہ ۸۸ و ۹۸ فصل ۵

اختلاف رای حکام اور بنظر تفاوت تحکمات جو ایک طرح کے مقدمون مین طرح بطرح کے
احکام کا صادر ہونا متصور ہی اور اس سبب سے جو خرابی اور پریشانی کہ حکام کو اور اہل
مقدمات کو عاید ہوتی متحمل ہی اوسکا بیان حد باہر ہی اور معہذا بایع سے نے چند قطعات کو
یکشامل بقیمت واحد بیع کیا ہی اگر ہر ہر قطعہ پر جدا جدا لوگونکا حق شفع قایم رکہا جاوے تو ہر ایک
قطعہ جداگانہ کی قیمت حاکم کو مقرر کرنی چاہیئے کیونکہ جب تک قیمت مقرر نہو یے گی اوس
وقت تک دعوی شفع کہ بعد ادا کرنے اوس قیمت کے قایم ہوتا ہی قایم نہین ہوسکتا اور یہہ امر سب سے
زیادہ دشوار تر ہی کیونکہ اول تو حاکم کا منصب نہین کہ دوسرے کے مال کی قیمت واسطے قایم ہونے
حق شفع کے مقرر کرے دوسرے یہہ کہ جسقدر تنازع کہ درباب قیمت جانب خریدار و مشتری
وغیرہ سے پیش ہوتی متصور ہین وہ انفصال حیطہ امکان سے یقینی باہر ہی اسواسطے واجب
ہوا کہ دیہات بہیاچارہ کے حق شفعہ کے لئے ایسے قواعد تجویز کئے جاوین کہ جنسے درحقیقت
یہہ سب مشکلات حل ہو جاوین اور جو اصول درباب تقدیم استحقاق حق شفع کے ہی وہ بہی قایم رہے

## دفعہ یازدہم

یہہ قاعدہ اکثریہ ہی بلکہ کلیہ کہ دیہات بہیاچارہ مین حقیقی بہائی
اوس گاونکی اراضی پر مخلوط اور مشترک حق رکہتے ہین اور رشتہ قریب کے بہائی اوس گاونکی
اراضی کے منافع مین حق مخلوط و مشترک رکہتے ہین اور بعد اوسی تہوک کے مالک بعضی اوقات
مین تو حق منافع مین مخلوط اور مشترک رکہتے ہین اور اکثر اوقات مین یہہ تہوک والے اور نیز دوسرے
تہوک کے مالک بطور جار ملاصق کے حق رکہتے ہین سو اسواسطے یہہ قاعدہ عام تجویز کیا گیا
کہ ہر ایک حصہ دار جب اپنا حصہ بیچا چاہے سب سے پہلے اپنے حقیقی بہائی کے ہاتہہ کہ اوسکو
خلیط فی نفس المبیع کا حق ہوتا ہی اور پہر اپنے قریب کے بہائی کے ہاتہہ کہ اوسکو خلیط فی حق
المبیع کا حق ہوتا ہی اور پہر اپنے تہوک والونکے ہاتہہ اور پہر دوسرے تہوک والون کے
ہاتہہ کہ دونوکو بہ ترتیب جار ملاصق کا حق ہوتا ہی اپنا حصہ بیع کرے اور جب یہہ نلین تو
غیر شخص کے ہاتہہ منتقل کرے کہ اس قاعدہ سے سب مشکلات بہی حل ہو گئین اور جو اصل

اصول تقدیم حق شفیع تہا وہ بہی قایم رہا

دفعہ دوازدہم — نظرابہی حالات سے اقرار کہیوت بحق بروقت بندوبست دربارہ انتقال حقیت سے کے شرط مفصلہ ذیل لکہوائی جاتی ہے

## دفعہ ہفتم اقرار نامہ کہیوت

ساتوین یہہ ہے کہ ہم سب مالکون کو بضرورت ذاتی یا باقی سرکار سے کے اختیار رہن و بیع حصہ مفاص اپنے اپنے کا اسطور پر حاصل ہی کہ اول ہاتہہ بہائی حقیقی بعد اوسکے ہاتہہ بہائی نزدیکی سے کے اوسکے پیچہے ہاتہہ مالکان تہوک کے جو تہوک والے انکار کرین تو حق مالکان دیگر تہوک کا درصورت انکار اونکے ہاتہہ شخص غیر سے کے منتقل کر سکتے ہین اور زمین شاملات مین جبتک تقسیم نہو کسیکو اختیار بیع رہن کا نہین ہی

دفعہ سیزدہم — بہیاچارہ ناکمل سے کے دیہات مین علاوہ قطعات جداگانہ کے کچہہ اراضی شاملات دیہہ بہی ہوتی ہے پس یہہ بات جان رکہنے کے قابل ہی کہ صرف اراضی شاملات جبتک کہ منقسم نہو جاوے بیع نہین ہو سکتی کیونکہ بغیر تقسیم سے کے ہرگز یہہ بات نہین معلوم ہو سکتی کہ بایع اس اراضی مین کسقدر کا یا کون سے حصہ کا حقدار ہی پس بیع مجہول ہی اور بیع مجہول کی جایز نہین ہو سکتی

دفعہ چہاردہم — حق شفیع کا صرف ادعای خریداری سے قایم ہوتا ہی اور سکوت یا رضامندی کے سے ساقط ہو جاتا ہی پس شفیع کو واجب ہی کہ جسوقت حال بیع کا سنے اوسیوقت ادعای خریداری کر کے ایسی تدبیر کرے جس سے بخوبی ثابت ہو سکے کہ اسنے مجرد سننے سے کے ادعا خریداری کیا اور سکوت یا رضامندی نہی جس سے حق شفیع باطل ہو جاوے ظاہر نہین کی

دفعہ پانزدہم — جو مہلت عادی ایام سے کے واسطے عام مقدمون اور دعوون سے کے

قوانین سرکاری مین دی گئی ہی وہ دعوی شفع کے لئے نہین دی جاسکتی کیونکہ اور حق تو سکوت سے باطل نہین ہوتی اور دعوی شفع کا سکوت سے باطل ہوتا ہی پس اس صورت مین شفیع کو لازم ہی کہ جسقدر جلد ممکن ہو اپنے دعوی کو عدالت مین رجوع کریے ورنہ اوسکے سکوت سے اوسکا حق باطل ہوجاویگا اور نیز در صورتیکہ تاخیر زیادہ دیجاوے اور مشتری مبیع مین تصرف کر چکے تو پھر تجویز مقدمہ مین نہایت دشواری واقع ہوگی یہی باعث ہی کہ بعضی فقہ کی کتابون معتبر مین بموجب فتوی قول محمد رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے دعوی شفع کے صرف ایک مہینے سے زیادہ کی مہلت نہین دی گئی ہی

---

فی المختصر الوقایہ ثم یطلب عند القاضی فبتاخیرہ شہرا یبطل عند محمد رحمتہ اللہ علیہ و بہ یفتی

**دفعہ شانزدہم** حق شفیع کا جمیع مال غیر منقول مین جو بیچا گیا ہو یا بذریعہ بیع کے منتقل کیا گیا ہو پہنچتا ہی مگر اوس جایداد پر جو کہ از روی ہبہ بلا عوض منتقل کی گئی ہو یا از روی وصیت یا ورثہ سے پہنچی ہو اوسمین حق شفع کا نہین پہنچتا لیکن اگر ہبہ بالعوض ہوگا تو دعوی شفع پہنچیگا کیونکہ یہہ ہبہ درحقیقت بیع ہی لیکن اوس صورت مین شفیع کا دعوے نہین ہوسکتا جس صورت مین کہ واہب نے بعوض ہبہ کے تو کچھہ شی لی مگر ہبہ کرتے وقت اوسکے عوضمین لینے کی کچھہ شرط نہین کی تہی

**دفعہ ہفتدہم** شفیع کا حق جمیع جایداد غیر منقولہ پر بعد اتمام بیع کے قایم ہوسکتا ہی خواہ وہ جایداد قابل تقسیم ہو یا نہو مگر قبل از بیع صرف ارادہ بیع سے حق شفع نہین قایم ہوتا

**دفعہ ہجدہم** ہر مذہب کے لوگ دعوی شفع کا کرسکتے ہین کچھہ بلحاظ اختلاف مذہب کا نہین ہی

## تعین مالیت دعوی

**دفعہ نوزدہم** حق شفع کی نالش مین تعین مالیت دعوی اسطرح پر ہوتی ہی جسطرح عموما اور مقدمات مین پس اگر مدعی بہا ایک محال کل ہی یا ایک جزو محال استمراری کہ

مالگذار سرکار ہین اور جمع اونکی مشخص ہی اس حالمین مالیت اوس مقدمہ کی موافق حکم
ضمن ۸ فہرست ۲ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع کے بقدر سہ چند جمع اوس محال یا جزو محال
کے جاننا چاہیے اور درصورت لاخراج ہونے اوس محال یا جزو محال کے بقدر اٹھارہ گونہ
زر پیچ اور اگر وہ جزو محال اور نیز جمع اوسکی مشخص ہی اس حالت مین موافق قیمت مشخصہ اوس اراضی کے
* دیکھو کنسترکشن نمبر ۱۰۴۷ مورخہ تیئسوین ستمبر سنہ ۱۸۳۶ع صدر شرقی و چودھوین اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ صدر غربی * اور اگر مدعا بہا محال مالگذاری یا ایک جزو معین محال اور جمع اوسکی
جداگانہ مقرر ہی تو تشخیص قیمت اوسکی بقدر جمع سالانہ اوسی محال یا اوس جزو کے ہوگی
اور اگر مدعی بہا مکان و باغ وغیرہ اشیاء غیر منقولہ ہو کہ قیمت جنکی معین ہو سکتی ہو اور
نیز بابت اراضیات مالگذاری کے اون مقدمونمین کہ جنمین رعایت احکام بالا کی نہین ہو سکتی
ہو تعین مالیت شی دعوی بہا کا موافق نرخ بازار کے ہوگا * دیکھو ضمن آٹھوین فہرست دوسرے
قانون دسوین سنہ ۱۸۲۹ع کو

## شاہ راہ

**دفعہ بستم** شاہ راہ اوس رستے کو کہتے ہین جو بہت وسیع اور جاری
ہو اور سوار و پیادہ بے مزاحمت و تعرض اوسمین آتے جاتے ہون

**دفعہ بست و یکم** شاہ راہ مین اگر کوئی شخص کوئی چیز مثل پرنالہ اور بدرو و برآمدہ
دروازہ جالیان وغیرہ احداث کرے اور کسی شخص کا نقصان اوس سے متصور نہو تو کسی
شخص کو اختیار ممانعت اور مزاحمت کا اوس سے نہین پہنچتا کیونکہ راہ رو عام مین کسی ایک
شخص کا حق معین نہین ہی بلکہ ہر شخص برابر اوسمین حق رکھتا ہی لیکن اگر مضرت عام اوس سے
متصور ہی تو ہر ایک شخص واسطے دعویدار ہو سکتا ہی اور اگر کسی شخص خاص کی اوس سے
مضرت ہی تو اوس شخص خاص کو اپنی مضرت رفع کرنیکا اختیار ہی بانی پر اوسکا دعوی پیش نہین

نہین ہوسکتا کیونکہ بسبب لاحق ہونیکے شاہ راہ عام سیکے اوس خاص شخص کا دعویٰ ۔
اوسپر قایم نہین ہوسکتا

## کوچہ نافذہ

**دفعہ بست و دوم** کوچہ نافذہ بہی مثل شاہ راہ سیکے ہی اور معنی کوچہ نافذہ سیکے یہہ ہین کہ اوس کوچہ مین اودہر سیے اودہر رستہ نکل جاتا ہو اس کوچہ مین بہی مثل شاہ راہ کے عام لوگونکا حق ہی لیکن بعضے کوچہ ایسے ہوتے ہین کہ باوجود نافذہ ہونیکے اونمین صرف اوسی کوچہ سیکے مکان والونکا حق ہوتا ہی یہانتک کہ اگر وہ چاہین تو اوسے بند کردین اور اگرچہ بعضے کوچونمین اونکو بند کرنیکا اختیار نہین بہی ہوتا لیکن وہ کوچہ بسبب تنگی اور کثرت مکانات سیکے اور کثرت متعلق ہونیسے حقوق اہل کوچہ سیکے مثل شاہ راہ عام کے متصور نہین ہوسکتے

**دفعہ بست و سوم** اسطرحکے کوچہ مین بیشک اوس کوچہ والونکو اختیار ہی کہ اوسمین تصرف جدید مثل احداث دروازہ اور بدرو اور پرنالہ اور چہجہ اور برآمدہ وغیرہ کا کرین لیکن اگر شخص خاص کو بہی اوس سے مضرت متصور ہوگی تو وہ بہی مانع اور مزاحم ہوسکیگا کیونکہ بسبب کثرت متعلق ہونیکے اہل کوچہ سیکے درحقیقت وہ کوچہ نافذہ اور مثل شاہ راہ عام نہین رہا ہی

**دفعہ بست و چہارم** تجربہ سیے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگر اس قسم کے کوچہ مین یہہ امر جو بیان ہوا تجویز نکیا جاوے بلکہ ہر ایک کوچہ نافذہ کو مثل شاہ راہ عام کے متصور کیا جاوے تو اہل کوچہ کو بعضی صورتونمین ایسی مضرت پونہچ سکتی ہی کہ جسکا رفع ہونا حیطہ امکان سے باہر ہوتا ہی اور اسی باعث سیے کوچہ نافذہ کو دو قسم کا تجویز کیا گیا ہی

**دفعہ بست و پنجم** دوسری قسم کا کوچہ نافذہ جو تجویز ہوا ہی وہ درحقیقت کوچہ غیر نافذہ ہی کیونکہ اس کوچہ کی اصل تحقیق کرنیسے یون پایا جاتا ہی

کہ سابق مین درحقیقت یہہ کوچہ غیر نافذہ ہوتا ہی مگر اہل محلہ سے اپنی اسایش اور ارام کو دوسری
طرف بہی رستہ بنالیا ہی پس بعضے کوچون تو اہل محلہ کو پہر اوس رستہ نافذہ سے بند کرنیکا
اختیار باقی رہا ہی اور بعضے کوچون بسبب مرور ایام کثیر یا منفعت کثیر کے کسیکو اوسکے بند
کرنیکا اختیار نہین رہا پس درحقیقت اس قسم کے کوچہ غیر نافذہ ہین اور یہی باعث ہی کہ ایسے
کوچہ مین کوچہ والون کے حق ایسے مشترک اور مخلوط واقع ہوتے ہین کہ بعضی اوقات تصرف
جدید سے اونکا کمال حرج متصور ہوتا ہی

## کوچہ سربستہ

**دفعہ بست و ششم** سربستہ کوچہ مین اوس کوچہ کے لوگون کے سوا اور کسیکا
حق نہین اور وہ حق بہی عام اور غیر محدود نہین ہی بلکہ ہر ایک کا حق اوسمین محدود اور معین
ہی اسواسطے کوئی شخص اپنے حق سے سوا اور کسیطرحکا تصرف نہین کرسکتا

**دفعہ بست و ہفتم** بعضے سربستہ کوچہ ایسے وسیع اور بڑے دیکہنے
مین آئے کہ اگر اونکو سربستہ تصور نکیا جاوے تو مثل شاہراہ عام ہین یا مثل کوچہ نافذہ کہلانے
کے اور اسی کوچہ مین صدہا مکان ہر ایک قوم مختلف کے بنے ہوئے ہوتے ہین اور
اور اگر کوئی شخص اہل کوچہ مین سے اوسمین تصرف جدید کرے تو اور کوچہ والون کا
اوسمین کچہہ حرج اور نقصان متصور نہین ہوتا تو اس صورت مین یہہ کوچہ مثل کوچہ نافذہ
قسم دویم کے متصور ہی یعنے اہل کوچہ مین سے ہر ایک شخص کو اوسمین تصرف کا مثل احداث
پرنالہ و بدرو و دروازہ و جالی وغیرہ کے اختیار ہی بشرطیکہ دوسرے شخص کا کسیطرح پر
حرج اور نقصان نہو

**دفعہ بست و ہشتم** تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ اس قسم کے کوچہ
درحقیقت کوچہ نافذہ ہے مگر اہل محلہ نے مصلحت اونکو سربستہ کردیا ہی اور سبب جانے

مکانات متفرقہ اور مرور عرصہ دراز کے باعث اونکو پرنالہ قدہ کرنیکا اختیار نہین رہا ہو مگر
اپنی خوشی نہین کرتے اور اسی سبب سے حقوق ہر ایک کوچہ والے کے ایسے کوچہ مین اس
طریق پر رائج ہوتے ہین جیسا کہ کوچہ نافذہ مین مگر اب بسبب بند ہوجانے اوسکے نفوذ کے
بروقت احداث کسی امر کے خیال دوسرے شخص کے ہرج اور نقصان پر کیا جاتا ہی

دفعہ بست و نہم
سربستہ کوچہ جو ہوتے اور درحقیقت اہل اوس کوچہ
مین مشترک واقع ہین اون کوچون مین ہر ایک کو اپنی تصرف قدیم اور حق سابق سے تجاوز
نکرنے دینا البتہ نہایت قرین انصاف ہی مگر جسطرح کا حق تصرف کا ایک اہل کوچہ کو حاصل ہی اوسی
طرح کا بیشک دوسرے شخص کو بھی حاصل ہی کیونکہ کوچہ مشترک ہی مگر خیال ہرج اور نقصان
دوسرے کا ملحوظ رکھنا عین انصاف ہی

دفعہ سی ام
اگر کوچہ سربستہ مین ایک شخص کو حق مرور آب ہی اور مثلاً دو پرنالہ
اوسکے اوس کوچہ مین بہتے ہین اوس شخص نے ایک پرنالہ اور بنایا تو اوسے کسیکو
ممانعت نہین پہونچ سکتی بشرطیکہ اوس پرنالہ ثالث سے کسیکا ہرج نہو کیونکہ جب اوسکا
حق مرور اب مسلم ہوگیا تو برابر ہی کہ پانی دو پرنالون سے بہے خواہ تین پرنالون سے اسواسطے
کہ اگر وہ اپنی ساری دیوار منہدم کردے تو اوسکا پانی بہت متعدد جگہ سے بہ سکتا ہی

دفعہ سی و یکم
اسیطرح اگر ایک شخص کو حق مرور ایک کوچہ مین حاصل ہی اور
اوسکا ایک دروازہ اوس کوچہ مین ہی تو وہ شخص اوسی کوچہ مین اوس دروازہ کے نیچے
ایک اور دروازہ بشرطیکہ کسی دوسرے کا ہرج نہو اور اوس دروازہ کے احداث سے
کسیکے حق شفع مین تغیر و تبدیل ہوسکتی ہو احداث کرسکتا ہی اور ممانعت کا حق کسیکو
نہین پہونچتا کیونکہ حق مرور اوسکا مسلم رکھا گیا ہی پھر خواہ ایک دروازہ سے چلے خواہ
دو دروازون سے بلکہ اگر وہ اپنی دیوار منہدم کردے تو متعدد جگہ سے رستہ
چل سکتا ہی مگر البتہ اوس دروازہ کے اوپر بڑھ کر نیا دروازہ نہین احداث کرسکتا کیونکہ

اوس مقام پر اوسکو حق مرور نہین ہی

**دفعہ سی و دوم** ایک سربستہ کوچہ ہی اور اوس کوچہ مین سے ایک اور سربستہ کوچہ نکلا ہی تو پہلے کوچہ والے دوسرے کوچہ مین دروازہ نہین پہوڑ سکتے نہ رستہ چلنے کے لئے اور نہ ہوا آنیکے لئے کیونکہ اصل وضع دروازہ کی رستہ چلنے کو ہی اور جب دروازہ پہوڑ لیگا تو ہر دم رستہ چلنے سے کیونکر ممانعت ہوسکتی ہی اور اوس کوچہ مین اونکو رستہ چلنے کا حق نہین

**دفعہ سی و سیوم** یہہ چند باتین بطور تمثیل کے لکہی گئین ہین مگر کلیہ قاعدہ یہی ہی کہ کوچہ مشترکہ میں جو حق ہی اوس سے منع نہین کیا جاسکتا پس اگر اوسی حق کے مناسب ایک شخص کوئی امر احداث کرے اور اوس سے دوسریکا ہرج اور نقصان نہو تو اوسکو اوس امر سے ممانعت نہین کی جاسکتی

**دفعہ سی و چہارم** رضامندی سے کسی امر جدید کا کوچہ مشترکہ مین احداث ہوجانا گو اوسکا حق احداث کنندہ کو نہو جایز ہی اور بعد رضامند ہوجانے اہل محلہ اور تیار ہوجانے اوس شی کے بر رضامندی پہر کسیکو مقام دعوی اور مزاحمت کا باقی نہین رہتا کیونکہ حق دعوی ابرار اور رضامندی سے ساقط ہوگیا ہی

## حقوق مخلوط

**دفعہ سی و پنجم** مخلوط حقوق نہین ہی ایکدوسریکا حق مع ضرر اور نقصان ایکدوسرے کے مخلوط رہیگا مثلا اوپر کا مکان ایک شخص کا ہو اور نیچے کا ایک شخص کا اور دونو کو اپنی اپنی ملک مین اختیار تصرف کا حاصل ہی لیکن جب ایک کے تصرف سے دوسرے کی مضرت ہوگی تو اوس تصرف سے اوسکو ممانعت کیجاے گی

**دفعہ سی و ششم** دو شخصون کے مکان پاس پاس ہین اور بیچ مین پردہ کی دیوار مشترک اگر وہ دیوار گر پڑے اور ایک کی بے پردگی ہوجاوے اور دوسرا شخص اوسکے بنانے

بنانے مین انکار کرے تو وہ شخص جسکی بے پردگی ہی جبراً اوسکو بنوا سکتا ہی

**دفعہ سی و ہفتم** اسیطرح جتنی چیزین کہ مشترک ہین اور اونکے خراب ہونیسے دو عمر یکا ضرر ہی اور شریک اوسکے رفع مین درنگ کرتا ہی تو جسکا ہرج ہی وہ استغاثہ کرکر جبراً اوس سے وہ ہرج رفع کرا سکتا ہی

**دفعہ سی و ہشتم** دو شخصون کے مکان پیوستہ بہمدیگر واقع ہین ایک شخص نے اپنے مکان مین ایسی جگہ دروازہ یا جالی یا تابدان وغیرہ رکہا کہ جسکے سبب دوسرے شخص کے مکان مین نظر پڑی پس اگر اوس مقام سے زمین مکان اوس شخص کی نظر آتی ہی تو دروازہ اور جالی وغیرہ رکہنی بلاشبہ ناجایز اور اگر اوس دوسرے شخص کی چہت نظر پڑتی ہی تو اوس دوسرے شخص کو اپنا آپ پردہ کرلینا قرین انصاف ہی

## تعین مالیت دعوی

**دفعہ سی و نہم** بنا ان نالشات کی درحقیقت اسبات پر ہی کہ اس تصرف مدعی علیہ سے ہمارا یہہ ہرج اور یہہ نقصان ہی پس یہہ نالشین درحقیقت نالشیم بابت خسارہ کے ہین اور از روی قانون کے خسارہ کی نالشونکی تعین مالیت مفوض برای مدعی ہی یعنے مدعی جسقدر اپنا خسارہ سمجہے اوتنی تعداد مالیت مقرر کرکر نالش کرے پس ان مقدمونمین بہی تعین مالیت دعوی جسقدر کہ مدعی مناسب جانے باختیار اوسکے مفوض برای مدعی ہوگا + نمبر ۳ فہرست ۲ قانون دسوین ۱۸۲۹ سنہ ع کو دیکہو

## خاتمہ

**دفعہ چہلم** واضح ہو کہ یہہ قواعد جو اوپر بیان ہوئے از روی سرکاری نہین بلکہ اس خاکسار نے اپنی رای سے

احکام اور قوانین سرکاری سے استنباط کیے ہیں اور جو شخص کہ اصول
قوانین سرکار سے واقف ہوگا وہ بخوبی سمجھ سکیگا کہ بہمہ وجوہ مطابق قوانین ہیں *

مطبوعہ مطبع سید الاخبار باہتمام سید عبد الغفور